حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

میں خود آئیڈیل بننا چاہتی ہوں

مس فرحت قیوم کی دلچسپ گفتگو

الحاج اللہ دتہ سیٹھی کی توجہ طلب باتیں

موجودہ حکومت کواپریٹو اداروں کو مکمل تحفظ فراہم کریگی: سینیٹر فصیح الدین خان وردگ کا انٹرویو

قوم نواز شریف حکومت سے مایوس ہو چکی ہے: مولانا محمد خان شیرانی

ایک حقیقت

جسے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

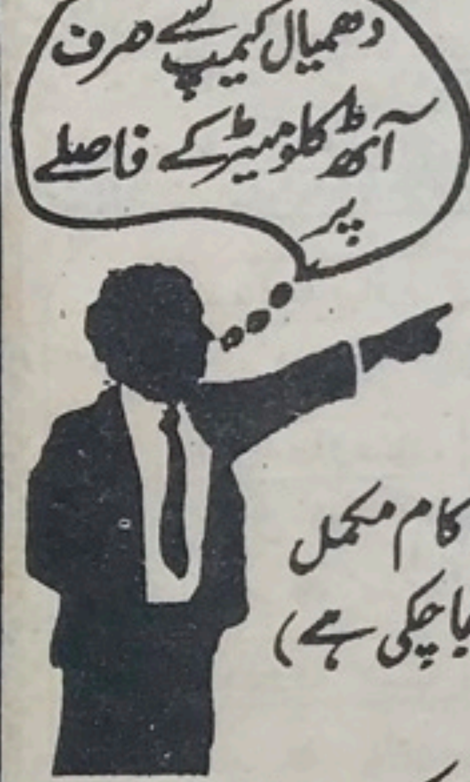

مُسلم ماڈل ٹاؤن

چکری روڈ راولپنڈی

جہاں پختہ سڑکیں • سیوریج • بجلی • پانی کا کام مکمل ہوچکا ہے (ٹیلی فون کے لئے درخواست دی جاچکی ہے)
سائٹ آفس موقع پر موجود
آپکو موقع پر لے جانے کے لئے کارپوریشن کی سوزوکی وین نمبر RIR 2473
روزانہ 3 بجے دوپہر حیدر روڈ (سیروز سینما کے بس شاپ پر) دستیاب ہے۔
آج ہی اپنے پلاٹ کی بکنگ کروائیں اور تعمیر شروع کریں۔
بکنگ و مزید تفصیلات کے لئے:-

دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

854710
855862
ہیڈ آفس: 590-G/9/3 کمپلیکس روڈ اسلام آباد

129 سالہ خدمت کا
ایک نایاب ریکارڈ

پاکستان ریلویز کی بنیاد ۱۸۶۱ء میں رکھی گئی۔ اس طرح ہمیں عوام کی خدمت کرتے ہوئے ۱۲۹ سال ہوگئے ہیں۔
خدمت کا اتنا لمبا ریکارڈ خاصہ نایاب ہے اور ہمیں اس پر بے انتہا فخر ہے۔

آپ کا تعاون۔ بہتر خدمت کی ضمانت

پاکستان ریلوے

بین الاقوامی نوجوان برادری کا واحد حقیقی ترجمان

ماہنامہ

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری

جلد ۳ شمارہ ۴ ماہ اپریل ۱۹۹۱ء

اس شمارے میں

- مولانا محمد خان شیرانی سے انٹرویو ۸
- آصف فصیح الدین خان وردگ ۱۱
- اعجاز احمد خان اور مسز امپیڈمنٹ ۱۴
- الحاج اللہ دتہ سیٹھی کی باتیں ۳۱،۱۰
- سینیٹر حاجی سعد اللہ خان ۳۴
- جمعیت المشائخ پیر فضل حق رضوی ۳۷
- ایک عجیب عورت ۲۲
- فیض احمد فیض کی شاعری ۲۵
- (افسانہ) ۲۷
- مس فرحت قیوم ۳۳
- تصویری جھلکیاں اور بہت کچھ

سب ایڈیٹرز

مس روبینہ قادری ● غلام مرتضیٰ القادری

قلمی معاونین

ڈاکٹر صغیر کامران ● غضنفر کاظمی

چوہدری اسلم ● مسز شہناز ارشد

عکاسی

تبسم نوید ● یامین صدیقی

فرمان قریشی ● صغیر احمد عادل

رپورٹرز

توصیف القادری

مس خالدہ

نمائندگان بیرونِ ملک

ایم عارف سلیمی (مغربی جرمنی) سلطان احمد (سعودی عرب)

قانونی مشیر اقبال محمود اعوان (ایڈووکیٹ)

سرکولیشن مینیجر عبدالستار نیازی

قیمت: پندرہ روپے فی کاپی

خط و کتابت کے لیے

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش۔ ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ جی پی او لاہور پاکستان۔ فون نمبر ۵۴۷۲۹

پبلشر محمد صدیق القادری نے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش جسارت پرنٹرز ۲۴ سرکلر روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف بلڈنگ سے شائع کیا

اداریہ

جاپانی نوجوانوں کا اغوا۔ افسوسناک صورتحال

جاپانی نوجوانوں کو جو سیاحت کی غرض سے پاکستان آئے تھے اندرونِ سندھ سے تاوان کی غرض سے بدنام ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا اور رہائی کیلئے پانچ کروڑ روپے کا مطالبہ کر دیا۔ یہ خبر اہلِ پاکستان کے محبِ وطن حلقوں میں انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھی گئی کیونکہ جاپان پاکستان کا انتہائی قریبی دوست ملک ہے۔ ہزاروں جاپانی نوجوان سیاحت کی غرض سے پاکستان آتے ہیں۔ جس کا پاکستان کو لاکھوں ڈالرز زرِ مبادلہ دیتے ہیں۔

اہلِ پاکستان جانتے ہیں جاپان ہی واحد ملک ہے جو اقتصادی شعبے میں پاکستان کی کھل کر مدد کر رہا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے دور میں پاکستان کو جاپان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے اور رہے گی ہمارے خیال میں پاکستان کے مہمان جاپانی نوجوانوں کو اغوا کرنے والے صرف ڈاکو ہی نہیں بلکہ ملک و قوم کے دشمن ہیں۔ ان کی اس حرکت سے قومی مفادات سخت خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ پاکستان جاپان تعلقات کو خراب کرنے کی گہری سازش معلوم ہوتی ہے۔ حکومتِ سندھ ڈاکوؤں کے آگے بے بس نظر آ رہی ہے۔ ہماری حکومتِ پاکستان سے خصوصاً صدر غلام اسحاق خان اور وزیرِ اعظم میاں نواز شریف کی خدمتِ اقدس میں گزارش ہے کہ فوری طور پر جاپانی نوجوانوں کی رہائی کے لئے نتیجہ خیز اقدامات کریں جن سے جاپانی مہمان باعزت طریقے سے بخیر و عافیت کے ساتھ اپنے وطن واپس جا سکیں۔

اگر خدانخواستہ جاپانی نوجوانوں کی جانوں کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہو گی۔ پاک جاپان تعلقات کو نقصان پہنچے گا۔ بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے قومی وقار اور اجتماعی مفادات کو سخت دھچکا لگنے کا اندیشہ ہے۔

ہم اپنے اس کالم کے ذریعے حکومتِ پاکستان کی توجہ ڈاکوؤں کی خطرناک سرگرمیوں کی طرف دلاتے ہوئے اپیل کرتے ہیں کہ وہ غیر ملکی مہمانوں کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنائیں اگر یہ سلسلہ جاری و ساری رہا تو کوئی غیر ملکی پاکستان میں سفر نہیں کرے گا۔ غیر ملکی مہمانوں کی جان و مال محفوظ نہ رہی تو مختلف پراجیکٹس پر کام کرنے والے لوگ بھی کام چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے۔ ایسے حالات میں یقیناً پاکستان اقوامِ عالم سے کٹ جائے گا۔ پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری رک جائے گی جس سے حکومت کے خود انحصاری اور صنعتی انقلاب کے نعرے ادھورے رہ جائیں گے۔

جام صادق علی کو چاہیئے کہ سیاسی مخالفین کے پیچھے سیکورٹی فورسز لگوانے کی بجائے سندھ کے اس اہم ترین مسئلے کی طرف فی الفور توجہ دیں۔ سندھ میں امنِ عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال اغوا برائے تاوان سندھ حکومت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔

ہمیں امید ہے کہ سندھ حکومت اور مرکزی حکومت غیر ملکی مہمانوں کی جان و مال کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کے لئے سخت حفاظتی اقدامات کرے گی اور اغوا برائے تاوان کے مجرموں کو عبرتناک سزائیں دے کر پاکستان میں موجود غیر ملکیوں میں پائی جانے والی بے چینی اور تشویش کو دور کرے گی۔

محمد صدیق القادری

ایڈیٹر انچیف

مُبارک ماہ کے حوالے سے

رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن ہے یعنی روزہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان کی ۱۰ تاریخ میں فرض ہوا۔ روزہ عربی میں جان بچانے کو کہتے ہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم ملکہ خصوصی انعام ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ میری اُمت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں۔ جو پہلی امت کو نہیں ملی ہیں۔

۱- یہ کہ ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسند ہوتی ہے۔

۲- یہ کہ ان کے لئے دریا کی مچھلی دعائے مغفرت کرتی ہے اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہے

۳- یہ کہ جنت ہر روزہ دار کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے جو دنیا کی مشکلیں اپنے اُوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں۔

۴- اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ جو رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵- رمضان کی آخری رات میں روزہ دار کیلئے مغفرت کی جاتی ہے۔ کاش

کاش ہمیں اس نعمت کی قدر ہوتی اور ان خصوصی عطایا کے حصول کی کوشش کرتے۔

روزہ عظیم رُوحانی عبادت ہے

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمتِ خاص نازل فرماتے ہیں۔ خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں۔ دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ تمہارے تنفس (بڑھ چڑھ کر کام کرنا) کو دیکھتا ہے۔ پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاوے۔

ایک اور جگہ میں ارشاد ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا

کی خاطر ذکر کرے تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ سے سوال کرے اس کا سوال رَد نہیں کرتے۔ بلکہ فوراً قبول کرتے ہیں۔

بخاری ؛ ، مسلم شریف میں حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک باب یعنی دروازہ ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا مگر روزہ رکھنے والے اس دروازے میں داخل ہوں گے اور اس دروازے کا نام ریان ہے۔

ابی سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے جہنم کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کیلئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد کی روایات میں روزہ دار کی دعا کا قبول ہوتا آیا ہے۔ کئی روایات میں یہ ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ مگر ہم لوگ اس وقت کھانے پر اس طرح گرتے ہیں کہ دُعا مانگنے کی کہاں فرصت۔ خود افطار کی دعا بھی یاد نہیں رہتی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رَد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کے افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ حکمران کی دعا تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ بادلوں سے اُوپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب روزہ دار دعا کرتا ہے بشرطیکہ غیر شرع ناجائز دعا نہ ہو۔ تو اللہ کے یہاں سے تین چیزوں میں سے ایک ضرور ملتا ہے یا خود وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی تھی یا اس کے بدلے میں کوئی بُرائی یا مصیبت اس سے ہٹا دی جاتی ہے یا آخرت میں اس قدر ثواب اس کے حصہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

بقیہ مس فرحت

تفصیل بتائیں گی۔

جواب : پڑھائی کے علاوہ میں سوشل کاموں میں حصہ لے کر خوشی محسوس کرتی ہوں سیلاب زدگان، زلزلہ زدگان اور آفت زدگان کیلئے فنڈز اکٹھا کر کے دینا۔ غریب و نادار طلبہ و طالبات کی امداد کرنا میری مصروفیات میں شامل ہے۔

سوال : آپ کا آئیڈیل کیا ہے۔

جواب : جی میں آئیڈیل ازم پر یقین نہیں رکھتی۔ میں خود آئیڈیل بننا پسند کرتی ہوں ویسے میں اپنی والدہ کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوں۔

سوال : کیا آپ کو موسیقی پسند ہے۔

جواب : میں کلاسیکل اور نیم کلاسیکل موسیقی کو جنون کی حد تک سنتی ہوں۔

سوال : کیا آپ نے سیاحت کی۔

جواب : میں نے عرض کیا ہے کہ میں سیر و سیاحت کی بے حد شوقین ہوں۔ جب بھی موقع ملتا ہے اپنے والدین کے ساتھ خوبصورت مقامات کی سیر کے لئے جاتی ہوں مجھے کشمیر اور شمالی علاقہ جات کی خوبصورت وادیاں بے حد پسند ہیں۔

سوال : شادی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اپنی پسند سے یا والدین کی پسند سے ہونی چاہیئے۔

جواب : میرے خیال میں شادی زندگی بھر کا سفر ہوتا ہے۔ یہ اپنی اور والدین کی پسند سے ہونی چاہیئے۔

سوال : نوجوان نسل کو آپ کیا پیغام دیں گی۔

جواب : نوجوان نسل کو معاشرے کی ناہمواریوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ شادی بیاہ پر فضول رسموں اور فضول خرچی سے اجتناب برتنا چاہیئے جہیز کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کر کے شادیوں میں سادگی اور کفایت شعاری کو فروغ دینا چاہیئے منشیات جیسی وبا کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ ملک و قوم کی بے لوث خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

بقیہ حاجی سعد اللہ

شکیل محمود بھٹی سے گفتگو کرتے ہیں۔

سوال : بھٹی صاحب چشتیہ شوگر ملز سرگودھا کی بنیاد میں سابق سینیٹر میر نبی بخش زہری صاحب کا نمایاں رول رہا ہے۔ وہ اس ملز کے بانی چیئرمین تھے کیا آپ بتائیں گے کہ کن وجوہات کے تحت آپ نے چیئرمین شپ تبدیل کی۔

جواب : قادری صاحب یہ بات درست ہے چشتیہ شوگر ملز کے کاغذوں میں میر نبی بخش زہری کا نام تھا۔ میر نبی بخش زہری کی متنازعہ شخصیت نے ہی ہمیں کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے جس کی وجہ سے ہمارے پراجیکٹ کی تکمیل میں تاخیر ہوئی ہے جو کچھ حاجی سعد اللہ خان صاحب نے کہا ہے وہ درست ہے میں نے جو کومنٹمنٹ میر نبی بخش زہری سے کی تھی وہ پوری کر دی تھی۔ اب میر نبی بخش زہری کا چشتیہ شوگر ملز سے کسی قسم کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے کو دبا ہی دیں تو بہتر ہو گا۔

بلوچستان کے مذہبی و سیاسی رہنما متحدہ جمعیّت العلماء اسلام

کے پارلیمانی قائد مولانا محمد خان شیرانی سے سنسنی خیز انٹرویو

مولانا محمد خان شیرانی کا نام بلوچستان کی سیاست میں بڑے عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ آپ ایک شریف النفس، ہمدرد، شفیق، با اصول، انصاف گو اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے ہر مکتبۂ فکر میں جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کی سیاست کا محور نفاذِ شریعت ہے۔ بلوچستان کی سیاست پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے صوبائی تعصب اور نسلی امتیاز کے خلاف اور اسلام اور پاکستان کے حق میں ہمیشہ آواز بلند کرتے چلے آرہے ہیں۔ حالیہ الیکشن میں جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ کی ٹکٹ پر بہ مثال کامیابی و کامرانی کے ساتھ قومی اسمبلی میں پہنچے ہیں۔ جمعیت کے پارلیمانی گروپ کے قائد ہیں۔ جمعیت العلمائے اسلام کے صوبائی امیر سمیت کئی اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں

س : مولانا سب سے پہلے ہم تو پوچھنا چاہیں گے کہ آپ نے خاندانی پس منظر کے حوالے سے اپنی زندگی کا آغاز کہاں سے شروع کیا۔ سیاست میں آنے کے کیا محرکات و اسباب تھے۔

جواب : انٹرویو کے لئے تشریف لانے پر جناب صدیق القادری صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ۱۳۶۱ھ میں میر علی خیل سب ڈویژن ژوب، ضلع ژوب، بلوچستان میں قبائلی ملک موسیٰ خان کے ہاں پیدا ہوا۔ ہمارا شیرانی قبیلہ نسل کے اعتبار سے پشتون ہیں اور بلوچستان کی قدیم نسل ہے۔ پٹھانوں کی اس نسل کا اصل مقام کوہ سلیمان سے مشرق کی جانب فرنٹیئر اور مغرب کی جانب بلوچستان ہے۔ علاقائی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ہمارا خاندان معروف چلا آرہا ہے۔ میرے والد موسیٰ خان نے دو شادیاں کی تھیں۔ میرے بچپن میں ہی میری والدہ انتقال فرما گئیں۔ خاندانی پیشہ زمینداری ہے۔ دریائے ژوب کے کنارے ہماری زمینیں ہیں۔ حکومت کی عدم توجہ سے وہاں کی زیادہ تر زمینیں بے آباد ہیں جو آباد زمینیں ہیں اُن کی کاشت کاری خود کرتے ہیں۔ ہمارا علاقہ ہر لحاظ سے انتہائی پسماندہ ہے۔ ابتدائی تعلیم کیلئے مجھے اپنے گھر سے اکسٹھ میل دور پرائمری سکول میں مانی خواہ میں جانا پڑا۔ ۱۹۵۵ء میں پانچویں جماعت کے بورڈ کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا۔ جو مجھے ۱۶ روپے ماہانہ بورڈنگ کی صورت میں ملتا تھا۔ میرے والد صاحب اسلامی تعلیمی کے متقی مذہبی آدمی تھے۔ میری محنت اور ذہانت کو دیکھتے ہوئے والد صاحب نے جون ۱۹۵۶ء میں مجھے اسلامی تعلیم کے لئے مولانا میرک شاہ خطیب جامع مسجد ژوب کی وساطت سے مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ بھیجا۔ مولانا موسیٰ خان صدر مدرس سے تعلیم حاصل کی (جو آج کل جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث ہیں) ۱۹۵۷ء میں مولانا موسیٰ خان بورے والا منڈی مولانا عبدالرحیم کے مدرسے میں آگئے۔ ہم طالب علم بھی مولانا کے ساتھ آگئے ایک سال بورے والا میں تعلیم کے بعد ۱۹۵۸ء میں تکمیل تک تعلیم الاسلام مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ معراج العلوم بنوں کے مدرسہ میں داخلہ لیا۔ نومبر ۱۹۶۲ء تک فقہ، حدیث، تفسیر، اصول فقہ، عقائد، نحو، صرف منطق، الٰہی فلسفہ، اقلیدس، علم فلکیات کے شعبوں میں تعلیم حاصل کی۔

۱۹۶۲ء میں اپنے علاقے کے ملک کی بھتیجی کے ساتھ شادی کی۔ جنوری ۱۹۶۳ء میں ہمارے ہاں قبائلی تصادم میں میرے والد اور چچا شہید ہو گئے جس کے نتیجہ میں میری گھریلو اور قبائلی ذمہ داریاں آن پڑیں جس سے دورہ حدیث رہ گیا۔ ۶ سال اپنے گھریلو اور قبائلی مسائل میں پھنسا رہا۔

سیاست میں حصہ لینے کا جذبہ زمانۂ طالبعلمی میں پیدا ہوا۔ طلبہ کی انجمنوں میں صدر کے عہدے پر کام کیا۔ اُس زمانے میں جمعیت طلبائے اسلام موجود نہیں تھی۔ تمام مدرسوں کی اپنی طلبہ تنظیمیں ہوتی تھیں ۱۹۷۰ء سے میں نے باقاعدہ جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہو کر عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔

۱۹۷۰ء میں ہمارے علاقے سے قومی اسمبلی میں جمعیت کے ٹکٹ پر مولانا عبدالحق اور ژوب کے صوبائی حلقے سے مولانا شمس الدین شہید کامیاب ہوئے۔ مولانا شمس الدین بعد میں ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی جمعیت کی صوبائی تنظیم کے ممبر رہے۔

مولانا شمس الدین کی شہادت کے بعد ان کی جگہ تنظیم نے مجھے جمعیت کا صوبائی امیر مقرر کیا اس کے بعد صوبائی امیر منتخب ہوا۔ پھر تین سال کے بعد صوبائی ناظم عمومی منتخب ہوا۔ مارشل لاء دور میں جب سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دیا گیا تو مجھے مذہبی تنظیم نے نظام العلماء کے ناظم عمومی جنرل سیکرٹری منتخب کیا۔ جب سیاسی جماعتیں بحال ہوئیں نئی ممبر سازی کے بعد پھر مجھے بلوچستان کا صوبائی امیر منتخب کیا گیا۔ اب تک صوبائی امیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ مرکزی تنظیم میں مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی (جنرل کونسل) کا ممبر ہوں۔ ۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات میں ایم آر ڈی کی اپیل پر بائیکاٹ کیا۔

۱۹۸۸ء کے جماعتی انتخابات میں قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں

متحدہ جمعیت علماء اسلام ناقابلِ تسخیر سیاسی قوت ہے

لب ایاز محمد خان جوگیزئی پشتون خواہ۔ مولانا اللہ داد کاکڑ آئی جے آئی صالح محمد خان مندوخیل اے این پی کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے پندرہ ہزار زائد ووٹ حاصل کر کے بھاری اکثریت سے قومی اسمبلی کی سیٹ جیت لی۔

تحریک ختم نبوت مارشل لاء دور میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

سوال: دینی حلقوں میں عام تاثر ہے جمعیت

نواز شریف حکومت نے پوری قوم کو مایوس کیا ہے

کے موجودہ اکابرین مولانا مفتی محمود کے مشن سے ہٹ کر ذاتی و مالی مفادات کیلئے مختلف گروہوں میں بٹ چکے ہیں مولانا اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے

جواب: حضرت مفتی محمود ہماری جمعیت کا بہت بڑا اثاثہ ہیں۔ قومی سیاست میں مفتی صاحب کا ایک رول رہا ہے۔ قومی اتحاد کے صدر کی حیثیت سے بھی ان کی تمام تر جدوجہد اور مشن ملک میں آزادانہ منصفانہ انتخابات اور نفاذ شریعت تھا۔ اسلام کے نفاذ کے لئے ہی مفتی صاحب نے ضیاء الحق کی حمایت کی اور ان کی حکومت میں قومی اتحاد نے وزارتیں قبول کیں۔ ضیاء کے نعرے میں پوری قوم آ چکی تھی۔

ضیاء الحق نے اسلام کے نام کو اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے مسلسل استعمال کیا۔ مفتی محمود نے ضیاء کی نیت اور عزائم کو دیکھتے ہوئے زندگی کے آخری دنوں میں ضیاء الحق کی حکومت کی سخت مخالفت کا فیصلہ کیا تھا۔ دوسری سیاسی تنظیموں سے رابطے کے لئے جماعت نے مولانا کو ذمہ داری سونپی۔ حج پر جاتے وقت انہوں نے مختلف سیاسی رہنماؤں سے رابطہ قائم کیا سیاسی جماعتوں کے نئے اتحاد کے لئے مشترکہ پروگرام تشکیل دے کر معاہدہ کیا۔ جس پر آخری دستخط کرنے سے پہلے ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔

ہمیں فخر ہے کہ ہم اس مشن کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں۔

سوال: مولانا آپ کی جماعت اسلامی نظام کی حامی ہے اور سابق ایم آر ڈی کے پلیٹ فارم پر بحالی جمہوریت کی جدوجہد کی ایسی قوتوں سے اتحاد کیا۔ جو سیکولرزم پر یقین رکھتی ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ ایم آر ڈی میں شامل ہونے سے آپ کی جماعت کے کاز کو نقصان نہیں پہنچا؟

جمعیت نے شریعت کے نفاذ کیلئے آئی جے آئی کی حکومت سے تعاون کیا تھا

جواب: قادری صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ ۷۷ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت سے ہماری مخالفت الیکشن میں دھاندلی تھی۔ ہمارا موقف تھا کہ الیکشن آزادانہ اور منصفانہ نہیں ہوئے لہذا بھٹو حکومت دوبارہ الیکشن کرائے۔ حکومت دوبارہ الیکشن کرانے پر تیار نہ تھی جس کی وجہ سے قومی اتحاد نے تحریک چلائی عوام نے قربانیاں دیں۔ اس تحریک کے نتیجے میں

محمد صدیق القادری مولانا شیرانی کا انٹرویو لیتے ہوئے

ضیاء الحق مارشل لاء پر سوار ہو کر اقتدار پر قابض ہو گئے۔ آئین کو معطل کر دیا۔ سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دے دیا۔ اپنے ذاتی مقاصد کے لئے الیکشن کو اسلام کی رو سے متنازعہ بنانے کی کوشش کی۔ سیاستدانوں کو ملک دشمن ظاہر کیا گیا۔ ان حالات میں ۷۳ء کے آئین کو بحال کرانے، جماعتی بنیادوں پر انتخابات کروانے، مارشل لاء کو ختم کرانے کے لئے ہمیں مشترکہ جدوجہد کی ضرورت پڑی۔ پیپلز پارٹی بھی ہمارے ہم خیال تھی۔ جس کے نتیجے میں ایم آر ڈی تشکیل دی گئی۔ دنیا نے دیکھا ایم آر ڈی نے مثالی جدوجہد کے ذریعے بحالی جمہوریت کے لئے کام کیا۔ ہماری یہ جدوجہد اسلام اور پاکستان کے لئے تھی۔

لہذا میرے خیال میں مذہبی قوتوں نے ہمارا ساتھ دیا۔ اور ہمیں مذہبی حلقوں میں زیادہ حمایت ملی

میں شامل ایسے عناصر جو نفاذ شریعت میں مخلص نہیں اُن کو جمعیت کا بہانہ بنانے کا موقع نہ ملے۔

اس جذبے کے تحت ہم نے اسمبلی میں آئی جے آئی کے علماء کو ووٹ دیا ہے۔ اس کے لئے بھرپور تعاون کر رہے ہیں مگر ہم واضح طور پر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر شریعت بل نافذ نہ ہوا تو ہم آئی جے آئی سے علیحدگی اختیار کر لیں گے۔

سوال: مولانا آپ کا تعلق بلوچستان سے ہے اس موضوع سے ہم پوچھنا چاہیں گے کہ بلوچستان میں حالیہ الیکشن میں دھاندلی کے الزامات میں کس حد تک صداقت ہے۔ بلوچستان کے مفاد میں نواب اکبر بگٹی کی حکومت بہتر تھی یا جمالی حکومت؟

جواب: نواب صاحب نے ڈنڈے کے زور پر حکومت چلانے کی کوشش کی جس میں وہ ناکام ہوئے بلوچستان کے عوام ڈنڈے کی بجائے پیار کی زبان سمجھے

ہمیشہ ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرتا ہے۔

موجودہ وزیر اعلیٰ میر تاج محمد خان جمالی بکدل صاف گو، دوست نواز، اصول پسند شخصیت ہیں یہ حکومت بگٹی کے مقابلے میں کہیں زیادہ اچھی ہے امریکہ بہادر کو شاید یہ حکومت پسند نہ ہو۔

جمالی صاحب نے بڑی جرأت مندی کے ساتھ انتظامیہ کو گرفت میں لیا ہے۔ انتظامیہ کے ایسے افسران جنہوں نے الیکشن میں اپنے فرائض سے کوتاہی کی ایسے امیدواروں کی حمایت کی جو دھاندلی کی پیداوار ہیں معطل کر دیا ہے۔

بلوچستان کی موجودہ حکومت اسمبلی ممبران کی مرضی سے تشکیل ہوئی ہے۔ یہ پہلی حکومت ہے جو مک مکا کے بغیر قائم ہوئی ہے صوبے کی صورتحال ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے۔

سوال: مولانا موجودہ حکومت نے احتساب کا نعرہ لگایا ہے۔ احتساب کی خصوصی عدالتیں

ہمارے مقابلے میں ضیاء الحق کے خوشامدی اور درباری ملاؤں کو نقصان پہنچا ان کی شہرت داغدار ہو گئی۔ جب کہ ہم نے پاکستان کے عوام کیلئے بے پناہ قربانیاں دیں۔

سوال: مولانا آپ بتائیں گے آئی جے آئی کی حکومت کے ساتھ آپ کا سمجھوتہ کن شرائط پر ہوا ہے۔ شریعت بل کے نفاذ کے بارے میں آپ کی پارٹی کا کیا موقف ہے۔ شریعت بل نافذ نہ ہونے کی صورت میں آپ کی پارٹی کا کیا رد عمل ہوگا۔

جواب: ہم نے خلوص کے ساتھ نفاذ شریعت کے لئے آئی جے آئی کی حکومت کے ساتھ تعاون کیا اسلامی جمہوری اتحاد میں ہر فقہ کے لوگ شامل ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ان علماء کے لئے ہم اسمبلی کے اندر اور باہر سہارا بنیں۔ تاکہ اسلامی نظام لانے کے لئے ان کی قوت مضبوط ہو۔ آئی جے آئی

ہیں۔ یہی وجہ ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حالیہ انتخابات میں زور لگا کر دھاندلی کی گئی ہے۔ ۸۸ء کے الیکشن میں جمعیت کو قومی اسمبلی میں ۶۸ ہزار ووٹ ملے تھے۔ اور چار نمائندے تھے ۱۹۹۰ء کے الیکشن قومی اسمبلی جمعیت کو ایک لاکھ پچیس ہزار ووٹ ملے ہیں اور نمائندے دو ہیں یعنی ووٹ بڑھ گئے ہیں۔ اور نمائندے کم ہو گئے بلوچستان میں حکومتی سطح پر دھاندلی کرائی گئی ہے البتہ دھاندلی کی نوعیت سمجھ میں نہیں آئی بہرحال حکومت نے اپنے فرائض میں کوتاہی کر کے میدان کھول دیا۔ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کا اصول اپنایا منظور نظر لوگوں کی مدد کی گئی۔ کچھ نتائج پر تبدیلیاں لائی گئیں۔ میرے خیال میں نواب اکبر بگٹی کی ذاتی صلاحیتیں قابل تعریف ہیں۔ دوست اور دشمن کسی کو بھی انکار نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ نواب صاحب اپنی صلاحیتوں کو عوامی مفاد کی بجائے

قائم کی ہیں۔ بعض حلقے احتساب کو پیپلز پارٹی کے خلاف انتقامی کارروائی قرار دیتے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ احتسابی عمل واقعی انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے۔

جواب: قادری صاحب جہاں تک احتساب کا تعلق ہے مجرم کو جرم کی سزا دینا ہے کسی بھی حکومت کا ایسا اقدام ملک و قوم کے مفاد میں ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں احتساب کو انتقام کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

پاکستان میں بہت سارے واقعات احتساب طلب ہیں مثلاً لیاقت علی خان کا قتل ہونا، پاکستان کا دولخت ہونا۔ بھٹو کو پھانسی دینا، جنرل ضیاء الحق کا طیارہ تباہ ہونا، اوجڑی کیمپ کا واقعہ ہونا یہ سارے واقعات اتنی اہمیت کے حامل ہیں ان کی تحقیق کے بعد ملوث افراد کا احتساب ملک و قوم کی فلاح

کے لئے لازمی ہے۔ رجعت پسند قوتوں کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ اسلام کو اسلام کے نام سے جمہوریت کو جمہوریت کے نام سے اور احتساب کو احتساب کے نام سے، قومیت کو قوم پرستی کے نام سے اتنا بدنام کیا جائے کہ لوگ مایوس ہو کر بیٹھ جائیں یا پیچھے لگ جائیں

سوال: افغانستان کے مستقبل کے بارے میں آپ کیا بتائیں گے۔ جبکہ افغانستان کے مسئلے پر امریکہ اور روس یکساں موقف اختیار کر چکے ہیں

جواب: افغانستان پر جنگ مسلط کی گئی اور اب صلح بھی مسلط کی جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو پھر افغان عوام کی قربانیاں رائیگاں جائیں گی۔ افغانستان کے مستقبل کا حل صرف یہ ہے کہ افغان عوام افغان مجاہدین و مہاجرین کی مرضی و منشاء کے مطابق افغانستان میں اُن کا پسندیدہ نظام حکومت قائم کیا جائے۔ امریکہ اور روس جب تک اصل فریق افغان عوام مجاہدین کو اعتماد میں نہیں لیں گے اس وقت تک افغانستان میں امن نہیں ہو سکے گا۔ پاکستان کو افغانستان کی عبوری حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے جبکہ پاکستان فلسطین کی عبوری حکومت کو تسلیم کر چکا ہے۔ فلسطین کی عبوری حکومت کے پاس کوئی ٹکڑا نہیں جبکہ افغانستان کی عبوری حکومت کے پاس اکثر علاقوں میں تسلط موجود ہے۔

سوال: علاقائی، نسلی بنیادوں پر تعصب دل کا وجود ایک قومیت کے حامی لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ صوبائی خود مختاری کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

جواب: قادری صاحب بات دراصل یہ ہے کہ پاکستان کوئی تاریخی مملکت نہیں اس کی عمر بہت کم ہے۔ اس کی بنیادی ثقافت پاکستانی میں ایران افغانستان کی طرح پاکستان الگ جغرافیے کا مالک ہے متحدہ ہندوستان کو تسلیم کرنے کا تصور اسی بنیاد پر پیش کیا گیا تھا کہ مسلمان اپنی الگ مملکت کے مالک ہیں اور آزادی سے اپنے عقائد اسلام کے مطابق زندگی گزاریں، زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ کی حاکمیت کے لئے پاکستان کا قیام چاہتے تھے جب تک اس عقیدے کو عملی جامہ نہیں پہنایا جائے گا تو پاکستان کی یہ وحدت ناممکن رہے گی اس سے پاکستان میں بسنے والے لوگ مختلف زبانوں، مختلف قومیتوں، اور بود و باش کے مختلف طریقوں کے حامل ہیں ان میں کوئی ایک شے صرف اسلام کے ساتھ وابستگی مشترک ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں صرف اسلامی نظام ہی اس ملک کی وحدت کا سبب بن سکتا ہے صوبائی خود مختاری کے مسئلے پر ہم آئین میں دی گئی آزادی اور خود مختاری کے پرزور حامی ہیں صوبوں کو آزادی اور خود مختاری ملنی چاہیئے۔

سوال: پاکستان کے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری، بے راہ روی، جرائم میں ملوث ہونے کے رجحان کی کیا وجوہات ہیں۔ آپ پاکستانی نوجوانوں کو کیا پیغام دیں گے۔ ان مسائل کی بنیادی وجوہات دین سے دوری ہے اگر معاشرہ دین دار ہو ایک دوسرے کے حق کا خیال رکھا جائے۔ انصاف دیا جائے تو ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ رشوت ان مسائل کا سبب ہے۔ وزیر رشوت لیں گے تو ممبران اسمبلی بھی رشوت لیں گے۔ دیندار معاشرہ نہ ہونے کے سبب کھاتے پیتے گھرانوں کے نوجوان جرائم میں ملوث ہیں۔

پاکستانی نوجوانوں کے لئے میرا پیغام ہے کہ ماڈرن زندگی کی بجائے اسلامی اقدار اور معاشرے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کر دیں۔ پاکستان کی بقا و سلامتی، استحکام، ترقی و خوشحالی کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کیلئے اسلامی اور فلاحی معاشرے کے لئے جدوجہد کریں [illegible]

محمد خان شیرانی کی قیادت میں متحدہ جے یو آئی کے ممبران وزیراعظم کے ساتھ

مسلم لیگی رہنما معروف عوامی شخصیت چیئرمین دی مسلم کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن نو منتخب صدر فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائٹیز پاکستان

سینیٹر آصف فصیح الدین وردگ

کے ساتھ کوآپریٹو اداروں کے سلگتے ہوئے مسائل پر خصوصی بات چیت

عوامی حلقوں میں آصف فصیح الدین خان وردگ کا نام ایک باصلاحیت، روشن خیال، جرأت مند، صاف گو اور محبِ وطن سیاسی رہنما کے طور پر لیا جاتا ہے۔ آصف وردگ واقعی ایک پُرخلوص، بے لوث دوست، خوش مزاج، غمخوار ہمدرد انسان اور سلجھے ہوئے پاکستانی ہیں۔ آپ نے سیاست کا آغاز دورانِ تعلیم اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی سے کیا۔ آپ طلبہ یونین کے صدر اور پھر کالج یونین کے سیکرٹری جنرل رہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد عملی سیاست میں حصہ لینے کی بجائے پولیس سروس اختیار کی۔ پھر سول سروسز پاکستان میں سلیکٹ ہوئے اور ملک کے مختلف حصوں میں اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔ مختلف بیرونی ممالک کے دورے کرگئے بالآخر ۱۹۷۲ء میں زمانہ طالب علمی کے جوشیلے جذبات کی تسکین کیلئے اعلیٰ سرکاری سروس سے استعفیٰ دے کر عملی سیاست میں آنے کے لئے تحریکِ استقلال میں شامل ہو گئے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت تحریک کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ پورے ملک میں بڑی جرأت مندی کے ساتھ تحریک کے کارکنوں کو منظم کیا۔ بھٹو دور اور مارشل لاء دور میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جب ائیر مارشل اصغر خان کی افغان پالیسی میں تضاد پیدا ہوا تو تحریک سے کارکنوں کی اکثریت کے ساتھ مستعفی ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور مرکزی نائب صدر منتخب ہوئے۔ آئی جے آئی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ اس اتحاد کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ مرکز اور پنجاب کے مابین محاذ آرائی میں بڑی پامردی کے ساتھ میاں نواز شریف کا ساتھ دیا۔ سینٹ آف پاکستان کے ممبر منتخب ہوئے۔ ایک اخبار کے مینیجنگ ڈائریکٹر رہے۔ آصف وردگ کا شمار وزیرِاعظم پاکستان میاں نواز شریف کے انتہائی قریبی بااعتماد ساتھیوں میں ہوتا ہے۔

گیارہ سال سے قائم معروف کوآپریٹو ادارے دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کے ممبران نے وردگ صاحب کی شخصیت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے اپنا چیئرمین منتخب کیا ہے۔ آپ کی اپنی صلاحیتوں کی بنا پر کوآپریٹو اداروں کے مالکان نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں ایم سی ڈی سی کے چیئرمین کی حیثیت سے فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائٹیز پاکستان کا بلامقابلہ صدر منتخب کیا ہے۔

سوال: وردگ صاحب آپ سے پہلا سوال یہ ہے کہ کوآپریٹو اداروں کے متعلق بہت کچھ سننے اور پڑھنے میں آ رہا ہے۔ حکومت کوآپریٹو اداروں پر پابندی لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہی ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ ایسے حالات میں آپ کی شہرت اور نیک نامی متاثر نہیں ہوگی۔

جواب: صدیق القادری صاحب آپکا یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس کا جواب میں یوں دوں گا طالب علم لیڈر اور صحافی کی حیثیت سے آپ مجھے تقریباً تیرہ سال سے جانتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ عوامی سیاست کی ہے۔ وڈیروں اور جاگیرداروں کی نسبت کارکنوں کو ترجیح دی۔ کارکنوں کے دکھ اور سکھ میں شریک رہا ہوں۔ عوامی مشکلات کا قریب سے مشاہدہ کرتا رہا۔ میرا ناطہ ہمیشہ عوام کے ساتھ رہا ہے اور رہے گا۔

عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میرے پاس بھی ان کوآپریٹو اداروں کے بارے میں اس طرح طرح کی باتیں پہنچتی رہیں تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں عوام کے اجتماعی مفادات کے تحفظ کے لئے آگے بڑھوں۔

میری معلومات کے مطابق اس وقت ملک میں تین لاکھ سے زائد افراد کوآپریٹو اداروں میں ملازمتیں کر رہے ہیں۔ لاکھوں ممبران کی سولہ ارب سے زائد رقوم کے اثاثے کوآپریٹو اداروں میں جمع ہیں۔

میری دلی خواہش ہے کہ ہماری آئی جے آئی کی حکومت ہوشمندی اور عقل و فراست کا مظاہرہ کرے۔ پاکستان کے غریب عوام کا سولہ ارب سے زائد سرمایہ اور تین لاکھ سے زائد ملازمین کے روزگار کو مکمل تحفظ دے۔

قادری صاحب آپ یقین کریں میں ملک بھر کے کوآپریٹو اداروں کے ملازمین کے روزگار کے تحفظ اور عوام کے اثاثوں کو بچانے کیلئے اپنا سیاسی کیریئر داؤ پر لگا کر میدان میں آیا ہوں اور ان مقاصد کیلئے اپنا رول ادا کرتا رہوں گا۔

دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ممبران نے میرے انہی خیالات اور پُرخلوص جذبات کی قدر کی ہے۔ مجھے اس ادارے کا بااختیار چیئرمین منتخب کیا ہے۔

قادری صاحب آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ یہ ادارہ ملک کا مثالی ادارہ بنے گا۔ اس ادارے

پھیل رہی ہے ایسے حالات میں آپ کیا لائحہ عمل اختیار کریں گے۔

جواب: میرے خیال میں یہ تاثر بالکل بے بنیاد اور غلط ہے کہ سب کوآپریٹو ادارے فراڈ کر رہے ہیں۔ کالی بھیڑیں ہر شعبے میں ہوتی ہیں شاید ان اداروں میں بھی ہوں گی لیکن اس مقصد ہرگز

کوآپریٹو ادارے قومی ترقی و خوشحالی میں قابلِ تعریف کردار ادا کر رہے ہیں

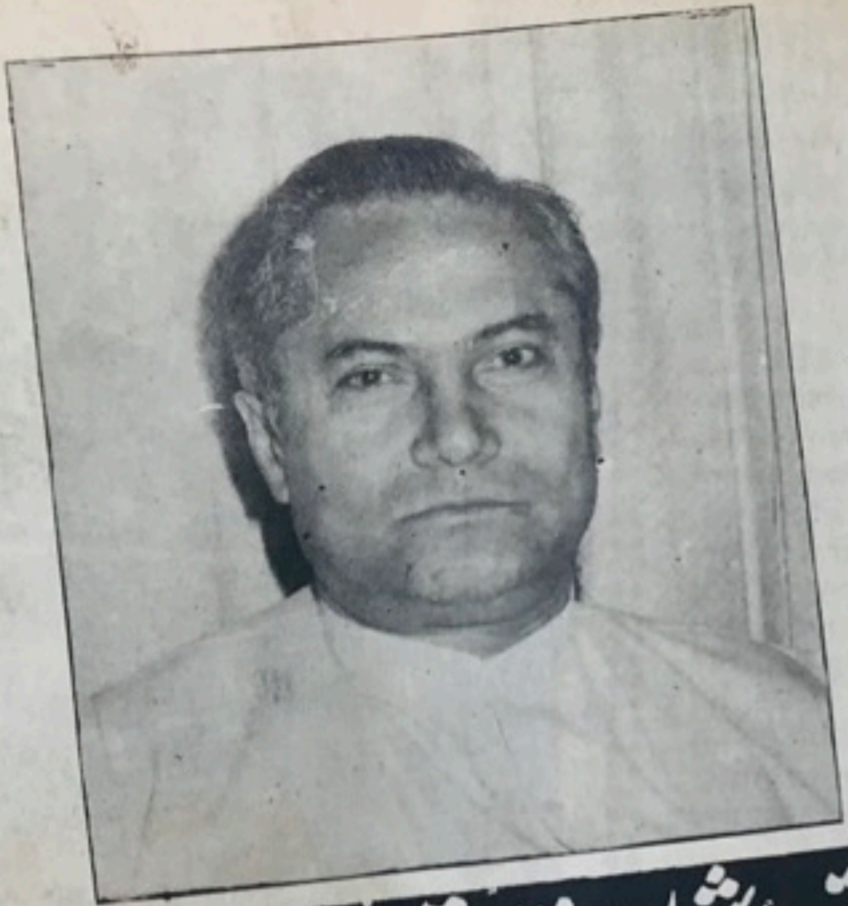

یہ نہیں ہے کہ سب اداروں کو بدنام کیا جائے اور فراڈ کے الزامات لگائے جائیں۔ حکومت کو ایسے اداروں کے خلاف ضرور کارروائی کرنی چاہیئے جنہوں نے عوام کا پیسہ واقعی خورد برد کیا ہے۔ لیکن جو کوآپریٹو ادارے صحیح بنیادوں پر کام کر رہے ہیں اور لوگوں کو بھی ایسے اداروں سے کوئی شکایت نہیں انہیں بدستور کام کرنے کا حق رہنا چاہیئے جو کوآپریٹو ادارے اچھی اور اعلیٰ کارکردگی دکھا رہے ہیں ایسے اداروں کو حکومت کی طرف سے مکمل تحفظ ملنا چاہیئے تاکہ اُن کا بزنس متاثر نہ ہو اور قوم کی خون پسینے کی پونجی کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو۔

سوال: قومی اسمبلی میں حکمران پارٹی کے بعض ممبران نے کوآپریٹو سوسائیٹیز کے خلاف قرارداد پیش کی ہے۔ وردگ صاحب آپ بتائیں اس قرارداد سے کوآپریٹو اداروں پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

جواب: جناب ہمارے ہاں ۱۹۲۵ء سے کوآپریٹو موومنٹ کا آغاز ہوا۔ سرکاری سرپرستی نہ ہونے، جگہ جگہ رکاوٹیں اور مشکلات حائل رہنے کے باوجود کوآپریٹو اداروں نے غربت اور بیروزگاری کے خاتمہ میں بے مثال کردار ادا کیا۔ ان اداروں کی بدولت ملک میں تین لاکھ سے زائد ملازمین اور ۱۶ لاکھ سے زائد ممبران کو روزگار میسر ہے میرے خیال میں پاکستان میں صنعتی زرعی انقلاب برپا کرنے کیلئے ان کوآپریٹو اداروں کا وجود نہایت ضروری ہے۔

ہمارے معزز اراکین قومی اسمبلی کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ ان کوآپریٹو اداروں پر پابندی لگنے سے ۱۶ لاکھ سے زائد لوگوں کے ذرائع آمدن بند ہو جائیں گے جبکہ ہمارے ملک میں پہلے ہی بے روزگاری بہت زیادہ ہے۔

کوآپریٹو اداروں کی اصلاح اور کار بہتر بنانے کے لئے حکومتِ پاکستان کی خدمت میں میری تجویز ہے کہ کوآپریٹو ایکٹ ۱۶ کے تحت چھوٹے اداروں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا جائے کوآپریٹو بینکوں کے اختیارات ایکٹ ۲۵ - ۷۸ کے تحت مؤثر بنا کر ایسے اداروں کو حکومت کی طرف سے مکمل تحفظ اور سرپرستی دی جائے جو زرِ ضمانت سرکاری کوآپریٹو بینکوں میں جمع کروائیں۔

سوال: وردگ صاحب آپ فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائٹیز پاکستان کے بلامقابلہ صدر منتخب ہوئے ہیں آپ اس فیڈریشن کے اغراض و مقاصد کے بارے میں بتائیں گے۔

جواب: قادری صاحب! یہ کوآپریٹو اداروں کے مالکان کی مہربانی ہے کہ فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائیٹیز پاکستان کا قیام عمل میں لا کر بلامقابلہ صدارت مجھے سونپ دی ہے۔

فیڈریشن کے اغراض و مقاصد میں یہ ہے کہ ہم کوآپریٹو سوسائیٹیز کے طریقِ کار کا جائزہ لے رہے ہیں کیا وہ کوآپریٹو ایکٹ کی خلاف ورزی کی مرتکب تو نہیں ہو رہیں۔ ہم فیڈریشن میں شامل تمام سوسائیٹیز کے لئے ایک ضابطہ اخلاق ترتیب دے رہے ہیں۔ تمام سوسائیٹیز کو اس بات کا پابند کر رہے ہیں کہ وہ ضابطہ اخلاق کے اندر رہتے ہوئے کام کریں۔

اس فیڈریشن کو ملک گیر سطح پر منظم کر رہے ہیں اس کی رکنیت ملک کی تمام کوآپریٹو سوسائیٹیز کیلئے کھلی رکھی گئی ہے۔ فیڈریشن نے اپنے ممبران کے جائز مفادات کے مکمل تحفظ کیلئے قومی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

لہٰذا میرے ملک میں موجود تمام کوآپریٹو سوسائیٹیوں سے اپیل ہے کہ وہ اجتماعی مفادات کے تحفظ کے لئے فیڈریشن کے پلیٹ فارم پر آئیں رکنیت حاصل کریں۔ ہم بہت جلد حکومت کے ساتھ باقاعدہ مذاکرات کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

ملک گیر سطح پر کوآپریٹو سوسائیٹیز کے ممبران کا قومی کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ اس مجوزہ کنونشن کے افتتاح کیلئے وزیرِاعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو دعوت دے رہے ہیں۔ چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کو بھی مختلف سیکشنز میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے۔

قادری صاحب! آپ بھی دیکھیں گے انشاء اللہ

Govt also responsible for malpractices in DFIs: Vardag

ISLAMABAD, April 6: The responsibility for the malpractices in the defaulting cooperative credit societies partly lies on the cooperative departments of the government which fails to apprehend the black sheep for unknown reasons. This was stated by Senator Asif Fasihuddin Vardag, chairman Muslim Cooperative Credit Society and Federation of Cooperative Societies.

The Senator said that cooperative societies were doing a great service to the nation by mobilising the capital and inculcating the habit of saving. Mr. Vardag maintained that the newly launched Federation is working to formulate a code of conduct which, if implemented, could effectively safegnard the interests of investors and impose certain restrictions on the office bearers and the members of the federation. He said only those societies will be eligible for membership which fulfil the requirements of the code of conduct and added that action would be taken against the defaulting members.

For this purpose, he said that the government should give the Federation necessary powers to effectively deal with those who bungle the national wealth and bring bad name to the rest of the people in the business.

In this respect the chairman observed that the people should also realise their responsibility and avoid handing over their hard earned money to those who offer interest as high as 40 per cent which he said, could never ever be possible.

He dispelled the impression given by a news item attributed to the Federai Minister for Cooperatives that no cooperative society has been registered. He said what the minister had actually said was that no Coop had been registered within the past five months. He also contradicted that the societies were being run illegally. He said there were laws that were regulating their business and the allegation was baseless.

He, however, did not respond satisfactorily to a question about some societies transgressing the by-laws set by the government viz issuing cheque books etc. He, however, maintained that the coopertive societies were duly registered with the registrar of the coop societies.

He warned against a run on the cooperative credit societies which, he said, would put in jeopardy the earnings of more than 10 million people and the jobs of over 300,000. This, he said, will not be in the interest of anyone and will harm many. Instead the Senator maintained that if there was any defaulting member people should send investingating teams to probe their affairs so that remedial actions could be taken to protect the investors. In such cases, he remarked, time should be given to the societies to make arrangements for meeting their financial obligations.

He put forward various suggestions to retrieve the situation that include strengthening of federal and provincial cooperative banks; a full ban on the registration of new societies; making the central and provincial registration offices more efficient; stopping the campaign against the societies in the press; helping the sick societies to recover; making the cooperative department responsible for recovering loans; and last but not the least making the federation of the cooperative credit societies an effective institution through the help of the members as well as the government.

ہم حکومت کے تعاون اور میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کی سرپرستی میں کوآپریٹو موومنٹ کو ملک بھر میں پھیلا کر ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کیلئے مثالی پیش قدمی کریں گے۔ میرا ایمان ہے میاں نواز شریف صاحب کی سرپرستی سے یہ کوآپریٹو ادارے زرعی، صنعتی انقلاب برپا کرنے میں تاریخی رول ادا کریں گے۔ بحیثیت صدر فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائٹیز پاکستان ملک بھر کے تمام کوآپریٹو اداروں سے اپیل ہے جو ادارے عرصہ دراز سے ایمانی دیانتداری کیساتھ کام کر رہے ہیں، انہیں آئی جے آئی کی موجودہ حکومت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ موجودہ حکومت صرف اُن اداروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی جنہوں نے عوام کا پیسہ خُرد بُرد کیا ہے۔

ورکنگ ویمن اسلام آباد کی طرف سے ڈپٹی چیئرمین سینٹ محترمہ نورجہاں پانیزئی کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کی تصویر

محبِ وطن اور فرض شناس آفیسر اعجاز احمد خان ایگزیکٹو ڈائریکٹر اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن سے ملاقات

آج کے اس مادیت کے دور میں جہاں شہرت کیلئے ہزاروں پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنی نیک نامی، ہمدردی۔ دیانتداری اور اپنی محنت و صلاحیت، اہلیت کے بل بوتے پر معاشرے میں بڑا مقام حاصل کرنے کے باوجود گمنامی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ انہی لوگوں میں ایک نام اعجاز احمد خان کا ہے جو اپنی نیک نامی اور دیانتداری کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کی حیثیت سے اپنے فرائض انتہائی ذمہ داری اور فرض شناسی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ ایک پُرخلوص ہمدرد انسان ہیں۔ اس کے ساتھ با اصول، رحمدل افسر بھی ہیں۔

سیالکوٹ کے باعزت زمیندار خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ دورانِ تعلیم فٹ بال کرکٹ اور گھڑسواری کے اچھے کھلاڑی رہے۔ طلبہ یونین کے الیکشن بھی لڑتے رہے۔ کراچی یونیورسٹی سے ایم بی اے کرنے کے بعد دسمبر ۸۷ء میں سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے ذریعے آل پاکستان سطح پر ایگزیکٹو ڈائریکٹر اپوائنٹ ہوئے ایڈمنسٹریشن، فنانس، ٹریول اور ریجنل آفس کراچی میں تمام اہم کلیدی عہدوں پر کام کیا۔ ۸ اگست تا ۲۱ جنوری کے عرصے میں قائمقام منیجنگ ڈائریکٹر بھی رہے۔

فوائد سے واضح اور نہ ہی اُن کے حق میں ہونے کے باوجود باہر بھجواتے تھے۔

حکومت پاکستان نے عوام کے بہترین مفاد میں فیصلہ کیا کہ پرائیویٹ ایجنٹوں کے ساتھ مقابلے کی فضا قائم کرنے بہتر سے بہتر مواقع اور زیادہ سے زیادہ مراعات کے ساتھ روزگار مہیا ہو سکے۔

کارپوریشن کا ایک شعبہ پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ کا ہے جو باہر آجروں سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ بیرون ممالک میں آجروں سے رابطے میں پاکستان کی ایمبیسیاں (سفارتخانے) بھی مثبت کردار ادا کرتی ہیں۔ آجروں کی ہدایت کے مطابق آسامیوں کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد درخواستیں آجروں کے نمائندوں کو مہیا کی جاتی ہیں جو بعد میں انٹرویو ٹیسٹ وغیرہ کرتے

پرائیویٹ اداروں اور کارپوریشن کے مابین صحت مند تعمیری لحاظ سے مقابلہ ضرور رہتا ہے آگے بیرونی اداروں کی صوابدید ہے جس ادارے کی خدمات حاصل کرنا چاہیں کریں۔

سوال: اعجاز صاحب اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن میں بدعنوانیوں اور رشوت کے بارے میں ذرائع ابلاغ میں آتا رہتا ہے۔ اُس کی اصل وجوہات اسباب پر روشنی ڈالیں گے۔

جواب: برادر بات یہ ہے کہ ہر ادارے میں اچھائیاں اور برائیاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب ہماری کارپوریشن میں بھی کچھ بے قاعدگیاں منظرِ عام پر آئی تھیں جن کے نتیجے میں متعلقہ افسروں کے خلاف قانونی کارروائی جاری ہے۔ میرے نزدیک، یہ انتہائی

ہمارے ادارے میں کرپشن نام کی کوئی چیز نہیں

کے بعد صحیح امیدواروں کا چناؤ کرتے ہیں۔ اس تمام کارروائی میں آجروں کے نمائندوں کو کارپوریشن کی طرف سے مکمل اور ہر طرح کی آزادی ہوتی ہے اور تمام ضروری سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں تاکہ متعلقہ اور موزوں لوگوں کا درست انتخاب عمل میں لایا جا سکے۔

موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہمارے وزیر جناب اعجاز الحق صاحب پرائیویٹ سیکٹر

افسوسناک پہلو ہے جس نے کارپوریشن کی ساکھ کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

بعض اوقات اخباروں میں بھی بے بنیاد فرضی ناموں سے پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ جس سے متعلقہ افسران اور اداروں کی نیک نامی متاثر ہوتی ہے، جب ایسی بے بنیاد فرضی خبروں کے بارے میں تحقیق ہوتی ہے اور پریس والوں سے کوئی ثبوت مانگا جاتا ہے

وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق نے ادارے کی کارکردگی میں اضافہ کیا ہے

ہم نے ایک ملاقات کے دوران اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کے اغراض و مقاصد کے بارے میں پوچھا تو ہر دلعزیز انسان اعجاز احمد خان نے یوں گفتگو کا آغاز کیا۔

اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن جولائی ۱۹۷۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے جو لوگ ایجنٹوں کو بھاری معاوضہ دے کر باہر جاتے ہیں اُن کو ایجنٹوں کے چنگل سے آزاد کرایا جائے ایسے ایجنٹوں سے لوگوں کے مفادات کا تحفظ کرایا جائے جو صرف پیسوں کے لالچ میں ملازمت کی غرض اور

کو زیادہ سے زیادہ مراعات دے رہے ہیں۔ ان مراعات میں اُن کو متعلقہ ملک کا ویزا دلوانے میں سہولت پاکستانی سفارت خانے کی طرف سے آجروں سے ملوانے کی مدد دیگر جائز سہولتیں تاکہ پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی ہو۔ ساتھ ساتھ اس کارپوریشن کو بھی تحفظ دیا جا رہا ہے۔ سرکاری شعبے کے اداروں کو مکمل یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ کارپوریشن میں ورکروں سے کوئی ناجائز ڈیمانڈ نہیں کی جاتی۔ سلیکشن رشوت، سفارش کی بجائے صرف اہلیت و صلاحیت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

تو وہ وضاحت یا معذرت چھاپ کر بری الذمہ ہو جاتے ہیں جو کہ ہمارے خیال میں ناکافی ہے بغیر کسی تحقیق تصدیق سے غلط خبر ایک دفعہ شائع ہو جائے تو متعلقہ افسروں کی ناحق کردار کشی سے شہرت کو جو نقصان پہنچتا ہے۔

اعجاز صاحب آپ کے اداروں کی اب تک کارکردگی کیسی رہی۔ اعداد و شمار کے حوالے سے بتائیں گے

جناب آپ حیران ہوں گے اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن نے قیام سے اب تک ۷۷ ہزار سے زائد افراد کو مختلف آسامیوں پر ایک لاکھ سے لے کر اعلیٰ ترین

بعض بددیانت کالی بھیڑوں نے ادارے کو بدنام کیا ہے

پاکستان کا یہ واحد ادارہ ہے جو پرائیویٹ ایجنٹ کے مقابلے میں صرف سرکاری منظور شدہ فیس پر لوگوں کو باہر بھجوانے کی قابلِ تعریف سعی کر رہے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں گورنمنٹ نے فی آدمی دو ہزار روپیہ فیس مقرر کی تھی جس میں ۵۰۰ اوورسیز پاکستانی فاؤنڈیشن پی الف کو کہا جاتا ہے کارپوریشن صرف ۱۵۰۰ روپے فی کس کے حساب سے فیس وصول کرتی ہے۔ ۱۹۷۹ء سے ابھی تک کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ جبکہ تمام ضروریاتِ زندگی اور تنخواہیں بہت حد تک بڑھ چکی ہیں۔ کارپوریشن کی فیس میں اضافہ نہ ہونے سے کارپوریشن مالی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

گزشتہ سالوں سے مڈل ایسٹ کے ممالک میں ملازمتوں کے مواقع کم ہو گئے تھے جس میں ایک وجوہات ایران، عراق جنگ تھی پھر عراق اور کویت متنازعہ جھگڑا ہوا۔ اب کویت کی آزادی کے بعد حالات بہتر ہوتے

تعلقات کا آغاز ہوا ہے۔ ہر دلعزیز عوامی وزیر جناب اعجاز الحق نے جب سے وفاقی وزیر محنت افرادی قوت سمندر پار پاکستانیوں کے امور کا قلمدان سنبھالا ہے ان کی ہمہ وقت کوششوں سے اب امید کی جا سکتی ہے کہ کویت کی تعمیرِ نو کے سلسلے میں پاکستان کے ہر سطح کے لاکھوں ورکروں کو ملازمت کے مواقع ملیں گے۔ اس سلسلہ میں کچھ کام آنا شروع ہو چکا ہے

ایک اور سوال کے جواب میں اعجاز احمد خان نے کہا کہ ہمارے وفاقی وزیر برائے محنت افرادی قوت سمندر پار پاکستانی امور جناب اعجاز الحق صاحب پاکستانی افرادی قوت کو بیرون ملکوں میں ملازمتیں دلوانے کے مواقع حاصل کرنے کیلئے شب و روز مصروف جدوجہد ہیں۔

اس ضمن میں انہوں نے مختلف ممالک بشمول کویت کے کامیاب دورے کئے ہیں۔ ان کے کامیاب دوروں کے اچھے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں

اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن قومی خدمت میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

انشاء اللہ چند ماہ میں بہتر نتائج کی توقع ہے۔

تردید یا معذرت کے ذریعے سے ازالہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں ذرائع ابلاغ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بغیر کسی تصدیق کے ادارے کے بارے

انشاء اللہ کارپوریشن اُن کی ذاتی خصوصی توجہ اور سرپرستی کے تحت ترقی کی طرف گامزن ہے جس سے آجر اور اجیر کا مفاد پہنچتا ہے۔

● ● ● ● ● ● ●

بقیہ: فیض احمد فیض

کے بارے میں لکھتے ہوئے "درس قرآن سے" ان کی شفقت پر بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ:
"فیض جب ایم اے کر رہے تھے ان دنوں لاہور میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں مفتی محمد حسین نعیمی کا درس ہوتا تھا۔ وہ درس آپ نے مکمل کیا یہ درس تقریباً ایک سال کا تھا"

فیض احمد فیض اسلام آباد میں دائرۂ تنظیم کی طرف سے منعقد ہونے والی فضل حق کی شعری تصنیف "مولا علی" کی تقریب میں صدارت کر رہے تھے یہ تقریب فیض کی آخری عوامی تقریب ثابت ہوئی۔ اس موقع پر فیض نے نہایت جذباتی انداز میں کہا کہ:
"کسی دینی موضوع پر لکھی ہوئی کتاب پر گفتگو میرے لئے پہلا موقع ہے اور مجھے حیرت ہوئی ہے کہ اتنے عرصہ بعد مجھے مسلمان تصور کیا گیا۔ حالانکہ میں نے اپنے دین کی تعلیم بھی حاصل کی ہے"

فیض احمد فیض نے اس تقریب کے آخر میں فارسی زبان میں ایک نعت اور غزل بھی پیش کی۔

فیض احمد فیض کی شخصیت کے نمایاں پہلو جہاں احباب ادب اور دیگر رفقائے فیض نے بیان کئے ہیں وہاں فیض خود اپنے بارے میں کہتے ہیں وہ اپنے ہی ایک مضمون "فیض از فیض" میں، اپنے بارے باتیں کرنے سے مجھے سخت وحشت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ سب بور لوگوں کا مرغوب مشغلہ یہی ہے۔

اس انگریزی لفظ کے لئے معذرت چاہتا ہوں لیکن اب تو ہمارے ہاں اس کے مشتقات بوریت وغیرہ بھی استعمال میں آنے لگے ہیں۔ اس لئے اب اسے اردو روزمرہ میں شامل سمجھنا چاہیے۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے اپنے بارے میں قیل و قال بری لگتی ہے۔ بلکہ میں تو شعر میں بھی حتی الامکان واحد متکلم کا صیغہ استعمال نہیں کرتا اور "میں" کی بجائے "ہم" لکھتا ہوں۔

فیض صاحب شب غم گزار کر اس حقیقی ہستی سے کوچ کر چکے ہیں اس پر جن الزامات کی چادریں تانی جا چکی ہیں۔ یا تانی جا رہی ہیں انہیں چاک کرنا شاید ہمارے بس سے باہر ہے۔ یا ہمارے بوڑھوں کے بس کا روگ نہیں [redacted] ، جسے افراد [redacted]

فیض کی شخصیت نے پاکستان کے وقار کو دنیا میں بلند کیا

فیض شاعر، ادیب، نقاد، صحافی، استاد، سیاست دان، مزدور لیڈر، لینن امن ایوارڈ، اور الفرو النائی نوٹس انعام کے حامل تھے اور ایسے بغیر
"سخت ویراں ہے محفلِ ہستی"۔

فیض احمد فیض کی شاعری

پُرجوش شاعر اور امن پسند مجاہد فیض احمد فیض کو اس دُنیا فانی سے رخصت ہوئے پانچ سال بیت گئے مگر اس شاعر باکمال کا نام آج بھی ہماری دھڑکنوں اور سانسوں میں بسا ہوا ہے اور آج بھی اُن کی تصانیف قبولیت عام کا درجہ رکھتی ہیں۔ شاید اس لیئے کہ قوم کو لہجہ احتجاج عطا کیا اور راہ انقلاب دکھائی۔ ظالم سے جنگ کا سلیقہ بتایا ظلمت کو اپنی کاوش سے اُجالا بنایا۔ غریبوں سے مظلوموں سے اپنی دوستی کو جِداں

کی دوستی کا رُوپ دیا۔ فیض نے لفظوں کے موتی مالا میں پروئے فیض کا فیض بحر بیکراں تھا فیض کو خاکِ وطن سے پیار تھا۔ شاید اسی لیئے ہی ملّتِ بیضا پہ فیض ایک روشن آفتاب بن کر نمودار ہوا۔ اور متاعِ لوح و قلم چھن جانے کے بعد خون دل میں انگلیاں ڈبونے کی رسم عام کرنے نکلا۔ فیض کو موت نے ہم سے کیا چھینا کہ علم و فن کا جہاں ہی اُجڑ گیا شبستان غزل تاریک ہو گیا اور آفتاب سُخن غروب ہو گیا۔

وہ فیض تھا کہ جس سے زمانہ تھا فیضیاب
انسانیت کے گیت سنا کر چلا گیا
لینن پرائز یافتہ تھا وہ سفیر امن
وہ چاہتوں کی جوت جلا کر چلا گیا

فیض ایک انقلابی شاعر تھا اس بارے میں تو ہم سب جانتے ہیں مگر فیض کے احباب اور ہم عصر فیض کی شخصیت کے جو روشن پہلو بیان کرتے ہیں۔ اُن سے آشنا ہونا ضروری ہے فیض نے شاہانہ مزاج پایا اور یہ چیز انہیں والدین سے ورثے میں ملی اس بارے میں حمید اختر اپنے مضمون "فیض شخصیت کی چند جھلکیاں" میں رقمطراز ہیں

عوام دوستی، شاعرانہ صلاحیت اور تنظیمی استعداد کے

باوجود فیض نے بڑے شاہانہ مزاج پائے ہیں یہ چیز انہیں ورثہ میں ملی ان کے والدین کے پاس بہت اراضی تھی لیکن وہ بھی دوستوں اور ملنے والوں کو نوازتے رہے۔ کسی کو ولایت بھیج رہے ہیں کسی کو تعلیم دلوا رہے ہیں کسی کی شادی کروا رہے ہیں البتہ والد کی وفات کے بعد خاندانی ملکیت کا خاصا بڑا حصہ بیچ کر قرضہ اُتار گیا۔ فیض کو اپنی وراثتی جاگیر سے عملاً شاہانہ مزاج کے سوا کچھ نہیں ملا۔

حمید اختر نے فیض کے شاہانہ مزاج کے بارے میں تحریر کیا تو میجر اسحاق جو فیض کے دیرینہ رفیق تھے فیض کی نازک طبیعت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "فیض صاحب نے بہت نازک طبیعت پائی ہے۔ ہمسائے میں تو تو میں میں ہو رہی ہو دوستوں میں تلخ کلامی ہو یا یونہی کسی نے تیوری چڑھائی تو ان کی طبیعت ضرور خراب ہو جاتی تھی اور اس کے ساتھ ہی شاعری کی کیفیت کافور ہو جاتی"۔

فیض کمیونسٹ کے رکن تھے یا صرف اس حوالے سے شہرت پا گئے۔ اس بارے میں شاہد احمد دہلوی اپنے ایک مضمون "فیض صاحب" میں لکھتے ہیں "کمیونسٹ تو فیض صاحب مشہور ہو گئے تھے مگر ان کی تخریبی سرگرمیاں کبھی دیکھنے میں نہیں آئیں وہ تو ایک خاموش اور مرنجان مرنج قسم کے آدمی تھے۔ مگر کمیونسٹ ہونے کا کلنک اگر کسی کے ایک مرتبہ لگ جائے تو شاید پھر ساری عمر چھڑائے نہ چھوٹتا"۔

فیض کے بارے میں حمید اختر اپنے مضمون "فیض کی شخصیت کی چند جھلکیاں" میں یوں لکھتے ہیں کہ "فیض کے متعلق گفتگو کے دوران ایک دفعہ ایک نامور مغنیہ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں فیض پر مرتی ہوں لیکن یہ فیصلہ نہیں کر پاتی کہ وہ میرے کیا لگتے ہیں میں انھیں اپنا معشوق سمجھوں یا عاشق تصور کروں۔ باپ یا بیٹا یا شوہر یہ فیصلہ کرنا میرے لیئے مشکل ہے بہر حال میں فیض کو اتنا چاہتی ہوں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے"۔

"حمید اختر آگے چل کر فیض کی حب الوطنی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "فیض کا خمیر حب الوطنی کے جذبہ سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس لیئے وہ ملک سے باہر کبھی نہیں رہ سکتے لندن اور ماسکو اور کیوبا اور الجزائر میں گھومتے ہوئے بھی اپنے وطن اپنے شہر اپنے دوستوں کو فراموش نہیں کر سکتے"۔

"فیض کیا ہے اور مجھے کیا احساس ہوتا ہے حمید اختر اس بارے میں بڑے واضح اور روشن خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں "فیض تو ایک اتھاہ سمندر ہے جس کی گہرائی کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ اُن کے پاس بیٹھ کر مجھے ہمیشہ سمندر کے قُرب کا احساس ہوتا ہے۔ یہ سمندر متلاطم اور مُوجزن نہیں ہے اس کی سطح پر سکون اور ٹھہراؤ اور روشنی اور زندگی کی نمو کے نشان ملتے ہیں۔ اس ناپید کنار سمندر کی گہرائی میں کیا اور کون ہے۔ اسرارِ پوشیدہ میں اس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔

فیض نے اپنے کلام میں مظلوموں کی ترجمانی کی۔

بیگم ایلس فیض اپنے مضمون "یادوں کے سائے" میں لکھتی ہیں کہ "دربار وطن میں جب ایک دن ......"

"فیض کی محبوب ترین قوالی "مجھے حیدرآباد جیل کی ایک عید یاد ہے عید کی اس پارٹی میں یہ قوالی جس جوش چاؤ اور دُھن میں گئی اس کا تصور بھی ایک مشکل کام ہے"۔

نصر اللہ خاں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں "میں نے فیض صاحب کو قریب سے دیکھا ہے" میں فیض کے مذہبی نظریات پر ڈالتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ۔

"مذہب کے بارے میں فیض کی معلومات کچھ کم تھیں لیکن جب انہوں نے جوانی میں قدم رکھا تو ڈاکٹر رشید جہاں اور ان کے شوہر ڈاکٹر محمود الظفر خاں اور سجاد ظہیر کی صحبت میں رہ کر انھوں نے مارکسزم کا بڑا گہرا مطالعہ کیا۔ اور وہی رنگ انھوں اختیار کیا جو ان کے سارے رنگوں کی میں گھلا ملا ہے لیکن مذہب کی گھٹی بھی کبھی کبھی نہیں ستاتی اور اپنا اثر دکھاتی رہی"۔

نصر اللہ خاں فیض کی ایک دو کمزوریوں کے بارے میں لکھتے ہیں "فیض کی ایک دو کمزوریوں کے بارے میں بھی بتاتا چلوں۔ وہ پڑھتے تو بہت تھے لیکن لکھنے میں بے حد

ان کی شاعری زندگی کے حقائق پیش کرتی ہے

سست تھے۔ لیکن جب کوئی تار کے جھاڑ کی طرح اُن سے الجھ ہی جاتا تو بس کاغذ پہ قلم رکھنے کی دیر ہوتی اور یوں لگتا جیسے سارا مضمون اُن کے قلم میں بند تھا۔ وہ بہت صاف ستھرے رہتے تھے اچھا لباس پہنتے تھے کم خوراک تھے میز پر جو ڈش ان کے سامنے ہوتی اسمیں سے نکال لیتے کھانے میں کبھی وہ دراز دستی سے کام نہیں لیتے تھے۔

نصر اللہ خاں فیض کے باغی یا انقلابی ہونے کے بارے میں بھی لکھتے ہوئے واضح کرتے ہیں "وہ باغی شاعر نہیں تھا۔ انقلابی شاعر تھا۔ اس کا انقلاب امن پرور اور امن انگیز تھا اس کی جڑیں اس کے وطن میں تھیں لیکن اس کے سائے دُور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ وہ محبتوں کا آدمی تھا ہمارے لیئے اپنی محبتیں چھوڑ گیا۔۔"

ڈاکٹر اجمل نیازی ایک جگہ فیض کی مذہبی روحانی عقیدت پر لکھتے ہیں کہ

"جن دنوں فیض نیشنل کونسل آف آرٹس اسلام آباد کے چیئرمین تھے۔ میرے لیئے ایک اعزاز ہے کہ میں نے ان کے ساتھ گوجر خاں تک سفر کیا تھا وہاں آپ نے مزار پر حاضری دی تھی۔ آپ کی دستار بندی بھی ہوئی۔ اور آپ نے روحانی پس منظر میں تقریر میں کچھ باتیں کیں تھیں۔ ایک نامور شخصیت فیض

باقی صفحہ ۱۹ پر

فیض کی شاعری نئی نسل کیلئے عظیم ورثہ ہے

دِل کا درد

تحریر : ایم بی کھٹیان

گذشتہ دنوں جب میرا اپنے کھیتوں پہ جانے کے لیے اپنے گاؤں کے ہوٹلوں سے گذر ہوا تو مجھے ان میں سے ایک ہوٹل سے بہت ہی دل پسند نغمہ سنائی دیا جسے ایک جانے پہچانے لوک فنکار نے نغمگی کے سروں سے نوازا تھا، جس کے بول تھے۔

"میرے دل کو لٹیرے لوٹ گئے"

ہاں شاعر نے بالکل درست ہی تو کہا ہے کہ یہ دل بھی کیا چیز ہے کہ سینے میں کئی تہوں میں چھپتے ہوتے بھی چوری ہو جاتی ہے وہ بھی اس مہارت کے ساتھ کہ لوٹنے والا لٹنے والے کو اتنا مجبور بنا دیتا ہے کہ وہ اس لٹیرے کے خلاف رپٹ درج کراتا تو درکنار الٹا وہ اس کی ہر ادا کا دیوانہ ہو جاتے بڑا عجیب تماشا ہے، جو مجھ جیسے ناقص العقل کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہ شاعر بچارا کتنا مجبور اور حساس ہے اور اس کے تخیل کی پرواز کی بلندی کے کیا کہنے۔ کیا خوب کہا ہے کہ:

"دل دل سے مل کر ایک ہو جائیں گے"

جب دو دل ایک ہو جائیں تو پھر باقی کیا بچا تو وہ شاعر عظیم جانے یا تو وہ دونوں دلیر "دلین" جو سینے سے بجلی کی سی تیزی سے نکلتی ہوئی آن ملیں اور دلیروں کو دلیری مات دے کر اپنا کام دکھا گئیں سوچتا ہوں کتنی دلیری ہے اس "دل" میں اور کتنی اہم ہے یہ چیز، مگر دیکھو یہ بچارا دل اگر ہمارے جسم میں نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ ہاں یاد آیا مجھے وہ یہ کہ بہت سوں نے مجھ سے دل کے چھن جانے کی بھی شکایت کی ہے اور رونا بھی رو دیا ہے۔ ایک شاعر تو یہاں تک کہہ گیا ہے کہ اے میرے محبوب میں تیرے گھر سے تو جا رہا ہوں مگر دل پیچھے چھوڑ چلا ہوں۔

ہے نا یہ عجیب تماشا، اور عجب حادثہ ایک تو چیز اپنی وہ بھی نہایت نرم و نازک اور اہم اور یہ چھین جاتے تو مالک بچارا اف بھی نہ کر سکے، ہے نا عجیب سی بات اور سوچنے کا سماں اس کمپیوٹر کے زمانے میں آپ ایک بچے کو کوئی سکا دے کر پھر واپس لے لیں تو جانیں گے۔ مگر یہاں معاملہ ہی الٹا ہے اہم چیز "دل" چلی جائے نہ کوئی تھانہ نہ کوئی رپٹ اس درد بھرے دل کے معاملے نے بابا بھلے شاہ جیسے بزرگ صوفی کو بھی بھول بھلیوں میں ڈال دیا

> دل کا درد
> بھی عجیب ہے
> جسکا علاج نہیں

آخر کار بے بس ہو کر یہ کہہ بیٹھے کہ "دل لگ گیا اے کسی بے پرواہ دے نال"

اک اور صوفی شاعر نے دل کے معاملے میں اس طرح بے بسی کا اظہار کیا ہے۔ وہ یوں کہ:

محبت نہ ٹلدی	وس نہیں چلدا
رت ڈمان تھڑاں	جند ہتی جلدی

جند کا جلنا تو ہوا، اپنی جگہ مگر اس دھرتی پہ ایسے بھی کھلاڑی موجود ہیں جو دل بھلا اور کھیلا لیتے ہیں، آخر میں وہ الفاظ بھی فقط رہ جاتے ہیں جن سے لب کشائی اور ٹھنڈی آہوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یہ مضمون لکھتے لکھتے اچانک خیال آیا کہ میں بھی اپنے دل سے پوچھ لوں کہ اس دل آخر تیرا اور میرا گھر ساتھ اور انٹ واسطہ تو گذشتہ ۳۹، سالوں سے ہے، کیا تو بھی کبھی اس کیفیت سے دوچار ہوئی جس سے شاعر، عالم، عامل، فاضل، عاشق اور شاق، سائنسدان، سیاستدان، حکیم، طبیب ڈاکٹر، وکیل، امیر یا غریب مطلب کہ زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے سارے تو نہیں البتہ ۱۰، فیصد بامراد یا نامراد ہوئے ہوتے اس پیار کی پگڈنڈی کو ضرور عبور کیا ہوگا۔ اس پہ میرے دل نے مجھے جواب دیا اے بھولے نادان پینڈو "کیا تو نے حل فقیر صوفی شاعر کا ایک شعر نہیں سنا، جس میں اس نے اپنے محبوب کے کنگھے کو کتنا اہم اور معتبر کر کے اشعار میں سمیٹ لیا ہے، تو ساری بات سمجھ میں آگئی اور میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں سمجھ گیا اب مزید سمجھانے کی ضرورت نہیں اس پہ پھر دل نے کہا کہ اے او بدھو! تو اتنا سمجھدار کہاں ٹھہرا، کہ تو بات کو اتنی جلدی سمجھ لے۔ کیا یہ بھی تجھے پتہ ہے کہ دل کی حکمرانی بھی ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیسے؟ اس پہ دل نے کہا کہ دنیاداری میں کسی بھی چیز کو پرکھنے کے لیے تین ثبوت کافی ہیں، ثبوت نمبر ا، مغل شہنشاہ جہانگیر کی دولت، دل اور راجدھانی پہ ملکہ نورجہاں کے دل کی حکمرانی، جام تماچی سندھ کی سمہ سردار حکمران کی دولت، دل اور حکومت عاجزہ نوری کے دل کی حکمرانی یہ تو ہوئے ہمارے مشرقی سلاطین جن کو دل کے معاملے نے مجبور کر دیا کہ وہ اپنا سب کچھ دل کی حکمرانی میں دے بیٹھے، مگر اس میدان میں دل کی حکمرانی سے مغربی حکمران بھی اپنے آپ

ایک عجیب عورت

افسانہ

وہ قالین پہ آلتی پالتی مارے بیٹھے تھے کیسٹ پلیئر پر پٹھانے خان کی آواز گونج رہی تھی۔ "میںڈا عشق وی توں"۔ وہ آنکھیں بند کئے بولوں کے ساتھ گویا بہتی جا رہی تھی۔ کتنا سوز اور کتنا درد ہے۔ اس شخص کی آواز میں الفاظ چاہے سمجھ میں آئیں نہ آئیں وہ جو لے ہے وہی دل پر اثر کرتی ہے پٹھانے خان کی آواز ہی انسٹرومنٹ بن جاتی ہے۔ ساز اور آواز دونوں ایک ہو جاتے ہیں دونوں کا الگ الگ وجود نہیں ہوتا۔

"بند کرو یہ بکواس" امی نے ہاتھ مار کر ٹیپ ریکارڈ بند کر دیا۔ کلثوم چونک گئی "کیا ہے اپیا؟ سارا مزہ غارت کر دیا" "تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے یہ اپیا ٹپیا قسم کے دقیانوسی لفظ بالکل پسند نہیں ہیں۔ مجھے سیدھی طرح امی کہا کرو۔ وہ ناگواری سے بولی۔

"آپ میری بڑی بہن ہیں آپ کا ادب کرنا مجھ پر فرض ہے" "اوہ ڈیم اٹ! یہ سب دادی اماں کی صحبت میں رہنے کا اثر ہے میں ممی سے کہوں گی کہ تمہارا ان کے کمرے میں جانا بند کر دیں۔ ڈیڈ کو کتنا منع کیا تھا کر ان کے گاؤں سے لا کر یہاں مت رکھیں۔ اکثر اوقات اتنی شرمندگی ہوتی ہے۔ پرسوں میرا فرینڈ سہیل آیا تو........ اس پہ جرح کرنے لگیں کہ لڑکیوں کے دوست لڑکے کس طرح ہو سکتے ہیں بائی گاڈ میں

> آج جب اُسے
> غائب پایا
> تو....؟

اتنی ایمبرلیس ہوئی کہ حد نہیں سہیل کیا سوچتا ہوگا کہ کس قدر بیک ورڈ لوگ ہیں ہر وقت نکتہ چینی کرتی رہتی ہیں۔ "اے بیٹی یہ بال جھاڑو سے کیوں بنا لئے؟ ارے کچھ تو شرم کرو۔ اتنا باریک لباس پہن کر باہر جاؤ گی تو بیچارے مردوں کا کیا دوش دینا کیوں کے ایمان ڈولیں گے۔ سٹوپڈ۔ ایمان ڈولیں تے توہم کیا کریں وہ تو شکر ہے ممی نے آکر میرا پیچھا چھڑایا۔ یہ ہر وقت سرائیکی کا درد بھی انہی کو مارے ڈالتا ہے۔ ڈیڈی سے جب بھی بات کریں گی اسی جاہلوں والی بولی میں۔ مجھے تو خاک سمجھ نہیں آتی۔

"اب زیادہ بنو مت آمنہ بی بی! سرائیکی ہماری مادری زبان ہے۔ تمہیں اچھی بھلی سمجھ آتی ہے۔ فضول میں شو آف کرنا" کلثوم نے امی کو چڑایا۔

"دیکھو مت" اس نے کوئی انگلش دھن لگا دی اور میوزک کے ساتھ تھرکنے لگی۔ کلثوم نے ناگواری سے اُسے دیکھا اور باہر نکل کر اپنے پالتو طوطے سے باتیں کرنے لگی یہ کتنا بڑا المیہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اپنے ماحول میں مس فٹ ہوتے ہیں اور وہ اپنی افتادِ طبع کے ہاتھوں سدا دکھی اور ملول رہتے ہیں۔ ثومی بھی انہی لوگوں میں سے تھی۔

سارے گھر میں کس قدر سناٹا ہے لگتا ہے سب لوگ پارٹی میں جا چکے ہیں۔ THANK GOD میری تو جان بچ گئی اب میں آرام سے دادی اماں کے پاس بیٹھ کر گپیں لگاؤں

حالانکہ ان کی عمر تقریباً ممی کے برابر ہی ہے لیکن دیکھنے میں چالیس سے زیادہ نہیں لگتے۔ اونچا لمبا قد، سرخی مائل گندمی رنگ اور موٹی موٹی غزالی آنکھیں۔ اللہ ڈیڈی کی آنکھیں کس قدر خوبصورت ہیں جس محفل میں چلے جائیں عورتیں اور لڑکیاں تو ان کی دیوانی ہو جاتی ہیں۔ ممی بے چاری جل جل کر اپنا اور بھی ستیاناس کر لیتی ہیں جوان بننے کے شوق میں ایسے ایسے بھونڈے فیشن کرتی ہیں کہ حد نہیں۔ پچھلے نیو ایئر پر انہوں نے بالوں کی تین رنگ میں ڈائی کروالیا تھا۔ اور امبریلا فراک میں کتنی موٹی لگ رہی تھیں اور آنکھوں کا میک اپ تو

پریشان ہو رہے ہوں گے......

"......پریشان"۔ اس کا دل چاہا۔ قہقہہ مار کر ہنسے اس گھر میں کوئی کسی کے لئے پریشان نہیں ہوتا۔ تمہیں کیا معلوم! میں چاہے ساری رات گھر نہ جاؤں۔ کوئی پریشان نہیں ہوگا۔ آفٹر آل ہم ہائی سوسائٹی سے بیلونگ کرتے ہیں۔ آزاد اور خود مختار ہر کسی کو اپنی زندگی جینے کا اختیار ہے وہ یہ سب کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کہہ نہ سکی۔

"کیوں؟ میرا دیر تک بیٹھنا نہیں اچھا لگ رہا۔ میں آج خالہ جان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھا کر جاؤں گی۔

خالہ جان کھانے میں کتنی دیر ہے"؟

بس کھانا تو تیار ہے۔ خالد کا انتظار کر رہی تھی وہ آجاتا تو سب ساتھ ہی کھاتے۔ آج نہ جانے کیوں دیر ہو گئی یہ اللہ ماری سائیکل پھر خراب ہو گئی ہوگی۔

"تم کھانا گھر جا کر کیوں کھاتی ہو؟" سعدیہ تلخی سے بولی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ تم اگر کھانا نہیں کھلانا چاہتی ہو تو میں چلی جاتی ہوں" ثومی خفگی سے بولی۔

"ارے! تم بُرا مان گئیں۔ میں تو...... میں تو....

"اچھا اب بکری مت بنو!

"خالہ جان دیکھئے۔ آپ کی لاڈلی مجھے کھانا نہیں کھلانا چاہتی" ثومی باورچی خانے کی طرف جاتے ہوئے پکاری

"کیوں بیٹی! تم جم جم کھانا کھاؤ یہ تو پاگل ہے"

"خالہ جان آج پکایا کیا ہے؟" مجھے بڑے زوروں کی بھوک لگ رہی ہے" وہ ندیدوں کی طرح دیگچی کا ڈھکنا اٹھاتے ہوئے بولی۔

"آہا! چنے کی دال اور اُبلے ہوئے چاول۔ یہ پیالی میں

میری ممی نے ماڈرن زندگی سے توبہ تب کی

گی۔ تو ممی نے اطمینان کا سانس لیا وہ لوگ اب رات دو بجے سے پہلے تو آنے والے نہیں۔ اول تو آج کی پوری رات ہی غارت کریں گے نیو ایئر کی پارٹی ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے۔

ممی اور اپیا کی ہفتہ بھر کی تیاریاں اس کے ذہن میں گھوم گئیں دونوں نے نئے کپڑے بنوائے تھے۔ بالوں کو نئے انداز سے سیٹ کروایا تھا ساتھ میچنگ جیولری تھی۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ ہزار کوششوں کے باوجود ممی جوانوں کی صف میں شمار نہیں ہوتی تھیں۔ اپیا کا ڈریس یاد کر کے اُسے ہنسی آگئی جب اُس نے اپیا سے کہا کہ یہ کیا لیریں سی لٹک رہی ہیں تو اُس نے کتنا مائنڈ کیا تھا۔

"تم کیا جانو پینڈو لڑکی۔ یہ آج کل کا لیٹسٹ (LATEST) فیشن ہے"۔

ممی نے بہت قیمتی ساڑھی خریدی تھی۔ کوئی دو مہینے سے ممی نے سلمنگ سنٹر جوائن کر رکھا تھا۔ بے چاری کیا کریں بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ بدن بھی بے قابو ہی ہوتا جا رہا تھا ثومی کو ممی پر بڑا ترس آتا تھا۔ خدا جانے وہ یہ کیوں قبول نہیں کر لیتیں کہ وہ اب پچاس سے اوپر ہو چکی ہیں۔ جسم پھیلنا، چہرے پر جھریاں۔ کمر کے آس پاس گوشت کی تہیں بالوں کا بے رونق ہو جانا۔ یہ سب تو اب اسی طرح ہوگا لیکن وہ شاید عمر اور وقت کو تھام لینا چاہتی ہیں ڈائیٹنگ کر کر کے ان کا حشر ہو جاتا ہے۔ لیکن حرام ہے کہ جسم سے ایک انچ بوٹی بھی اُترے۔ مُنہ پر جھریوں میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ ہر ہفتے باقاعدگی سے بیوٹی پارلر جاتی ہیں۔ فیشل، ویکسنگ، بلیچنگ اور نہ جانے کیا کیا الا بلا کرواتی ہیں ممی بھی کیا کریں۔ ڈیڈی تو دن بدن جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ ڈیڈی ہیں بھی تو کس قدر خوبصورت اور سمارٹ

نہایت خوفناک تھا۔ ثومی انہیں اکثر کہنا چاہتی تھی کہ ممی آپ سمپل ہی اچھی لگتی ہیں۔ سادہ سی ساڑھی میں سیدھے سادے بالوں کے ساتھ۔ اسے اپنی سہیلی سعدیہ کی امی یاد آگئیں۔ کس قدر گریس فل عورت ہے۔ ماڈرن گھرانوں کا المیہ یہ ہے کہ یہ کسی بھی چیز کو اس کی REAL شکل میں انجوائے نہیں کر سکتے ہر وقت مصنوعی ہنسی۔ مصنوعی غم حتیٰ کہ چہرے بھی مصنوعی ہوتے ہیں۔ ان گھروں کی لڑکیاں جب جوان ہونے لگتی ہیں تو ماؤں کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی عمر سولہ سال سے آگے نہ بڑھنے پائے تاکہ اُن کی اپنی عمر بھی کم رہے۔ ان گھرانوں کی لڑکیوں کی آدھی عمر امیر کبیر شوہر پھانسنے میں گزر جاتی ہے اور بقیہ آدھی عمر شوہر کو قابو رکھنے میں گذر جاتی ہے

اپیا اب اچھی خاصی اٹھائیس سال کی ہو چکی ہیں پچیس کی تو میں خود ہونے والی ہوں۔ لیکن ممی ہر آئے گئے کے سامنے اپیا کی عمر انیس سے زیادہ نہیں بتاتیں ابھی کل ہی تو اپیا اپنے سر میں سے چن چن کر سفید بال نکال رہی تھی لیکن ممی ان کی شادی کے بارے میں خاص فکرمند نہیں ہیں ابھی تو اپیا خود ہی کئی لڑکوں کو ریجیکٹ کر چکی ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق لائف کو دل بھر کر انجوائے کرنا چاہیئے۔ شادی تو ایک بندھن ہے اس کے لئے عمر پڑی ہے وہ ٹھیک کہتی ہیں وقت پر لڑکیوں کی شادی یہ تو متوسط طبقے کا مسئلہ ہے۔ امیروں کو ہر دور میں کوئی نہ کوئی کاٹھ کا اُلو مل ہی جاتا ہے۔ ڈیڈی کی بے شمار دولت کس دن کام آئیگی

وہ جانتی تھی کہ اس وقت کلب جانے سے جان چھوٹ گئی۔ لیکن اگلے روز خوب جوتے پڑیں گے وہ جان بوجھ کر دیر سے آئی تھی۔ حالانکہ سعدیہ آج اس کے دیر تک بیٹھنے پر حیران ہو رہی تھی۔

"ثومی! نو بج گئے! کیا آج گھر نہیں جاؤ گی۔ گھر والے

مرد کئی رنگ بدلتے ہیں

کیا دھرا ہے؟ آم کی چٹنی۔ واہ مزہ آگیا اور یہ! پودینے اور ہری مرچ کی چٹنی۔ افوہ! میرے تو منہ میں پانی آرہا ہے خالہ جان سرکے والی پیاز بھی بنا دیں۔ وہ نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔ ثومی نے سعدیہ کو دیکھا۔ وہ عجیب انداز سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

دیکھ بھی رہی ہوں اور سوچ بھی رہی ہوں! کہ بھائی جان شاید ٹھیک کہتے ہیں کہ یا تو تم بہت سادہ اور پُرخلوص ہو یا پھر ہمیں بناتی ہو"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"تم اتنے امیر گھرانے کی لڑکی ہو جس کے گھر میں ایسا کھانا شاید نوکر بھی نہ کھاتے ہوں گے۔ اور یہاں تم......"

ہزار ہا کوششوں کے باوجود ممی جوانوں میں شمار نہیں ہوتی

سعدیہ اٹک کر بولی۔

تمہارے بھائی جان بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ میں تم لوگوں کو بناتی ہوں شکل سے ہی فراڈ لگتی ہوں۔ تمہارے بھائی جان کی قیافہ شناسی اور مردم شناسی کی داد نہ دینا تو زیادتی ہوگی۔ اچھا اب میں چلتی ہوں۔ خدا حافظ! آئندہ تمہیں اور تمہارے بھائی جان کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی" ثومی نے بیگ کندھے سے لٹکایا اور کھڑی ہو گئی اُس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیر رہے تھے۔

سعدیہ پریشان ہو گئی "امی دیکھئے ثومی کھانا کھائے بغیر جا رہی ہے" خالد بھی آچکا تھا اور پریشان سا کھڑا تھا

"ارے بیٹی کیوں جا رہی ہو؟ کھانا تو تیار ہے"

"بس خالہ جان! اچانک مجھے یاد آگیا کہ ایک جگہ کھانے پر جانا تھا گھر میں سب انتظار کر رہے ہوں گے

"نہیں اماں یہ جھوٹ بولتی ہے۔ یہ مجھ سے اور خالد بھائی سے ناراض ہو کر جا رہی ہے" سعدیہ شرمندگی سے بولی۔ سعدیہ کی امی نے ثومی کو گلے لگا لیا تو وہ نہ جانے کیوں پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ کیسا شفقت بھرا لمس تھا۔ کیسی انجانی سی خوشبو آرہی تھی۔ کتنا سکون ملا تھا۔ گلے سے لگ کر۔

ثومی کو یاد نہیں کہ ممی نے کبھی اُسے گلے لگایا ہو اُس نے ہوش سنبھالا تو وہ آیا کی گود میں تھی۔ جب وہ بہت چھوٹی تھی تو آیا کو ہی اپنی ماں سمجھتی تھی۔ ممی تو اس کے لئے ایک خوبصورت اور سجی بنی گڑیا کی طرح تھی جس کو وہ دور سے دیکھ تو سکتی تھی پر چھو نہیں سکتی تھی

بقول ممی کے وہ بچپن ہی سے عجیب عادتوں کی مالک تھی۔ ایسی عادتیں جو چھوٹے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نوکروں کا ماں کے ساتھ لپٹ کر سونا، ماں کے ہاتھ سے کھانا کھانے کی خواہش چھوٹے لوگوں کے بچوں والے کھیل کھیلنا مٹی اور ریت کے گھروندے بنانا۔ درختوں پر چڑھنا وغیرہ وغیرہ ممی ہمیشہ اس سے نالاں رہتی تھیں "ایک دم ہوپ لیس لڑکی ہے۔ اس کی شکل اور عادتیں سب کچھ دادی پر چلا گیا ہے"۔ گندمی رنگ وہ بھی پکی ہوئی گندم جیسا بس لے دے کے آنکھیں خوبصورت ہیں۔ ڈیڈی جیسی خوب موٹی موٹی غزال سے مشابہ وہ اکثر سوچتی کہ کبھی ابو بھی اسی طرح ہوں گے جیسے گاؤں میں ان کے دوسرے رشتہ دار تھے۔ سیدھے سادھے فطرت سے قریب مکئی کی روٹی اور ساگ کھانے والے اور لسی پینے والے اب تو ڈیڈی بالکل بدل چکے تھے برسوں پہلے ڈیڈی شہر یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے آئے اور پھر ممی کی زلفوں کے اسیر ہو کر یہیں رہ گئے وہ تین بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے ڈیڈی نے ضد کر کے ممی سے شادی کر لی اور پھر دادا کے انتقال کے بعد زمینیں بیچ کر یہیں آبسے دادی بے چاری سال میں ایک آدھ مہینے کے لئے بیٹے کی...... محبت سے مجبور ہو کر آجاتی ہیں۔ تو سب کو اور خاص طور پر ممی کو بہت ناگوار گزرتا ہے۔ آؤٹ ہاؤس میں وہ لاوارثوں کی طرح پڑی رہتی تھیں۔ ثومی کو شروع ہی سے دادی سے بہت پیار تھا۔ وہ اکثر انہی کے پاس گھسی رہتی تھیں۔ اُنہی سے اس نے قرآن پاک پڑھا تھا اور انہی کی صحبت کا اثر تھا کہ دن میں ایک دو نمازیں بھی پڑھ لیتی تھی۔

ممی کو ثومی کی پینڈو اور دقیانوسی عادتیں سخت ناپسند تھیں وہ آمنہ اپیا کی طرح بے تکے فیشن نہیں کرتی تھی کلب جانے سے وحشت ہوتی تھی وہاں کی ہر چیز مصنوعی تھی۔ ممی کو ثومی کی سخت فکر لاحق تھی۔ ارے اس لڑکی کا مستقبل کا کیا ہوگا۔ نہ فیشن نہ پارٹیز نہ دوستیاں اس کا کیا بنے گا یہ ہماری سوسائٹی میں کیسے کھپے گی آمنہ یعنی اپی کو بھی ثومی سے سخت چڑ تھی۔

"بنتی ہے سراسر کم بخت میں دیکھوں چار دن ان آکشوں کے بغیر رہنا پڑے تو سمجھ آجائے شو آف کے لئے غریبوں سے میل ملاپ رکھ لینا ان کی بستیوں میں چکر لگانا اور تھوڑی بہت ان کی مدد کر دینا یہ کون سی بڑی بات ہے چند دنوں کے لئے فاراے چینج میں بھی کر سکتی ہوں" ثومی اس کی باتیں سُن کر ہنستی رہتی تھی۔

رونے سے ثومی کی آنکھیں دُھلی دُھلائی کیسی اچھی لگ رہی تھیں۔ جیسے زم زم سے دھوئی ہوں "کتنی پاکیزہ لگتی ہے یہ لڑکی"۔ خالد نے لمحہ بھر کے لئے ثومی کو دیکھا۔ اور پھر سر جھکا لیا۔ وہ جانتا تھا کہ ثومی کو پانے کی آرزو چاند کو پانے سے بھی مشکل ہے اس کو پانا تو دور کی بات ہے اس کے حصول کی آرزو بھی بڑی بات ہے وہ آکاش پر چمکنے

والا سب سے روشن ستارا تھی اور وہ خاک کا ذرہ وہ ایک امیرزادی اور وہ ایم۔ اے پاس ایک معمولی کلرک جو زندگی کی دوڑ میں ساری عمر بھی بھاگتا رہے تو ثومی کا سایہ بھی نہیں چھو سکتا۔" اللہ میاں! ایسی عبث خواہشیں دل میں جگاتے ہو؟ وہ لوگ جو ہمارے نہیں ہو سکتے۔ کیوں ان کی محبت دل میں پیدا کرتے ہو؟ کیوں ان سے ملاتے ہو؟ تمہیں ایسے کھیل کھیل کر کیا مزہ ملتا ہے"؟ خالد نے اللہ میاں سے بھرپور گلہ کیا۔

کتنا ڈیلیسنٹ ہے یہ شخص! باوقار اور غیرت مند اس کچے آنگن میں بیٹھ کر میں خود کو دنیا کی خوش نصیب عورت سمجھوں گی۔ ثومی کی سوچ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

گھر میں ان دنوں کچھ ٹینشن سی تھی جو ثومی کی سمجھ سے بالاتر تھی وہ دیکھ رہی تھی کہ ممی دو روز سے کلب نہیں جا رہی تھیں اور امی بھی گھر پر ہی تھیں۔ وہ شام کو لیتی کے بچوں کو پڑھا کر لوٹی تو امی اور ممی میں کچھ گرما گرمی ہو رہی تھی۔

"ممی کیا بات ہے؟"

"تمہیں کیا؟ تم جاؤ اپنے بیکار اور بیہودہ مشاغل جاری رکھو۔ گھر میں کچھ بھی ہو جائے تمہاری بلا سے"۔

"کیا ہوا سب خیریت تو ہے نہ"

"اس کم بخت سے پوچھو۔ انہوں نے امی کی طرف اشارہ کیا۔

"بے شرم بے غیرت"۔

"مجھے کیوں سارا الزام دے رہی ہیں۔ آپ نے خود

اُسے گلے لگاتے ہی کیسی خوشی محسوس ہوئی

کہا تھا کہ ہر صورت میں سیٹھ دادا بھائی کے بیٹے راحیل کو قابو کر لو"۔

"کم بخت! اس نے تمہیں یہ تو نہیں کہا تھا کہ اس حد تک چلی جاؤ"۔

"میں مدیں وریں نہیں جانتی جب لڑکا اور لڑکی تنہائیوں میں ملیں گے تو یہ سب کچھ تو ہوگا۔ اگر وہ شادی کر لیتا تو آپ کی نظر میں یہ سب کچھ جائز تھا۔ اب وہ شادی

سے انکار کر رہا ہے تو آپ چراغ پا ہو رہی ہیں"
امی نے ممی پر طنز کے تیر چلائے۔
"اُلو کی پٹھی، حرامزادی! اپنی حرامکاریوں کا الزام مجھے دے رہی ہو"
صورت حال سمجھ کر ثوبی کا رنگ دُھلے ہوئے لٹھے کی طرح سفید ہو گیا۔" اوہ میرے خدا! تو اس گھر کا اس حد تک اخلاقی دیوالیہ نکل چکا ہے۔
"ممی آپ سارا الزام اسے نہیں دے سکتیں آپ نے کب اپنی بیٹیوں کو گناہ اور ثواب کے پیمانے بتائے کب انہیں یہ بتایا کہ عورت کی عزت نازک آبگینے کی طرح ہوتی ہے آپ نے کب یہ بتایا کہ حدیں کیا ہوتی ہیں" ثوبی پھٹ پڑی۔
"بکواس نہیں کرو، اب جو ہوا سو ہوا، میں اسے سمجھا رہی ہوں کہ اس مصیبت سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کر لو۔ تمہارے ڈیڈی کے پارٹنر مجید صاحب کب سے اس کے ایک اشارے کے منتظر ہیں۔ مجید صاحب اسے پھولوں کی طرح رکھیں گے۔ بیوی مر چکی ہے اور بچے سبھی امریکہ میں سیٹل ہیں"
ثوبی نے حیرت سے ماں کی طرف دیکھا۔ کیا احساس زیاں

"ممی غریب ہونا کوئی جرم نہیں ہے۔ آپ اس کو مل تو لیں۔ شریف ہے نیک ہے۔ پڑھا لکھا ہے۔ اس کا مستقبل شاندار ہے۔ وہ سی۔ ایس۔ ایس کی تیاری کر رہا ہے"
"بکواس نہیں کرو۔ میں ایسے چھوٹے لوگوں کی بیٹی لٹی جانتی ہوں۔ اس کی نیکی اور شرافت تو اسی بات سے ظاہر ہو رہی ہے کہ امیر گھر کی لڑکی پھانس کر اپنی غریبی دور کرنی چاہتا ہے۔
یہ اُس پر الزام ہے اُن لوگوں کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں کہ میں نے آپ سے بات کی ہے انہوں نے تو اس سلسلے میں کبھی کوئی بات نہیں کی"
"تو یہ جناب کا عشق ہے جو سر چڑھ کر بول رہا ہے میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ لڑکی ضرور کوئی چاند چڑھائے گی"
"کیا کیا ہے میں نے؟ اپنی پسند کی شادی کرنا کوئی جرم نہیں۔ اور پھر جس سوسائٹی سے ہم بی لونگ کرتے ہیں وہاں اپنی پسند کی شادی کرنا کوئی معیوب بات نہیں۔ اگر میں نے کسی کو پسند کر لیا ہے تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے کیا میرا

جب عزت لٹ چکی تھی

اس حد تک جاتا رہا۔ اس کا سر چکرانے لگا وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔
امی کی شادی بڑی دھوم دھام سے مجید صاحب سے انجام پائی۔ مبارک باد دینے والوں میں راحیل بھی پیش پیش تھا۔ امی بہت خوش ہے۔ ہنی مون منانے کے لئے امریکہ جا رہی ہے۔
ثوبی نے جھجکتے ہوئے ممی سے خالد کا ذکر کیا۔" مجھے ضرور ملواؤ کسی روز چائے پر بلواؤ" ممی نے بڑے فراخدلی سے خالد سے ملنے کی ہامی بھر لی۔
"ہی اچھا کسی روز لے آؤں گی"
"لیکن پہلے مجھے اس کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ اس کی فیملی بیک گراؤنڈ کیا ہے۔ ایجوکیشن کتنی ہے وغیرہ۔ ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس کا خاندان ہمارے سٹیٹس کا ہونا چاہیئے۔
ثوبی نے جب خالد کی فیملی بیک گراؤنڈ بتائی تو ممی یوں چراغ پا ہو گئیں جیسے ثوبی نے خدانخواستہ کسی چور ڈاکو یا قاتل سے شادی کے لئے کہا ہو "تم ہوش میں تو ہو اس دو کوڑی کے کلرک سے شادی کرو گی خوب باپ کا نام روشن کرو گی۔ وہ سنیں گے تو خوشی سے ناچنے لگیں گے کہ بیٹی نے کیسا شاندار ور چنا ہے"

جرم امی سے زیادہ ہے۔ میں ہر حال میں خالد سے شادی کروں گی"
"ارے میرے آگے زبان چلاتی ہے تم جیسی ناخلف اولاد تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو اچھا تھا" ممی گھنٹہ بھر اسے کوسنے دیتی رہیں۔
ڈیڈی کی عدالت میں اس کی پیشی تھی۔ جیت امی کی ہوئی وہ ڈیڈی کو جان دینے کی دھمکی سے سامنے ہار گئی تھی۔ وہ اتنی بے حس اور ناخلف نہیں ہوئی تھی کہ باپ کی لاش پر اپنی خوشیوں کا تاج محل تعمیر کرتی۔

اس پر بڑے پیمانے پر ریسرچ کی ضرورت ہے اور ہم تو تمہارے کوڑھ مغز جن سے شاید کوئی حسینہ بیٹھا تو کیا بات کرنا بھی گوارا نہ کرے۔

بقیہ: دل کا درد

کو بچا نہیں سکے۔ جیسا کہ ایڈورڈ ہشتم انگلینڈ کا شہنشاہ دل کی حکمرانی میں اتنا تو مجبور ہوا کہ وہ اپنی بادشاہی تخت و تاج کو داغ مفارقت دکھا کے اپنی محبوبہ کے دل کی احکامات کے تابع ہوا، اور حکمرانی کرنے والا خود محکوم ہو کر حسن کے حضور عشق کا سلام پیش کرنے لگا۔ ہے نا دل حکمران! کہ دانا بھی دیوانے ہو کر اس کے آگے سر جھکا لیتے ہیں اور محبت کے مارے یہ بیچارے اپنی حکمرانی چھوڑ کر اس دل کی حکومت میں آنا اپنے لیے اعزاز تصور کرتے ہیں، اور اس دنیا میں دل کی حکمرانی کے ماننے ہوئے مسلمہ اصول کو امر کر گئے۔ پھر تو میرے دل نے ڈانٹ کر مجھے کہا کہ ارے او کنگال تو اس قارمولے سے ناآشنا ہے اور کبھی بھی اس معاملے میں مت ٹانگ اڑانا ورنہ مارے جاؤ گے، مفت میں وہ حکمران تو اپنا دھن، دولت، دل پہ قربان کر کے جا کے ابدی نیند سو گئے تو کیا کریگا؟
میں نے جواباً اسے کہا کہ اے دل تو پھر میں پاگل خانے ہی جانا پسند کروں گا۔ کیونکہ وہاں میں نے محبت کے مارے بہت دیکھے ہیں۔ بیچارے پھر میں نے سوچا کہ جس حال میں ہیں ہوں اس کے مطابق تو میں نے بھی دل کو لٹایا، تڑوایا اور کتنے ہی دکھوں نے میرے دل کو علیل کر کے بے حال کر دیا اور یہ شعر کہنے پہ مجبور کیا کہ!!
ہے خوشی خوشی میں نہ غم ہے ملال میں
قصور میرا بھی ہے، ہم کنگلے لوگ، مگر پھر بھی دل ہے کہ قابو میں نہ آئے۔ اک شاعر نے کہا ہے کہ
لنگ ڈنگ پھر بھی دل جا کر کسی سے اٹک گیا، تو ہم نے بھی دل ناتواں کو بہت بہت قابو میں رکھا بھی جا کر کہیں اٹک گیا، اور اس ڈگر پہ جہاں پہ دماغ ابھی اک دکھ مٹا ہی نہیں کہ دوسرے سے پالا پڑ گیا، اور ماہی بے آب کی کسی ظالم شکاری کے جال کا شکار، جب میں ان سارے واقعات اور مشاہدات کو اپنے آگے دیکھتا ہوں اور میرے نازنین کو اپنے عاشق سے جان چھڑانے کے لیے بڑی بڑی فرمائشیں کرتے سنتا ہوں اور اس عاشق نامراد کی دل کی کیفیت کو محسوس کرتا ہوں تو اک نیا تجربہ زندگی میں ہوتا ہے ... ابھی جاتے ہیں، ہاں! یہ سب دل کے پیچیدہ معاملات ہیں

بنگلہ دیش کے قومی دن کے حوالے سے خصوصی تحریر

بنگلہ دیش جس کی مٹی سونا پیدا کرتی ہے

بنگلہ دیش ایک ایسا ملک ہے جو دنیا کے عظیم ترین ڈیلٹا میں آباد ہے۔ یہ ڈیلٹا دنیا کے تین عظیم دریاؤں سے بنا ہے۔ یہ دریا اس ملک کے لئے جہاں رحمت کا باعث ہیں وہاں بربادی و المیے کا باعث بھی ہیں۔ ان دریاؤں کے سبب ہی اس کی مٹی سونا اُگلتی ہے اور ان دریاؤں کے بپھر جانے پر ہی اس کی بستیاں برباد ہو جاتی ہیں اور اس کے باسی ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جاتے ہیں۔
تیرھویں صدی کے شروع میں یہاں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا جن میں بیشتر عرب، ترک، ایرانی، افغانی اور مغل تھے۔ مختلف کلچر کے ان لوگوں نے یہاں ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کی جو ہر حوالے سے اسلامی تھا۔ یہاں آنے والے یہ لوگ اپنے ساتھ اپنا اپنا آرٹ اور کلچر بھی لیکر آئے۔ اگرچہ ان کے کلچر مختلف تھے لیکن سب کے کلچر میں بعض ایسی روایات ضرور مشترک تھیں جنہیں اسلامی روایات کہا جا سکتا ہے۔
اگرچہ دریاؤں کی طغیانی سے بعض اوقات پورے پورے شہر تباہ اور برباد ہو گئے۔ لیکن یہاں مسلمانوں کی تعمیر کردہ مساجد اور مقبروں کے نشانات موجود رہے جن میں بعض اب بھی موجود ہیں بنگلہ دیش کے اس تاریخی ورثے یا تاریخی عمارتوں میں سے بعض کا تعلق مغل دور سے اور بعض کا مغلوں سے پہلے کے دور سے ہے۔ ان تاریخی عمارتوں میں غیاث الدین اعظم شاہ کی تعمیر کردہ ڈھاکہ کی بابا آدم مسجد بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ چھوٹا سونا مسجد، کسوبھا مسجد اور بانا مسجد بھی شامل ہیں اور بی بی پاری کا مزار بھی دُنیا کے عجائبات میں سے ایک ہیں جو دہلی میں ہمایوں کے مقبرہ سے ملتا جلتا ہے
جہاں تک پاکستان کے بنگلہ دیش سے تعلقات کا معاملہ ہے۔ سارک کے قیام کے بعد بنگلہ دیش اور پاکستان میں بعض شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں کھلی ہیں۔ ۸۰-۱۹۷۷ء میں بنگلہ دیش کے صدر ضیاء الرحمٰن نے ساؤتھ ایشین ریجنل کو آپریشن کا جو آئیڈیا پیش کیا اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اس ریجن کے ملکوں کو آپس میں تعاون کر کے ایک دوسرے کی ترقی کے لئے نئی راہیں تلاش کرنی چاہئیں اور معاشرتی اور معاشی اور ثقافتی میدان میں ایک دوسرے سے ایسا غیر مشروط تعاون کرنا چاہیئے جس کے سیاسی مقاصد بالکل نہ ہوں اور جس کا مقصد محض ان ملکوں کے مابین ایک دوسرے کی ترقی کے لئے تعاون کرنا ہو۔ اس سلسلے میں بنگلہ دیش کے صدر کے علاوہ ان کے وزیر خارجہ نے بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی غیر جانبدار ممالک کی کانفرنسوں اور دوسرے دوروں کے موقع پر سارک کے ممالک سے تعاون پر بات چیت کی جس کی بنا پر آج بنگلہ دیش سارک کے ممالک بھوٹان انڈیا، نیپال، پاکستان اور سری لنکا سے مختلف شعبوں میں تعلقات قائم کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ بنگلہ دیش سارک کے ان ایک دو ملکوں میں سے ایک ہے جنھوں نے جنوبی ایشیا کی قوموں میں تعاون کی نئی راہیں کھولنے کے لئے نئے تصورات پر کام کیا۔ اور توجہ دی ہے اور مراعات دیں تاکہ پرائیویٹ سیکٹر اس میں بھرپور حصہ لے

سکے۔ اس طرح صنعتوں سے متعلقہ معاملات میں حکومت کی مداخلت کم سے کم کردی گئی ہے۔ نئی صنعتیں لگانے اور لائسنس دینے کے طریق کار کو آسان اور سادہ بنا دیا گیا ہے۔

صنعتیں لگانے میں آسانی پیدا کرنے کیلئے حکومت نے ایک ہی جگہ تمام سہولتیں جمع کرنے کے لئے ایک بورڈ آف انوسمنٹ تشکیل دیا جس کے سربراہ ملک کے صدر ہیں اور روزمرہ کے معمولات چلانے کے لئے ایک ایگزیکٹو کونسل بھی تشکیل دی گئی ہے۔ دوسری طرف فارن پرائیویٹ انوسٹمنٹ ایکٹ میں فارن انویسٹرز کو قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے۔

پرائیویٹائزیشن کا عمل بھی تیز کر دیا گیا ہے اور تقریباً ۵۸۲ صنعتیں پرائیویٹ سیکٹر میں دے دی گئی ہیں۔ دوسری طرف چٹاگانگ میں ایک ایکسپورٹ پراسیسنگ زون قائم کر دیا گیا اور دوسرا ائیربیس ایکسپورٹ پراسیسنگ زون ڈھاکہ میں قائم کیا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش کی صنعتی پالیسی میں ۱۹۷۱ء سے اب تک بے شمار انقلابی تبدیلیاں لائی گئی ہیں اگرچہ پرائیویٹ سیکٹر کے لئے اتنا سکوپ نہ تھا لیکن بتدریج تبدیلیوں کے بعد پرائیویٹ سیکٹر کے لئے خاصا سکوپ پیدا ہوا ہے ۱۹۷۸ء میں پرائیویٹ سیکٹر سے بہت سی پابندیاں اٹھا لی گئیں ۱۹۸۰ء میں بیرونی سرمایہ کاری کو تحفظ دینے کے لئے ایک قانون بطور خاص منظور کیا گیا۔ اور سرکاری صنعتوں کی ڈی نیشنلائزیشن کا سلسلہ شروع کر دیا گیا حکومت بنگلہ دیش نے ۱۹۸۶ء میں صنعتی پالیسی میں مزید

عزت مآب جناب شفیع چودھری سفیر بنگلہ دیش برائے پاکستان

بنگلہ دیشی مصنوعات کی دنیا بھر میں کھپت موجود ہے

مراعات اور رعایتیں دیں تاکہ پرائیویٹ سیکٹر اس میں بھرپور حصہ لے سکے۔ اس طرح صنعتوں سے متعلقہ معاملات میں میں قوت مداخلت کم سے کم کردی گئی ہے۔ نئی صنعتیں لگانے اور لائسنس دینے کے طریق کار کو آسان اور سادہ بنا دیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش کی صنعتی پالیسی میں سب سے زیادہ اہمیت گھریلو صنعتوں کو دی گئی ہے اور ۵ ملین امریکی ڈالر تک کی سرمایہ کاری کو چھوٹی صنعتوں کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سرمایہ لگانے والوں کو بنگلہ دیش سمال اینڈ کاٹیج انڈسٹریز کارپوریشن ہر طرح کی امداد و تعاون فراہم کرتی ہے۔

گرامین بینک چٹاگانگ اکنامک یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کا ایسا انوکھا تجربہ ہے جس میں فی الواقع بینکوں کے ذریعے بے زمین، بے مکان اور اثاثوں سے محروم شہریوں کی اقتصادی بہبود ممکن بنا دی ہے۔ یہ بینک صرف ایسے افراد کو قرضے جاری کرتا ہے جس کے پاس یا تو سرے سے کوئی زمین نہ ہو اگر ہو بھی تو نصف ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔ یہ بینک اپنے قرضوں کے عوض اثاثوں کی صورت میں کوئی ضمانت طلب نہیں کرتا اور قرضے کے اجراء سے پہلے قرضہ حاصل کرنے والے کو اس کے استعمال کے بارے میں کئی ہفتے کی پیشہ وارانہ

بنگلہ دیش کا ایک تاریخی مقام

تربیت فراہم کرتا ہے۔ اس بینک کے موجد پروفیسر نے بینک کے قیام کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ بینک کاری کا موجودہ عالمی نظام صرف سرمایہ داروں اور امراء کے لئے ہے۔ اور زمین اور اثاثوں سے محروم انسانوں کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا تھا کہ بنگلہ دیش مغربی طرز کی بینکاری کے ذریعے کبھی بھی اپنے کروڑوں غریب عوام کی حالت بہتر نہیں بنا سکتا۔ تاہم یہ بینک کوئی اسلامی نظریاتی بینک نہیں ہے بلکہ ملک کے غریب ترین طبقے کی خدمت کے لئے وقف ہے اور نصف ایکڑ سے زیادہ کی ملکیت رکھنے والا کوئی بھی شہری اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

بنگلہ دیش کے قومی دن کے موقع پر پاکستان میں بنگلہ دیش کے سفیر جناب سی ایم شفیع نے کہا کہ بنگلہ دیش کے عوام نے ہمیشہ معاشرتی انصاف اور مساوات کے اصولوں پر مبنی ایک آزاد جمہوری معاشرے کے قیام کی جدوجہد کی ہے اور اس کی

بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی میں اسلامی ممالک سرفہرست ہیں

مثال حال ہی میں بنگلہ دیش میں منعقد ہونے والے انتخابات ہیں جو جسٹس شہاب الدین کی سربراہی میں قائم نگران حکومت نے کرائے اور ان کے نتیجے میں ابھرنے والی قیادت (بیگم خالدہ ضیاء) کو پرامن طریقے سے اقتدار منتقل ہوا ہے۔

سفیر بنگلہ دیش نے کہا کہ خوشی کی بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں ہونے والے ان غیر جانبدارانہ انتخابات کو پاکستان سے وہاں جانے والے قانون انصاف، سیاست، بیوروکریسی اور اس کے نمائندوں نے جن کی تعداد آٹھ تھی، بہت قریب سے دیکھا ہمیں خوشی ہے کہ ان افراد نے بنگلہ دیش کے عوام کے جمہوریت کے لئے جذبوں کو بہت قریب سے دیکھا۔ ہم پاکستان کے عوام کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے صرف تین دن پہلے (۲۳ مارچ کو) اپنی زندگی کا ایک انتہائی اہم دن منایا۔ میں پاکستان کے عوام کو پچھلے سال ہونے والے انتخابات اور ان کے نتیجے میں میاں نواز شریف کی قیادت میں منتخب کی جانے والی

حکومت کے قیام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیراعظم میاں نواز شریف کی قیادت میں قائم ہونیوالی حکومت سے یہ امید بھی رکھتا ہوں کہ اس جمہوری حکومت کے قیام سے دونوں ملکوں کے عوام میں محبت اور پیار کے رشتے مضبوط ہوں معیشت دفاع، ثقافت اور دوسرے شعبوں میں باہمی تعاون میں اضافہ ہوگا۔ ہم پاکستان سے برادرانہ اور برابری کی سطح پر مزید بہتر تعلقات کے قیام کے خواہاں ہیں۔ کیونکہ ہمارا ایک دوسرے سے مذہبی رشتے بہت مضبوط ہیں۔

اگرچہ خلیج کی حالیہ جنگ نے پوری امت مسلمہ کے لئے بے شمار مسائل پیدا کئے ہیں لیکن پاکستان اور بنگلہ دیش نے اس مسئلے کے حل کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے اور وزیراعظم پاکستان نے خلیج میں امن کے قیام کے سلسلے میں جو وزارتی مشن بنگلہ دیش بھیجا۔ بنگلہ دیش میں اس وفد کی بات بڑی توجہ سے سنی گئی اور دونوں ملکوں نے اس سلسلے میں نہ صرف ایک دوسرے کے مؤقف کو مزید بہتر طریقے سے سمجھا بلکہ مسئلے کے حل کے لئے اپنی کوششیں بھی تیز کر دیں۔ بنگلہ دیش کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد خلیج کی اس جنگ کے نتیجے میں خلیج سے انخلاء کے بعد بنگلہ دیش کے لئے بھی کم و بیش وہی مسائل پیدا ہوئے ہیں جو اس ریجن کے دوسرے ملکوں کے لئے بھی موجود ہیں۔ ہم اپنے ملک کی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے پاکستان سے اقتصادی شعبے میں تعاون پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ پچھلے کچھ عرصے میں فوج اور سول کے بعض وفود کے تبادلے نے بھی دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے لئے بہتر جذبات پیدا کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔

سفیر بنگلہ دیش نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی ترقی پسندانہ ہے ہم سب ملکوں سے بالعموم دوستی اور بھائی چارے کے تعلقات چاہتے ہیں لیکن اس معاملے میں ہماری خصوصی توجہ علاقے کے ان ملکوں پر ہے جن سے ہمارے مذہبی و ثقافتی بہت گہرے ہیں پاکستانی عوام کے پرخلوص دلی جذبات کا شدت سے احساس ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی برادرانہ تعلقات کے خواہاں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ہم ایک دوسرے کی آزادی کا احترام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے برابری پر مبنی برادرانہ تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے مزید سنجیدہ کوششیں جاری رکھیں گے۔

معروف سماجی و سیاسی شخصیت، اسلامی جمہوری اتحاد کے سینٹرل سیکرٹریٹ اسلام آباد کے چیف ایڈمنسٹریٹر

الحاج شیخ اللہ دتہ سیٹھی کی توجہ طلب باتیں

وہ کونسی شخصیت ہے جو نمود و نمائش کی بجائے صرف رضائے الٰہی کے لئے مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کرتی ہے۔ جس کا وجود انسانیت کے دشمنوں کی راہ میں ایک آہنی ڈھال ہے جس کی للکار حق ملک و قوم کے دشمنوں کے لئے ہے جبکہ نام سنتے ہی مفاد پرست ظالم اور لٹیرے کانپ اُٹھتے ہیں۔ راولپنڈی کے شہریوں کی لبوں پر فوراً حاجی اللہ دتہ سیٹھی کا نام آجاتا ہے۔

یہ واقعی جرأت مند، مرد غازی ہے اس کا دل غریبوں، مسکینوں، بے سہاروں اور مظلوموں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ملک و قوم کے لئے جان کی بازی لگانے کا عزم پنہاں رہتا ہے۔ انہی اصولوں اور خوبیوں کی بدولت لوگ اسے اپنا خوشی اور غمی کا ساتھی تصور کرتے ہیں

حاجی شیخ اللہ دتہ سیٹھی ۶ جون ۱۹۳۱ء کو چونڈہ جیسے پسماندہ قصبے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے ایک سال بعد والدہ ماجدہ کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ والدہ کی رحلت کے بعد والد صاحب نے دوسری شادی کر لی۔ سوتیلی ماں کے ظلم و ستم نے حاجی اللہ دتہ سیٹھی کو در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا چونکہ باپ غریب تھا غریب کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ ۱۹۴۸ء میں چھابڑی لگا کر روزی کمانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اپنی ایمانداری، دیانتداری سے ترقی کرنی شروع کر دی۔ چھابڑی سے کپڑے کا کام شروع کیا۔ پھوپھی نے جو ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔ ۱۹۵۱ء میں پھوپھی نے شادی کر دی۔ ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء میں اللہ کے فضل سے کاروبار میں مزید وسعت آئی۔ ایک معمولی آدمی سے ایک اچھے کپڑے کے تاجر مشہور ہونے لگے ماں کی قبر کے ساتھ محبت سے مجبور ہو کر راولپنڈی سے چونڈہ شفٹ ہو گئے۔ وہاں بھی کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ ماں سے ملنے کیلئے فارغ اوقات میں روزانہ قبر پر جاتے۔

بچپن میں ناقابلِ بیان دکھ اور تکالیف برداشت کیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی انسان کو دکھ اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ نے ان کے دل میں دکھی انسانوں کے لئے ہمدردی دی ہے۔ دکھی انسانوں کی خدمت میں وہ کئی بہت روحانی خوشی و مسرت محسوس کرتے ہیں

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جذبہ حب الوطنی نے اپنی ساری دولت قومی دفاع کے لئے خرچ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت کے کمانڈر جنرل ٹکا خان سے ملاقات کیلئے چونڈہ کے محاذ پر گئے۔ ملکی دفاع کیلئے اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کا عہد کیا۔

۱۹۷۱ء میں کاروباری غرض سے ڈھاکہ گئے خوب کاروبار کیا اور دولت کمائی۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت صرف جان بچا کر آخری فلائیٹ سے واپس خالی ہاتھ پہنچے۔ ۱۹۷۲ء میں چونڈہ سے دوبارہ راولپنڈی آباد ہو گئے۔ یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ پراپرٹی کی خرید و فروخت کا کاروبار شروع کیا۔

۱۹۷۸ء میں رفاعی، فلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لینا شروع کیا۔ اللہ کی دی ہوئی دولت سے نادار، بے سہارا اور دکھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ میرپور میں سیٹھی ہسپتال قائم کیا جہاں منشیات ہیروئن کے مریضوں کا فری علاج ہوتا ہے۔ شیخ

الحاج اللہ دتہ سیٹھی سابق وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کے ساتھ محو گفتگو

اللہ دتہ سیٹھی بحیثیت ایڈمنسٹریٹر سنٹرل سیکرٹریٹ آئی جے آئی اسلام آباد عوام کی روزانہ خدمت کر رہے ہیں

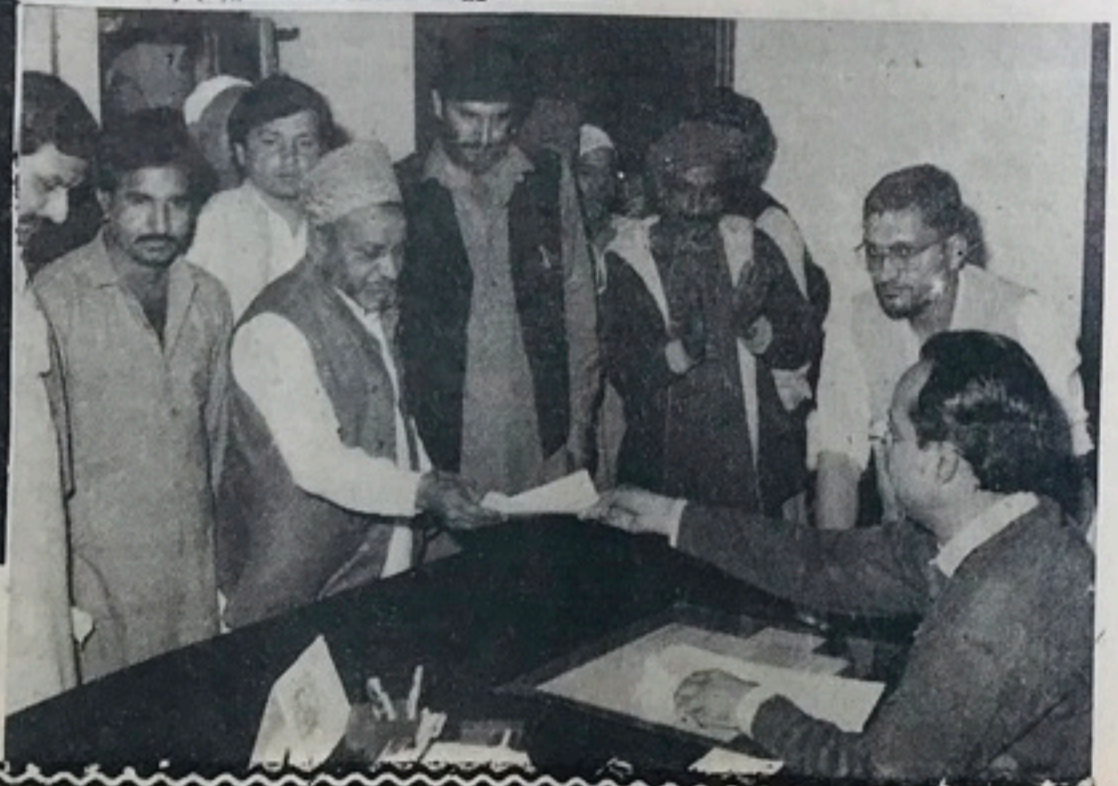

الحاج اللہ دتہ سیٹھی کاغذات نامزدگی جمع کراتے ہوئے

ویلفیئر ٹرسٹ ہسپتال قائم کیا جو کام کر رہا ہے۔ سینٹرل ہسپتال راولپنڈی میں بہت بڑی وارڈ اللہ دتہ سیٹھی کے نام سے تعمیر کرائی۔ سکھوال کے ہسپتال الشفا کے لئے پانچ لاکھ روپے کا عطیہ دیا۔ بے شمار سماجی، ثقافتی، مذہبی تنظیموں کی مالی اعانت اور سرپرستی کر رہے ہیں۔

ان کے سات بیٹے شیخ عبدالرؤف، شیخ محمد اقبال، شیخ جاوید اقبال، شیخ فضل الٰہی، شیخ محمد امین، شیخ محمد رمضان۔ اور چار بیٹیاں ہیں جو ماشاء اللہ سب شادی شدہ ہیں۔ سب بیٹے پراپرٹی کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں۔ رحمن بیٹے ایم اے ایل ایل بی ہیں جو غریب لوگوں کو مفت قانونی امداد دیتے ہیں۔

قومی سطح کے لیڈروں میں جنرل ایوب خان

بلدیاتی الیکشن میں میں نے شیخ غلام حسین کو عبرتناک شکست دیکر اپنی مقبولیت کا واضح ثبوت دیا

جنرل یحییٰ خان۔ ذوالفقار علی بھٹو۔ جنرل ضیاء الحق شہید۔ محترمہ بے نظیر بھٹو، غلام مصطفیٰ جتوئی اور موجودہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف قائد اسلامی جمہوری اتحاد سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ خصوصی تعلقات شہید عالم اسلام جنرل ضیاء الحق کی فیملی اُن کے جانشین صاحبزادے وفاقی وزیر اعجاز الحق اور ڈاکٹر انوار الحق کے ساتھ ہیں۔

۱۹۸۵ء سے عملی سیاست میں حصہ لے رہے ہیں سچا، کھرا اور صاف ستھری سیاست کے قائل ہیں۔ راولپنڈی کے شہری جانتے ہیں کہ الیکشن میں حصہ جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر لیتے ہیں جب تک ان کی زندگی ہے اس جہاد کو جاری و ساری رکھنے کا عزم رکھتے۔ راولپنڈی کی بلدیاتی سیاست میں ان کا بے مثال کردار ہے۔ کونسلر شپ کے الیکشن میں راولپنڈی کے شیخ غلام حسین کو عبرتناک شکست دے کر اپنی مقبولیت کا ثبوت دے دیا۔

اسلامی جمہوری اتحاد کے قائد، فخر پاکستان ہر دلعزیز وزیراعظم میاں نواز شریف نے حاجی اللہ دتہ سیٹھی کی قابل تعریف خدمات کو سراہتے ہوئے اسلامی جمہوری اتحاد کے سنٹرل سیکرٹریٹ اسلام آباد کا چیف ایڈمنسٹریٹر نامزد کیا ہے۔ حاجی صاحب کے سنٹرل سیکرٹریٹ میں باقاعدگی کے ساتھ عوام الناس کے مسائل سنتے ہیں۔

ملاقات کے دوران حاجی اللہ دتہ سیٹھی نے بتایا کہ میرے لئے فخر کا مقام ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے مجھے اتنا اہم ذمہ دار عہدہ دیا ہے۔ میں نے جب سے چیف ایڈمنسٹریٹر آئی جے آئی سیکرٹریٹ میں چارج سنبھالا ہے اس وقت سے سارا خرچہ اپنی جیب سے برداشت کر رہا ہوں۔

خدا کے فضل و کرم سے ملک بھر سے ہزاروں لوگ اپنے مسائل لے کر آتے ہیں۔ ہم بے لوث عوام کی بلا امتیاز رنگ و نسل خدمت کر رہے ہیں۔ ہمارا قائد میاں نواز شریف ہے۔ اُن کی سرپرستی میں ہم عوام کی توقعات پر پورا اتریں گے۔

حاجی صاحب نے دعویٰ کیا کہ موجودہ وزیراعظم میاں نواز شریف کو اگر پانچ سال قوم کی خدمت کا موقع ملا تو فخر پاکستان عوام کی تقدیر بدل دیں گے کشمیر کی آزادی کے بارے میں حاجی اللہ دتہ سیٹھی نے کہا کہ میں آزادی کشمیر کی تحریک میں کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ شانہ بشانہ جدوجہد کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں۔ میرا تن من دھن کشمیر کی آزادی کے لیے حاضر ہے۔

انقلاب کشمیر کے لئے فرزند راولپنڈی شیخ رشید احمد مشیر اطلاعات و نشریات کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حاجی سیٹھی نے کہا کہ کشمیری نوجوانوں

اللہ دتہ سیٹھی صاف ستھری سیاست کے قائل ہیں

کو منظم کرنے میں شیخ رشید نے بے مثال کام کیا ہے۔ شیخ رشید مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہے میں جانتا ہوں مقامی سیاست میں اس فولادی نوجوان مشیر اطلاعات کے ہاتھ مضبوط کروں۔

Shashi Kapoor with Zeenat

انٹرویو: روبینہ قادری

نوجوان نسل کی نمائندہ مس فرحت قیوم کے ساتھ انٹرویو

پاکستان کی زمین بہت زرخیز ہے۔ یہاں کی نئی پود میں ہر طرح کی بے پناہ صلاحیتیں اور توانائیاں موجود ہیں۔ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی پاکستانی یوتھ دنیا کے کسی بھی یوتھ سے کم تر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے نوجوانوں کو لاتعداد خوبیوں سے نوازا ہے نوجوان لڑکیاں ہر شعبۂ زندگی میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر رہی ہیں۔ نوجوان نسل کی نمائندہ مس فرحت قیوم خان ہونہار قابلِ تحسین ذہین طالبہ ہیں جنہوں نے تعلیم، ثقافت، سماجی اور کھیل کے میدان میں کامیابیاں حاصل کرکے ایک اعلیٰ مقام پیدا کیا ہے نوجوان نسل کی قابلِ تعریف طالبہ کا انٹرویو قارئین کی خدمت میں پیش ہے

سوال: فرحت صاحبہ آپ اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند فرمائیں گی۔

جواب: روبینہ قادری صاحبہ انٹرویو کیلئے آنے کا شکریہ! میرا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان کے معزز زمیندار تعلیم یافتہ فیملی سے ہے۔ دو بھائی ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ بہن کوئی نہیں۔ میرے والد عبدالقیوم خان اے سی انکم ٹیکس ہیں۔ والدہ صاحبہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہاؤس وائف ہیں۔

سوال: کیا آپ بتائیں گی کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے اسلام آباد سیٹل ہونا کیسا لگا ہے۔

His Highness Shaikh Maktoum bin Rashid Al Maktoum, Vice-President and Prime Minister of the UAE and Ruler of Dubai

جواب: جی میں ڈیرہ اسماعیل خان جیسے روایتی پسماندہ علاقے سے اسلام آباد اپنے والدین

سماجی کاموں میں حصہ لیکر خوشی ہوتی ہے

کے ساتھ رہائش پذیر ہوں۔ میرے والدین نے بڑے لاڈ پیار سے مجھے پالا ہے۔ یقین کریں میں ایک خوش مزاج با اخلاق لڑکی ہوں میں نے کبھی اپنی جائیداد اعلیٰ خاندان سمیت کبھی اپنے حسن پر غرور تکبر نہیں کیا۔ مجھے عاجزی اور انکساری میں بڑا مزہ آتا ہے۔ پڑھی لکھی روشن خیال لڑکی ہونے کی وجہ سے بڑی آسانی سے اسلام آباد جیسے ماحول میں ایڈجسٹ ہو گئی ہوں۔ ویسے بھی میں ہر طرح کے ماحول میں ایڈجسٹ ہو جاتی ہوں۔ وہاں کے روایتی رسم و رواج بھی پسند ہیں۔ کیونکہ آبائی علاقہ سے محبت، میرے ایمان کا جز ہے۔

سوال: کیا آپ اپنی تعلیم کے بارے میں بتائیں گی۔

جواب: مجھے تعلیم کے ساتھ خصوصی لگاؤ رہا ہے۔ اسی وجہ سے میٹرک کلاس کے امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیے وظائف حاصل کیے۔ آج کل میں پولیٹیکل سائنس فورتھ ایئر اسلام آباد گرلز میں زیر تعلیم ہوں۔ بی اے کا امتحان دیا ہے۔

سوال: کیا آپ کالج میں غیر نصابی سرگرمیوں کے بارے میں بھی بتائیں گی۔

جواب: میں نے الیف اے میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ بورڈ میں III پوزیشن حاصل کی۔ کالج کونسل کی ممبر ہوں۔ کالج کے پروگراموں میں ہمیشہ نمایاں رہتی ہوں۔ سٹیج شو۔ کونسرٹ پروگرام، فینسی ڈریس شو میں خصوصی دلچسپی لیتی ہوں۔ کالج کے تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لیتی ہوں۔ کالج کی بہترین مقررہ ہوں۔ کئی انعامات حاصل کر چکی ہوں۔

سوال: کیا آپکو کھیلوں میں بھی دلچسپی ہے۔

جواب: جی ہاں مجھے کھیلوں سے بہت دلچسپی ہے۔ میں فارغ اوقات میں بیڈمنٹن ٹیبل ٹینس کھیلتی ہوں۔ کالج کی ٹیم میں بھی کھیلتی ہوں۔

سوال: اب تک کتنے پرائز حاصل کئے ہیں۔

جواب: میں نے ۲۵ سے زائد پرائز حاصل کئے ہیں

سوال: آپ کے مشغلے کیا ہیں۔

جواب: سہیلیوں سے گپ شپ کرنا لذیذ ڈشیں بنانا۔ سیر و سیاحت کرنا میگزین پڑھنا، ڈریس تیار کرنا۔ سوشل کاموں میں حصہ لینا اور قلمی دوستی کرنا میرے محبوب مشغلے ہیں۔

سوال: آپ کو کس قسم کے لباس پسند ہیں۔

جواب: میں کاٹن کے سینے ہوئے کڑھائی والے

میں خود آئیڈیل بننا چاہتی ہوں

روایتی اور ثقافتی لباس پسند ہیں۔

سوال: کیا آپ سوشل پروگراموں کا

باقی صفحے پر

Highness Diplomatic
Al - Sayyed Yousuf Muhammad Muthqani
Ambassdor Of Saudi Arabia To Pakistan

His Highness Dr Shaikh Sultan bin Mohammed Al Qasimi, Member of the Supreme Council and Ruler of Sharjah

His Highness Shaikh Saqr bin Mohammed Al Qasimi, Member of the Supreme Council and Ruler of Ras Al Khaimah

His Highness Shaikh Humaid bin Rashid Al Nuaimi, Member of the Supreme Council and Ruler of Ajman

His Highness Shaikh Rashid bin Ahmed Al Mualla, Member of the Supreme Council and Ruler of Umm Al Quwain

His Highness Shaikh Hamad bin Mohammed Al Sharqi, Member of the Supreme Council and Ruler of Fujairah

Saudi Trade Delegation members Group Photo with Muhammad Siddiq-al-Qadri Editor in Chief Youth International Magazine

KOVETA

BENDIA

MANDVRI

- ROBICA

ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات آئی جے آئی

قائد جمعیت مشائخ پاکستان پیر فضل حق رضوی

پریس کانفرنس

اسلامی جمہوری اتحاد کے سیکرٹری اطلاعات، ممتاز مذہبی سیاسی لیڈر پیر فضل حق نے اسلام آباد میں اسلامی جمہوری اتحاد کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ایک پُرہجوم ہنگامی پریس سے خطاب کر کے جمعیت مشائخ پاکستان کی تمام صوبائی اور ڈوٹرنل باڈیز کو فوری طور پر توڑنے کا اعلان کیا۔ پریس کانفرنس میں اُنہوں نے جمعیت کی تنظیم نو کیلئے اسلام آباد سے، نوجوان مذہبی و سیاسی شخصیت صاحبزادہ نعیم الرحمٰن نعیمی کو مرکزی چیف آرگنائزر مقرر کیا ہے۔ ان کی قیادت میں چھ رکنی، اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو تنظیم نو کے سلسلے میں ملک کے چاروں صوبوں کا تفصیلی دورہ کرے گی اور ماہ کے اندر اندر جامع رپورٹ جمعیت کے قائد کو پیش کرے گی۔ کمیٹی کے اراکین

جمعیت مشائخ توڑ دی گئی

میں صاحبزادہ پیر میاں فیض رسول، علامہ غلام رسول، پیر عبدالرحمٰن پیر آف رانی پور۔ پیر آف گھمبٹ، صاحبزادہ عبدالرؤف کوثر شامل ہیں۔

پیر فضل حق نے ایک انقلابی کونسل کے قیام کا اعلان کیا ہے جس کے چیئرمین وہ خود ہوں گے۔ یہ انقلابی کونسل آئندہ بلدیاتی اور ملکی انتخابات میں ملک بھر سے اپنے امیدواروں کا چناؤ کرے گی۔

پیر فضل حق نے کہا کہ پورے ملک میں ایک کروڑ بیس لاکھ رکنیت فارم چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ آئندہ انتخابات میں جمعیت ملک میں طاقتور سیاسی و مذہبی جماعت کے طور پر سامنے آئے گی۔ پیر فضل حق نے میاں نواز شریف کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے نفاذِ شریعت میں اپنی حمایت کی طرف سے مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا دُنیا دیکھے گی۔ شریعت نافذ کرنے کا سہرا میاں نواز شریف کے سر پہ ہو گا۔

شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز کراؤن پرنس آف سعودی عرب

فاٹا کے رُکن سینٹ ہردلعزیز

شخصیت

حاجی سعد اللہ خان

چیئرمین

چشتیہ شوگر ملز سرگودھا کے ساتھ تفصیلی گفتگو

دورِ جدید میں جھوٹ، فراڈ، بددیانتی زندگی کی روزمرہ کی ضرورت بن گئی ہے لیکن دُنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو زندگی کے ہر معاملے میں ایمانداری، دیانت داری، حقوق العباد اور فرض شناسی کا مظاہرہ صرف اللہ کی رضا کیلئے کرتے ہیں۔ حاجی سعد اللہ خان کا شمار بھی ایسی ہی شخصیتوں میں ہوتا ہے جو سینٹ جیسے اعلیٰ ایوانوں کے ممبر بننے کے باوجود ایمان داری، دیانت داری اور صاف گوئی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ صاف گو۔ سادہ طبع انسان ہیں۔ انہی خوبیوں کی بدولت سیدان شاہ کے عوام آپ کو دل کی گہرائیوں سے قدر و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ سیاست اور تجارت کے میدان میں کامیاب و کامران ہیں۔ پنجاب میں بہت وسیع رقبے میں آباد چشتیہ شوگر ملز کے چیئرمین ہیں۔

سوال: حاجی صاحب آپ اپنی شخصیت کے بارے میں بتائیں۔

جواب: صدیق القادری صاحب میں نے اپنی زندگی کا آغاز میران شاہ سے ایک معمولی ٹھیکیدار کی حیثیت سے کیا۔ محنت و ہمت کی بدولت اپنے علاقہ کا بڑا ٹھیکیدار بن گیا۔ صدر ایوب خان کے زمانے میں میران شاہ (فاٹا) سے مغربی پاکستان اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ سینٹ کا مسلسل رکن منتخب ہوتا آرہا ہوں۔ حالیہ الیکشن میں بھی اپنے علاقے سے بلامقابلہ جیتا ہوں۔ ٹھیکیداری سے ترقی کرتے ہوئے خدا کے فضل و کرم سے پنجاب میں بہت بڑی ملز چشتیہ شوگر ملز کا چیئرمین ہوں۔ رسول پاک کی مہربانی سے ۵۰٪ حصص کا مالک ہوں۔ سیاسی لوگوں میں صدر ایوب خان، ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق شہید، محمد خان جونیجو، محترمہ بے نظیر بھٹو اور موجودہ وزیراعظم میاں نواز شریف کے ساتھ میرے انتہائی قریبی تعلقات رہے ہیں۔

سوال: حاجی سعد اللہ خان صاحب آپ نے ابھی فرمایا کہ آپ چشتیہ شوگر ملز کے چیئرمین اور شیئر ہولڈر ہیں جبکہ اس کے بارے میں سُنا ہے کہ اس کے چیئرمین شیئر ہولڈر سابق سینیٹر میر نبی بخش زہری (کوئٹہ) ہیں۔ اس کے بارے میں آپ ذرا تفصیل بتائیں۔

نبی بخش زہری کی وجہ سے چشتیہ شوگر ملز کو نقصان پہنچا

جواب: جناب قادری صاحب آپ کا سوال بہت اہم ہے۔ میری معلومات کے مطابق میر نبی بخش زہری کا چشتیہ شوگر ملز سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ مجھے شکیل محمود بھٹی نے بتایا تھا۔ میر نبی بخش زہری چشتیہ شوگر ملز میں انویسٹمنٹ کے بغیر حصے دار بننا چاہتے ہیں۔ مزے کی بات ہے کہ وہ بھی صرف منافع میں نقصان میں نہیں۔ آپ خود ہی بتائیں دنیا کا کون سا ایسا کاروبار ہے جس میں بغیر پیسہ لگائے حصہ دار بنا جا سکتا ہے اور نقصان کی بجائے صرف نفع میں یعنی نقصان ہو تو دوسرے حصہ داروں کو اور منافع ہو تو اُن کو.........

شکیل محمود بھٹی کو تو شروع میں میر نبی بخش زہری سے چھٹکارا حاصل کرنا پڑا ہے۔ بہرحال قادری صاحب آپ واضح طور پر نوٹ کرلیں کہ میر نبی بخش زہری کا چشتیہ شوگر ملز سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ زہری صاحب کی وجہ سے شکیل بھٹی کو بہت مالی نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ اس ملز کا چیئرمین و حاجی سعد اللہ خان ہے بلکہ ہم گوون امازئی میں مشترکہ ایک اور صنعت لگا رہے ہیں جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

سوال: حاجی صاحب آپ سینٹ کے رکن کی حیثیت سے بتائیں گے آپ کے اختیارات کیا ہیں۔

جواب: میرا ایمان ہے۔ حکمرانوں کی خوشامد کی بجائے اللہ کی خوشامد کرنے سے زندگی کی تمام مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔ میں کسی حکمران سے مانگنے کی بجائے اللہ سے مانگتا ہوں۔ رہا سینٹ کا مسئلہ سینٹ ملک کا سب سے اہم ادارہ ہے۔ بیوروکریسی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس ادارے سے اراکین کی اہمیت کم کررہی۔ وزیراعظم صرف قومی اسمبلی کے اراکین کو خوش کرتے ہیں کیونکہ قومی اسمبلی کے ممبران کے ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عدم اعتماد میں صرف قومی اسمبلی کے ممبران کا ووٹ اہمیت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں اگر وزیراعظم انتخابات میں سینٹ کے اراکین کا ووٹ بھی لازمی قرار دے دیا جائے تاکہ سینیٹروں کا استحقاق مجروح نہ ہو۔ انتظامیہ کا عوامی مسائل کے حل میں بھرپور تعاون حاصل ہوسکے۔

سوال: شریعت بل کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

جواب: میرا خیال ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کو شریعت بل کے مسئلہ پر تمام دینی جماعتوں کے ساتھ افہام و تفہیم کے جذبہ کے ساتھ مذاکرات کرنے چاہئیں تاکہ تمام قوموں کیلئے قابلِ قبول شریعت بل نافذ ہوسکے۔

سوال: بحیثیت صنعت کار آپ موجودہ حکومت کے صنعتی انقلاب کے دعوے کو کس زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جواب: وزیراعظم نواز شریف ایک مردِ مجاہد ہے۔ یہ پنجاب کے باہمت نوجوان ملک و قوم کی تقدیر بدلنے کا عزم رکھتا ہے۔ میں بحیثیت چیئرمین چشتیہ شوگر ملز صنعتی انقلاب کے سلسلے میں وزیراعظم پاکستان کے تمام اقدام کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ افسر شاہی موجودہ حکومت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ عوام میں یہ تاثر اُبھر رہا ہے کہ نواز شریف حکومت صرف زبانی کلامی نعروں پر چل رہی ہے۔

سوال: حاجی صاحب آپ اپنے علاقے (فاٹا) کے مسائل کے بارے میں بتائیں۔

جواب: قادری صاحب آپ نے بھی شمالی وزیرستان کا علاقہ دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے عوام کے مسائل سے آپ بھی آگاہ ہیں کہ شمالی وزیرستان کے علاقہ کے لوگ غریب

بچے اور سچے مسلمان ہیں۔ منشیات کی کمائی کو حرام سمجھتے ہیں (فاٹا) میں صرف شمالی وزیرستان ایجنسی ایسی ہے جہاں ہیروئن چرس افیون

پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارے لوگ منشیات کی کاشت کو اچھا نہیں سمجھتے۔ محنت مزدوری کرکے رزق حلال کماتے ہیں۔ یہاں کے عوام کی لاکھوں پُرخلوص دعاؤں ہی میاں نواز شریف کو وزارت عظمٰی کے عہدے تک پہنچایا ہے۔ ہمارے علاقہ کے عوام کو امید تھی کہ وزیر اعظم نواز شریف اولین فرصت

میں فاٹا کا دورہ کریں گے۔ فاٹا کے غریب لوگوں کی مشکلات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے۔ جس طرح وزیر اعظم نے سندھ کے عوام کو دس ارب کی گرانٹ دی ہے اس جذبے سے فاٹا جیسے حساس علاقے میں بڑھتی ہوئی مایوسی اور بے چینی کے سدباب کیلئے خصوصی دلچسپی لیں گے۔

افغانستان سے سرحدوں کے ساتھ ہوتے اور افغان مہاجرین کی آمد سے ہمارے علاقے کے مسائل خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔

وزیر اعظم سندھ کے لئے گرانٹ دے سکتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ فاٹا کے لوگوں کا کیا قصور ہے۔ ہمارے ہاں ڈیم نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال ہزاروں غریب عوام کے مکانات سیلاب میں بہہ جاتے ہیں۔ وہ بے چارے بے گھر ہو جاتے ہیں۔ وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا اللہ بھلا کرے کہ اُنہوں نے ہمارے علاقہ کے لئے ساٹھ لاکھ کی گرانٹ دی تھی جس سے ہم نے پینے کے لئے پانی کے کنوئیں سیلاب سے بچاؤ کے لئے بند گلیاں اور سڑکیں بنوائی تھیں۔

میرا صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم میاں نواز شریف سے پُرزور مطالبہ ہے کہ وہ فوری طور پر فاٹا کی طرف توجہ دیں۔ صحت عامہ، بجلی اور تعلیمی سہولتوں کا فقدان ہے۔ فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے نااہلی کی وجہ سے سرکاری ٹیوب ویل بند پڑے ہوئے ہیں ٹیوب ویل ملازمین کو نکال دیا گیا ہے جس سے لوگوں کو پینے کے پانی میں سخت دشواری ہے اور قومی خزانے کا لاکھوں روپے کا ضیاع ہو رہا ہے۔

آئی جے آئی کی موجودہ حکومت نے ابھی تک کوئی ترقیاتی فنڈ نہیں دیا جس سے وہاں کے لوگ موجودہ حکومت سے مایوس ہو رہے ہیں اور علاقے میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

میرا مطالبہ ہے فاٹا کیلئے وزیر اعظم خصوصی گرانٹ کا اعلان کریں اور شمالی وزیرستان ایجنسی کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کم از کم ایک کروڑ روپے کی گرانٹ دی جائے تاکہ لوگوں میں پائی جانے والی بے چینی اور ناراضگی ختم ہو سکے۔

بے روزگاری پر سخت تشویش ہے۔ شمالی وزیرستان کے سینیٹر نے کہا خلیج کے بحران سے ہزاروں لوگ بیرون ممالک سے بے روزگار ہو واپس آئے ہیں جس سے علاقہ بے روزگاری کی لپیٹ میں ہے۔ سرکاری ملازمتوں پر پابندی۔ یہاں پر بھوک اور افلاس میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے وزیر اعظم نواز شریف کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ فاٹا کی آٹھ ایجنسیوں میں صرف تین نوجوان اپنی قابلیت قواعد و ضوابط کے مطابق

تربیت حاصل کرکے بھرتی ہوئے انہیں صرف اس لئے نکالا گیا ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے بھرتی کئے تھے۔ بغیر کسی وجہ سے تین نوجوانوں کو نوکری سے نکالنا فاٹا کے عوام کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔ ہم تین نوجوانوں کو ملازمتوں سے نکالنے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

سوال: صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت کے

صنعتی انقلاب میں وزیر اعظم کی حمایت کرتا ہوں

بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

جواب: حاجی سعد اللہ: میں وزیر اعلیٰ سرحد میر افضل خان کی سیاسی بصیرت کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ سرحد کے عوام کیلئے موجودہ وزیر اعلیٰ بے پناہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مجھے امید ہے ان کی قیادت میں صوبہ سرحد مثالی ترقی کرے گا۔

سابق سینیٹر میر نبی بخش زہری

قارئین آپ نے حاجی سعد اللہ خان چیئرمین چشتیہ شوگر ملز کا انٹرویو پڑھا۔ آیئے چشتیہ شوگر ملز سرگودھا کے مینیجنگ ڈائریکٹر

باقی صدے پر

INTRODUCTION OF CHARGED AFFAIRS OF JORDAN IN PAKISTAN

1. Profession : Diplomat changed, Affairs of Jordan Embassy.

2. Joined Foreign service in 1981.

3. Served in Abu Dhabi as Third secretary and counsil in Jordan Embassy from 1983 - 1987.

From 1987 till now second secretary and changed, Affairs of Jordan Embassy - Islamabad.

4. Education :

B.A (Hons) M.A. (Final) on political science form Karachi University stayed at Karachi from 1975 - 1980 enjoyed the stay at Karachi and Adminen of that city, and like the Pakistani brothers & sisters, consider my self as a Pakistani and Pakistan in the second home.

5. Happies :

Football, Trips, Hunting and walking listing to soft music, reading books.

Message to the brothern people at Pakistan.

Dear Brothers and Sisters :

I must take this apportunity to congratulate all of you on the occasion of Ramazan Al Mubarak and the Pakistan day which fall in this month.

I hope that Pakistan will be always strong by its people and leadership and I always pray that Pakistan will be among those advance and stable, and become more and more civilized.

I am always proud of Pakistan as a muslim country stand with other Muslim people and share them the happiness and the grienaules.

Pakistan Jordan relation are so condial and special always we never forget the stand of our borther with us on all the occasions.

Pakistan Jordan brotherly relation **Zinda bad.**

MANUFACTURERS & SUPPLIERS
Of All types of Cotton textiles and textile articles:-
Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of Armed Forces. Towels, Bed Sheets, Blankets Wollen, K.T. Cloth, Febron etc.

for business dealings contact:
M/S Al-Qadri Trading Corporation (Regd)
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
6th Floor Aiwan-e-Auqaf.
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan.
Phone: 54729

نیپال میں انتخابات

جیت کس پارٹی کی ہوگی؟

تحریر: غلام مرتضیٰ قادری

جنرل

پاکستان کی دوست، بھارت اور چین کی ہمسایہ ہمالیائی ریاست نیپال میں انتخابات قریباً تیس سال میں روایتی غیر جماعتی پنچائتی نظام ختم کر کے جمہوریت بحال ہوئی ہے۔

جمہوریت کی بحالی میں نیپالی عوام نے مظاہروں اور ہڑتالوں سے اپنا دباؤ اس قدر بڑھایا کہ بادشاہ عزت مآب بریندر نے عوام کی خواہشات کے مطابق سیاسی سماجی آزادیاں دے دیں۔ ہمارے خیال میں نیپال میں جماعتی انتخابات کا انعقاد نیپال کے سیاسی رہنماؤں کارکنوں اور عوام کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۹۵۹ء کے بعد نیپال کے یہ پہلے جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہو رہے ہیں۔ اگرچہ عزت مآب شاہ بریندر کی یہ خواہش ہے کہ نیپالی عوام کو برطانوی طرز پر زیادہ سے زیادہ خوشحال بنایا جائے۔ لیکن وہ یہ بھی یقیناً چاہتے ہیں کہ ان کا اقتدار اعلیٰ برقرار رہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی خوشحالی کے خواب کے راستے میں خود ان کے جماعتی مذہبی جاگیردار اور وڈیرے رکاوٹ ہیں جن کا خیال ہے کہ ملک میں صنعتی اور تعلیمی ترقی کے نتیجے میں سیاسی ترقی کا مطالبہ زور پکڑ جائیگا عزت مآب شاہ بریندر یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی بادشاہت کے اوپر سیاسی رہنماؤں کی حمایت اور جمہوریت کا غلاف چڑھا دیا جائے تاکہ وہ عالمی رائے پر یہ ظاہر کر سکیں کہ وہ صرف آئینی سربراہ مملکت ہیں۔ ملکی نظام کو عوامی نمائندے چلا رہے ہیں۔

لیکن ان کی اس خواہش میں بھی وہی نیپالی جنونی اور روایتی وڈیرے سب سے بڑی رکاوٹیں کیونکہ انتخابات میں انہیں اپنا مستقبل نظر نہیں آتا۔

مشرقی یورپ کی حالیہ تبدیلیوں نے عالمی سیاست پر انتہائی گہرے اثرات مرتب کئے ہیں یا بادشاہتیں ختم ہو رہی ہیں اور اب نیپال میں بھی تبدیلیوں کا آغاز ہو چکا ہے اگرچہ ابھی تک نیپال کے دیہی اور مضافاتی علاقوں میں عوام شاہ بریندر کو دیوتا مانتے ہیں۔

۱۲ مئی کو ہونے والے عام انتخابات میں نیپالی سیاسی پارٹیاں جوش و خروش سے حصہ لے رہی ہیں۔ اصل مقابلہ موجودہ وزیر اعظم کرشنا پرشاد بھٹارائی کی نیپالی کانگرس، سابقہ وزیر اعظم پرکاش مان سنگھ کی نیشنل کانگرس کے درمیان ہے۔

عوام نے نیپالی کانگرس کے بارے میں بھارت نواز ہونے کا تاثر ہے۔ موجودہ وزیر اعظم کرشنا پرشاد بھٹارائی کے بھارتی لیڈروں سے خصوصی مراسم ہیں۔ یہ امر بھی انتہائی قابل غور ہے۔ بھارت کا نیپال کے ساتھ رویہ خوشگوار نہیں۔ نیپالی عوام اپنے معاملات میں کسی بھی دوسرے ملک کی چودھراہٹ کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ بھارتی حکومت کی طرف سے نیپال کے ساتھ حاکمانہ رویے، اقتصادی پابندیوں سے نیپالی عوام میں نفرت پھیل رہی ہے۔ جس کا اظہار ۱۲ مئی کو منعقد ہونے والے انتخابات میں آنے کی توقع ہے۔ بھارتی حکمرانوں کی نیپال کے ساتھ زیادتیوں کا خمیازہ نیپالی کانگرس کو بھگتنا پڑے گا۔

عوام کی رائے سابقہ وزیر اعظم پرکاش مان سنگھ کی نیشنل کانگرس کے حق میں بھی جانے کے واضح امکانات ہیں۔ شاید بھارت نواز پالیسی کی وجہ سے نیپالی کانگرس عبرتناک شکست سے دوچار ہو جائے۔ بہر حال یہ فیصلہ نیپالی عوام نے کرنا ہے کہ انہیں بھارت کی بالادستی قبول کرنے والی قیادت چاہیئے یا آزاد و خودمختار نیپال کی حامی قیادت چاہیئے سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ عزت مآب شاہ بریندر کے دست راست سابقہ وزیر اعظم پرکاش مان سنگھ کی نیشنل کانگرس بھاری اکثریت سے جیت جائے گی۔ نیپال کے عوام کیا چاہتے ہیں۔ اس کا فیصلہ ۱۲ مئی کو ہوگا۔

نگران وزیر اعظم مسٹر بھٹارائی سابق وزیر اعظم مسٹر پرکاش مان سنگھ کا غذات نامزدگی

OUTGOING AMBASSADOR OF CHINA MR. TIANG DENG FROM CHINES EMBASSY RECEPASION IN GUSTS.

PRESIDENT GHULAM ISHAQ KHAN
CONFERING THE AWARD OF HILAL-E-PAKISTAN

Consal General of China in Karachi Mr. Zhang Zhenrui with M. Siddique al Qadri Editor in Culef

strengthening the relations between the two countries and for deepening the religious feelings and feelings of affection in the holy month of ramadan al mubarak.

Each guest was presented with specially bound copies of the holy Quran printed at the King Fahd Quran Printing complex madinah Munawwarah, Rackets containing dates from madinah munawwarah and AAb e Zam Zam, as a token of the affection the saudis have for their Pakistani Brothers.

THE SAUDI CHARGED' AFFAIRS SEEING OF THE PRIME MINESTER MR. NAWAZ SHARIF AT ISLAMABAD AIRPORT

Different Picturial Trallers of the word leaders

HE AMBASSADOR OF UAE MEETING WITH THE PRIME MINISTER AT PRIME MINISTER HOUSE IN ISLAMABAD.

HE AMBASSADOR OF KUWAIT MEETING WITH PRIME MINISTER IN ISLAMABAD

THE SPECIAL ENVOY FROM SAUDI ARABIA, SHEIKH MOHAMMAD IBRAHIM MASOOD CALLED ON PRESIDENT GHULAM ISHAQ KHAN

THE AMBASSADOR DESIGNATI OF DPR KOREA, GUINEAAND MOZAMBIGUA AND HIGH COMMISSIONER DESGNATE OF SWAZILAND TO PAKISTAN PRESENTING THEIR CAFDENTIALS TO PRESIDENT OF PAKISTAN IN ISLAMABAD

THE OUT-GOING AMBASSADOR OF NIGERIA FAREWELL CALLON PRESIDENT AT WANE SADAR IN ISLAMABAD.

THE AMBASSADOR OF JAPAN MR KUNIO MURAOKA MEETING WITH THE PRIME MINISTER MR NAWAZ SHARIF

QAZI HUSSAN AHMED WITH IRANI AMBASSADOR

QAZI HUSSAN AHMED WITH IRAQI AMABASSADOR

Film Artists During The Diffrent Shootings

M. YUSUF M. NOOR A.K. WALI

PRESENT POSITION:
Manager of the Director of M/S Abdulgani M. Noorwali Est., Jeddah Foodstuff Department, household and also supervisor of M/S Ibn Nafis Poly Clinic and Pharmacy and Noorwali Pharmacy in Jeddah.

ADDRESS:
P.O. Box 29
Jedah 21411
Saudi Arabia

Tel: (02) 6424551 / 6424530 *Fax: (02) 6424554*

IFTAR/DENIEER ROYAL EMBASSY OF SAUDI ARABIA IN ISLAMABAD

In keeping with the spirit of Islamic brotherhood, Mr. Assad O. Tayyar, counsellor and charge Affaires a.i. of the royal embassy of Saudi Arabia in Islamabad, hosted an iftar/dinner on saturday 6th April 1991 at holiday in Islamabad.

This dinner was attended by Members of the Government of the Islamic republic of Pakistan, Member of the Afghan interim Government, Ambassadors of Islamic countries, political, religious and academic leadership from all part of Pakistan and representatives of the various Saudi Arabian offices in Pakistan.

The Guests were received by the

counsellor and charge Affaires a.i., Mr. Assad O. Tayyar, by the Saudi Arabian Military, naval and attache, col. Abdul Aziz Saleh al mayman and the head of the maktab e dawah Sheikh Abdullah al Falah.

The iftar/dinner was very well attended, reflecting the eminent status and affection given by the Pakistani people to the khadim al harmain al sharifain King Fahd Bin Abdul Aziz al Saud and to his embassy in Islamabad, as a result of khadim al harmain al sharifain's policy of strengthening and consolidating the close ties between Islamic nations, and his efforts in finding a solution to the Kashmir issue, the Afghan issue and the Palestinian issus alongwith other just issues in the world.

The charge Affaires had informal talks with the gusts who expressed their thanks and appreciation to khadim al harmain al sharifain King Fahd Bin Abdul Aziz al saud for his untiring efforts and wise judgement for the successful conclusion of the Gulf crisis which led to the liberation of the brotherly state of Kuwait, the restoration of its legitimate leadership and return of its people.

The guests laudes the close ties between the Islamic republic of Pakistan and the Kingdom of Saudi Arabia which are growing stronger and stronger day by day. The charge Affaires assured the guests that the Kingdom of Saudi Arabia will not spare any efforts to extend all possible assistance to the brotherly people of Pakistan.

At the end of the party the guests offered their thanks for the party which was a good occasion for

DR. HASSAN ISMAIL GHAZNAWI

PRESENT POSITION:

- Associate Professor of Public Health
  King Abdul Aziz University, Jeddah.

- Director of Health Affairs
  Western Region, KSA

- Visiting Assistant Professor
  Tulane University, USA

ADDRESS:
P.O. Box 9442
Jeddah 21413
Saudi Arabia

Tel: (02) 6717474

ABDULRAHMAN IBN ABDULLAH IBN AQEEL

PRESENT POSITION:

Member of Board of Director and
Executive Committee
Al Rajhi Banking and Investment Corp.

Graduate of Mohamad Ibn Saud Islamic University
Shariah College
Riyadh, Saudi Arabia

ADDRESS:
P.O. Box 28
Riyadh 11411
Saudi Arabia

Tel: (01) 4652658

ABDULAZIZ A. HANAFI

PRESENT POSITION:

- Owner and Managing Director of Hanafi Contracts & Trading Corp.
- Managing Director of Sugar Cone Facotry, Jeddah.
- Acting Secretary General of the Islamic Chamber of Commerce, Industry & Commodity Exchange, Karachi, Pakistan
- Member of High Council of Union of Arab Contracts, Morocco.

ADDRESS:
P.O. Box 5995
Jedah 21432
Saudi Arabia

Tel: (02) 6608411 Fax: (02) 6611755
Telex: 601246 Hanafi SJ

OSAMA AHMAD M. AL-SEBAEI

PRESENT POSITION:

Teacher "Lecturer" Mass Com. Department
College of Arts
Jeddah, Saudi Arabia

ADDRESS:
King Abdulaziz University
College of Arts
Jeddah, Saudi Arabia
Tel: (02) 695 2350

completion of Lahore tour, they left for Karachi. At Karachi, the Pakistan Chamber of Commerce and Trade, Industry Raja Abdul Rehman hosted a Dinner to welcome them. After meeting with distinguished and reputed businessmen in Karachi, all the members left to Saudi Arabia, after completion of their successful tour of Pakistan.

Introductions of the members of visited delegation of saudi Arabia.

ISMAIL A. ABUDAWOOD

PRESENT POSITION:

Chairman of the Board of Directors:

1. *Council of Saudi Chambers of Commerce & Industry*
2. *Islamic Chamber of Commerce, Ind. & Com. Exch.*
3. *Riyadh Bank*
4. *Jeddah Chamber of Commerce & Industry*
5. *Industrial Estate, Jeddah*

OTHER POSITIONS:

- *Chairman of the Board - Modern Industries Co.*
- *Chairman of the Board - Modern Products Co.*
- *Chairman of the Board - National Cleaning Product Co.*
- *President - Ismail Abudawood Est.*
- *Board Member - Al Rajhi Banking & Investment Co.*
- *Board Member - Saudi Arabian Consulting House*

BUSINESS ACTIVITIES:

Trading, industry, importer and distributor, food stuff, detergent and bleach manufacturer, plastic bottles and chemical products manufacturer.

ADDRESS:

P.O. Box 1264
Jeddah 21431
Saudi Arabia
Tel: (02) 6471100 Fax: (02) 6484603 Telex: 601069 Ghurfa SJ

AHMAD ABBAS ZAINY

PRESENT POSITION:

Owner and president of Abdullah Abbar and Ahmad Zainy Company:

- *Saudi Meat Factory*
- *Saudi Yeast Co.*
- *Saudi Book-Match and Printing*
- *National Confectionary and Tahina Manufacturing Company*
- *Wadi Fatima Poultry Farm*
- *Saudi Dairy Factory*
- *United Arab Agencies*
- *Petrostar Co.*

BUSINESS ACTIVITIES:

- *Importer, distributor and industrialized foods.*
- *Foreign Companies representative.*
- *Marketing and exporting petroleum products.*

ADDRESS:

P.O. Box 5700
Jeddah 21432, Saudi Arabia
Tel: (02) 6475542 / 6474000 Telex: 601063

OTHMAN A. BASAQR

MISSION'S SECRETARY

PRESENT POSITION:

Executive Secretary
Chairman's Office
Jeddah Chamber of Commerce & Industry

ADDRESS:

P.O. Box 1264
Jeddah 21431
Saudi Arabia

Tel: (02) 6471100 Fax: (02) 6484603

Telex: 601069 Ghurfa SJ

Arabian Ambassador hosted a Dinner in a highly reputed Hotel of Islamabad.

In this Dinner, Ambassaor of Kuwait & Egypt and many other distinguished personalities belonging to all walks of life attended and hosted the occasion.

In a Special Interview, with Editor In Chief of the Youth International Magazine, the Saudi Arabian Delegation Leader Sheikh Ismail Abou Dawood expressed that Saudi Arabian Government is willing to explore new vistas of co-operation in trade and commerce with Pakistanis & to achieve this objective, he has brought a delegation to Pakistan. We are interested to import a number of items from Pakistan.

It is may humble and sincere request to the Pakistani businessmen to despatch only the quality material to Saudi Arabia and packing of such material should be according to the international standard. Saudi Arabia needs Vegetables, Fruits, Flowers, Textile and many other products from Pakistan, but it is the dire need of time that Pakistani businessmen must send the material according to approved samples for Saudi Arabia because in the past there have been examples when the sample was approved of the highest quality and material of low quality or substandard was despatched.

On a question regarding regarding the Babri Mosque disrespect in India, Sheikh Ismail Abou Dawood, said that this ugly plan will never be allowed to come true. And if the Hindus tried to work on it, then Muslims throughout the world will raise voice against this cruelity. All the Muslims of world are against this ugly plan and this is the only reason that more than half population of India is against to demolish the Mosque and build a Mandar there.

Replying to another question, Saudi Leader said that both the matters of Babri Mosque and Masjid-e-Aqsa have the equal sanctity for us and we are of the opinion that Jeus wish to demolish the Masjid-e-Aqsa and Hindu to Babri Masjid, only for building their own worship places.

Abou Dawood warned the Indian Government to stop the Hindu extremists and explain to them clearly that disrespect of Babri Mosque will create an atmosphere of uncertainity, frustration and all the Muslims of the world will become against this tyranny.

Commenting on the Gulf Crises, Sheikh Ismail Abou Dawood said that Jordan President Shah Hussain, Palestine Yasar Arafat and Yemen Vice President met the Iraqi President Saddam Hussain and presuaded him to release the foreign detainees and the accepted their appeal, which is a good sign.

Iraq people are against the brutalities of Saddam Hussain but the President Saddam Hussain, due to his own honour is pushing the Gulf in a war. Saudi Arabian Khadim Al Harmeen Shah Fahad Bin Abdul Aziz and other gentle leaders are trying to solve this problem amicably.

Relying to a question, the Saudi Delegation Leader replied confidently that by the grace of Allah Almighty Iraq has to vacate Kuwait. At last the Iraq President Saddam Hussain will request for condonation of Loans because the economical condition of Iraq has worsen and now the President of Iraq is trying to get condoned the heavy loans, but at last Iraq have to quit unconditionally.

Answering to a question regarding Kashmir conflict, he said that Saudi Arabia fully endorses the Pakistani principled stand on this dispute and it is our humble view that Kashmirs must be allowed to decide themselves though franchise.

Deliegation discussion the Pakistani Trade Leaders.

Referring to Pakistan & Saudi Arabia friendly relations, the Honourable Guest said that with the taking over of Government by I.J.I. there will be a new chapter & start of coordial relations among the people of both countries, Commendable reception has ben given to Prime Minister of Pakistan Mian Nawaz Sharif in his recent visit. It is the first fruit of this successful tour that Saudi Arabia has agreed to grant huge amount loans to Pakistan.

During interview, an Honourable Member, competent businessman of Saudi Arabia and Chief of various Industries Ahmed Abbas Zaini told the writer of this article that we have been dealing with Pakistan seven years ago but certain complaints about the products of Pakistani exporters were lodged. We imported Pakistan Kino but when cartoons were opend, the Kinos were not of required quality. Ahmed Abbas Zaini, in connection with his tour said that we are willing to import Pakistani Fruits and Rice. If guarantee is given that the material would be of good quality, then we can import most of our requirements from Pakistan. During our tour we will discuss measures with private sector for import of Pakistani products & to increase the same.

Pakistani brothers must realise that if the proper quality material is send, it would enhance the honour, and prestige of the country. Saudi Delegation Member, and Member of Executive Committee & Board of Directors of Al-Rajhi Banking & Corporation Sheikh Abdul Rehman Ibne Abdulla in a meeting said that Saudis have always appreciated the Kashmirs pious mission and afghan Struggle through legal means.

We criticise and sternly condemn the atrocities of Hindu extremists to ruin Babri Mosque. It is the responsibility of all governments to safeguard and protect the religious places of all creeds, religions and castes, so it is the bounded duty of Indian Government to maintain the sanctity of Babri Mosque in India. Otherwise Indian nationals working in other countries will suffer and it will adversely effect the business and other relations of Indian Government with 40 Islamic countries. Mr, Rehman reiterated that Saudi people are with Kashmiri brothers and we are also with Afghan Brothers & share their struggle against anti Islamic ideas.

Saudi people will continue playing their vital role for solution of problems encountered by their Muslim brethren. Saudi Delegation under patronage of Sheikh Ismail Abou Dawood also met the President of Pakistan Ghulam Ishaq Khan in Aiwan-e-Sadar and discussed bilateral relations and Gulf latest situation.

The Delegation also attended the Dinner hosted by Islamabad Chamber of Commerce. They met with Federal Minister Muhammad Ejaz ul Haq (son of General Zia ul Haq). Seven member Delegation also met the Speaker of National Assembly Gohar Ayub Khan in National Assembly Chamber and discussed Pak-Saudi Relations & gulf situation, in depth.

Dr. Abdul Rahim Aqeel Director General of Health Western Region Saudi Arabia, a Member of Delegation paid a visit to Federal Minister, Syed Tasneem Nawaz Gardazi. They discussed plans of co-operation and health improvement in both countries. Then Delegation members left for Lahore from Islamabad. In Lahore they attended a Convention, Pakistan level organized by the Allied Ahle Hadees Pakistan. This Convention was presided over by Member of National Assembly and Acting Patron of Party Moulana Moin ud din Lakhanvi. Saudi Arabia Ambassador Muhammad Yousuf Al-Muttbaqani, President of Islamic Chamber of Commerce Ismail Abou Dawood, Abdul Rehman Ibne Abdullah Ibne Aqeel, Secretary General Professor Sajid Mir of Allied/Mutahada Jamiat Ahle Hadees and Chief organizer Mian Fazal Haq.

Saudi Delegation members met with representatives of Chamber of Commerce, Lahore, After

Saudi Arabian delegation address the traders of Pakistan

SAUDI ARABIAN TRAD DELEGATION VIST TO PAKISTAN.

SPECIAL REPORT
BY MUHAMMAD SIDDIQUE AL QADRI.

Prepared & Written By :
MUHAMMAD SADDIQ AL-QADRI,
EDITOR INCHIEF

A delegation comprising of seven distinguished businessmen of Saudi Arabian Chamber of Trade & Industry Jeddah and Islamic Chamber of Trade & Industry, under the patronage of the greatest Islamic Unit Lover Sheikh Ismail Abou Dawood reached in Islamabad as a first leg of bilateral relations tour. The Delegation of 7-members comprised of Saudi Arabian Director Health Dr. Hussain Ismail Ghaznavi Director of Banks Executive Committee Abdul Rehman Ibne Abdullah Ibne Aqeel, Saudi Arabian College of Arts Professor Ahmed M. Al-Sabahi, well known businessman Ahmed Abbas Zaini, M. Yousuf MNoor-A.KAbdul Aziz A. Hanfi, Othman A. Basqar and the Leader of Delegation Sheikh Ismail Abou Dawood addressed a Press Conference of thickly surrounded journalists in a Five-Star Hotel of Islamabad. His Excellency, the Ambassador of Saudi Arabia in Pakistan, Al-Syed Muhammad Yousuf Al-Muttbaqani was also present there.

The Leader of Delegation Ismail Abou Dawood briefed & enlightened the aims and objectives of the tour and expressed that friendship of Pakistan and Saudi Arabia has always been successful and Saudi Arabia wishes to strengthen the special relations with Pakistan in coming days.

It is the prime objective of our visit to negotiate with Pakistani exporters & importers so that business between both the countries may progress to its peak. During this tour we will ascertain the inception of collateral projects. Saudi Arabia is keenly interested to purchase all the items of use from Pakistan, to increase the trade with this Islamic country. In addition, Saudi Arabia will assist Pakistan to re-coup and recover from the financial disruptions of Gulf conflict. Our Government has allotted Billion Dollars for the progress of Islamic countries. It is the only reason, because Saudi Arabia respects the Islamic Ummah from the core of hearts and is a beacon of peace, respect, and honour.

Editor in Chief meeting with delegation leader Ismail A. Abu Daud

Commenting on the Kuwait problem, Sheikh Ismail Abou Dawood disclosed that we openly condemn the Iraqi Aggression against peaceful Islamic Country of Kuwait. He said that Saudi Arabia & Kuwait spent lavishly for Iraq during Iran-Iraq War, but Iraqi Regime replied in invading a small country of Kuwait. It is the merciless response from Iraq for those who helped them.

Saudi Arabian Delegation Leader appreciated release of foreigners and hoped that Iraq would leave Kuwait. ;However, Iraq has taken away all the assets. All the expatriates working in Kuwait have returned to their countries with empty hands. In the Press Conference, the Leader of Delegation as presented Map for knowledge of journalists to show that were American soldiers are stationed & they are 1227 K.M Mecca and 992 K.Ms fro.n Madina. American forces are hundreds K. ms away from these holy places and certain forces are misleading the Muslims for their ulterior motives. We are confident that Allah Almighty will safeguard the Holy Macca Moazma. American Forces are operating in Oil Fields and are there for protection of Saudi communications and will not stay there even a day after the need.

After the Press Conference, the Saudi Arabian Delegation, discussed in depth with Islamabad Chamber of Commerce Office bearers and other renowned businessmen in a separate meeting. In this Group Meeting, Pakistan famous businessman and President, Chamber of Commerce and Industry, Pakistan; Raja Abdul Rehman, Islamabad Chamber of Commerce President Khalid Masood Bhoola, Rawalpindi Chamber of Commerce President Mian Habib Ullah & many other exporters were present. In this gathering His Highness Al-Sayed Muhammad Yousuf Al-Muttbaqani was also there. The same night, Saudi

between 6 and 9 of September 1982. The outcome of this Summit was the Fes Arab Peace Plan.

- His Majesty King Hassan II is the Chairman of the Fourth (4th) O.I.C. Summit which was held in Casablanca from 16 to 19 January, 1984; the outcome of this successful Summit which adopted decisions of far reaching significance for the Islamic Ummah was the "Casablanca Charter".

Regarding the support given to brother countries who fought for the preservation of their territorial integrity and unity, one may cite:

- The sending to the Congo in 1960 of a contingent of the Moroccan army to defend the territorial integrity of the country threatened by the secession of Katanga.

- The sending of Moroccan soldiers to Egypt and Syria in 1973 who crowned themselves with glory against the Zionist army in the Sinai and in the Golan Heights.

- In 1978 threatened once again by secession in the Shaba province, received assistance from the Moroccan army which took part successfully in the preservation of its territorial integrity.

- In connection with this, His Majesty King Hassan II gave unconditional support to Nigeria which was struggling for unity against Biafran secession.

The same principles of Islamic, Arab and African solidarity and of non-alignment compelled His Majesty King Hussan II into giving material and moral support to Tunisia, which fell prey to destabilization after the gafsa "coup".

4. The organization of the Kingdom on the model of a constitutional democracy:

The adoption by means of a referendum of a new constitution permitted the Moroccan people to elect in June 1977, its representatives on the national level (Parliament), at the regional and local levels (Assemblies and Communities). Thus His Majesty King Hussan II and his people have adopted a pluralistic and democratic regime.

Moreover, the politics of regional decentralization permitted the different regions to better themselves.

The present Parliament which comprises 306 MP's was elected in two stages for a six year term. In the first stage, 204 MP's were elected through direct polls held throughout the country on September 14, 1984. In the second stage, 102 MP's were elected on October 2, 1984 through indirect polls by the College of local councils and councils of professional chambers and also by representatives of wage earners.

Since these elections, nine political parties stand represented at the present Moroccan Parliament.

Finally, apart from the responsibilities which he assumed as Head of his country, His Majesty King Hassan II leads a quiet life as the head of his family and looks after the education and instruction of his five children. Generous and faithful, he loves good and dispenses it to those around him.

Education

Morocco made an early start in the field of education when the KARAOUIYINE University was founded in 859 with a whole network of lower schools all over the country organised around it to impart Islamic education.

Today's education system is based on a 1957 Royal High Commission for Educational Reform on the basis of whose recommendations, a law was passed in February 1959 which governs Moroccan education. Under this law all education is free, and uptil the age of 14 it is compulsory. It provides for centralization of education policy formulation in the hands of the Ministry of Education and decentralization of policy execution through educational departments each headed by an official of the Ministry. Financing of education is also from the centre and so is the laying of the curriculum for the primary and secondary schools. Later, in 1975, a law was passed setting forth the orgainsation, aims and objectives of higher education.

MANUFACTURERS & SUPPLIERS
Of All types of Cotton textiles and textile articles:-
Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of Armed Forces. Towels, Bed Sheets, Blankets Wollen, K.T. Cloth,Febron etc.
for business dealings contact:
M/S Al-Qadri Trading Corporation (Regd)
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
6th Floor Aiwan-e-Auqaf:
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan.
Phone: 54729

from the life of Ijaz ul Haq

ON THE NATIONAL DAY OF MOROCCO

son's education training and supervised them at their different stages.

In 1934 he was admitted to the Koranic School which his father founded at the Royal Palace. There, he learnt to read and to recite the Koran and received basic groundings in the principles of Islam.

From 1936 onwards he attended primary school and received a certificate of graduation in 1941.

Afterwards he began his secondary schooling in a college which Mohammad V established especially for him near the Palace. Foreign as well as Moroccan professors were recruited to instruct him. Other young pupils who were among the most gifted in the country, and who came from different towns and social backgrounds, were selected to follow his course of instruction.

In selecting them only their capacity of work and their moral qualities were taken into consideration.

In this way the young prince pursued a brilliant course of study which, lin 1948, was crowned with the awarding of the baccalaureat.

During the course of his secondary education, his august Father groomed him for dealing with politics, the traditions of monarchy and the principles of power, while still remaining firm towards him, as he was convinced that such an attitude would be useful to him in the future.

Among the most outstanding events in which he took part during this period, when he was still in the prime of his youth, was the dinner given by President Roosevelt in honour of His Majesty Mohammad V. The dinner was given in a villa in the Anfa area of Casablanca on the 22nd January. 1943.

Of these events, one should take note of his participation in the manifestations which took place after the presentation of the independence manifesto in January 1944, as well as of the journey he undertook in 1947 when he accompanied his father to Tangiers. Here he made many speeches imbued with audacity and candour which expressed the ambitions of the Moroccan people.

In 1948, Prince Moulay Hassan enrolled himself at the Centre of Legal Studies at Rabat which was under the Law Faculty of Bordeaux.

In the course of his university studies he displayed his remarkable gifts and did brilliantly in his examinations. He obtained his Law Degree in 1951 when the crisis between his father and the French authorities was at its peak.

During his secondary and university studies, Prince Moulay Hassan played many sports and excelled in them all; he is both an experienced horseback rider, a brilliant footballer, an excellent swim mer and a remarkable marksman.

As for politics he has an excellent grasp and a profound knowledge of the subject just as he displayed these qualities while mastering the sciences and other branches of instruction. He had the advantage of a vast culture, an infallible memory, a facility for self-expression and a great capacity for persuasion.

His natural gifts as well as the training which he received from his father bore fruit: thus as the onset of his youth he became his father's right-hand man in the struggle that he led for the liberation of Morocco.

The hard pressed colonialists could not separate this valiant prince from this noble cause despite the different methods which they employed. When they were convinced of being unable to separate him from his people, they resorted to violent methods and tried to assassinate him. Their insolent press even went so far as to demand his death, but in the end the media contented itself with demanding the exile of his father, as well as that of the royal Family.

On the 20th August 1953, the authorities of the Protectorate implemented their threats and exiled the King, the Crown Prince and the entire family to Corsica. They were then transferred to Madagascar in January 1954. In the course of his exile, Prince Moulay Hassan was his father's best companion and political adviser.

In the face of the uprising of the Moroccan people and his armed resistance, the French government had no other option but to end the crisis and o give in the popular will and allow the return of the legitimate King, the Crown Prince and the Royal Family and to recognize the independence of Morocco. On the 16th November 1955 the triumphant return of H. M. Mohammad V and future Hassan II took place.

In April 1956, Mohammad V appointed him Commander-in-Chief of the Royal Armed Forces.

On the 9th July 1957 he officially proclaimed him as Crown Prince. Moulay Hassan took over his functions in perfect fashion and carried out all the duties which his father assigned him and overcame all the difficulties which the newly-acquired independence forced him to face.

Among the most important achievements he carried out while he was Crown Prince,k was his victory over the Tafilalt rebellion in 1956, over that of Rif in 1958 as well as the recovery of the Tarfaya territory (a Saharan territory then called "Southern Spanish Morocco") in the same year, which was occupied by Spain. One should also mention his nomination as his father's representative as the Head of the Government in 1960, as well as the important part he played in the negotiations which took place with France, Spain and the United States in order to carry out the evacuation of their troops based in Morocco.

Upon his father's death on the 26th February 1961 he was proclaimed King of Morocco. On the 3rd March, 1961 he was crowned King of Morocco.

His Majesty King Hassan II then began work of a long-term character which bore fruit at every stage.

This awe-inspiring work is made up of four great chapters:

1. The economic, social and cultural development of the country: The establishment of universal schooling and the building of new universities, the recovery of the territory which was still in the hands of the colonialists, the 'Morocconisation' of the tertiary new sectors, the building of dams, the modernization of agriculture and the industrialization of the country.

2. The completion of the country's territorial integrity and the defence of her unity:

- While he was still Crown Prince he played a major role in the building of Moroccan unity.
- The liberation of the northern zone in 1956 occupied by Spain, as well as of the Tangiers region which was under international administration and reunification once again with the motherland.
- In 1958 the region of Tarfaya was also reunited with Morocco.
- In 1969 after the glorious struggle of the Ait Baamran against French colonialism, the Sidi Ifni region was liberated and reunited with the motherland.
- In October 1975 His Majesty King Hassan II Organized the glorious Green March which allowed the liberation and return to the northern part of Oued Eddahab.
- In September 1979 the population of Dakhla requested to be reunited with Morocco after the withdrawal of Mauritania. Its representatives went to Rabat to give an oath of allegiance to the King of Morocco.
- In March 1980, His Majesty King Hassan II went to Dakhla and received a triumphant welcome as a liberator and unifier.

3. The defence of the rights of the people who are struggling for their liberty and their unity.

The defence of the principles of Islam.

The struggle against racism, Zionism and neo-colonialism.

- His Majesty King Hassan II was amongst the first Heads of State to give material and moral support to the liberation movements of Palestine, Guinea-Bissau, Angola, Mozambique, Zimbabwe, Namibia and Erythrea.
- His Majesty King Hassan II was the right hand man of the late Mohammad V in the organization, at Casablanca in 1961, of the first conference of free and independent African states in which the provisional Algerian government participated which was then struggling for its independence.

His Majesty King Hassan II presided over the Summit of Heads of State of Islamic Countries in 1969; for the first time in history, the Islamic Countries established a Charter of Cooperation in all spheres.

- His Majesty King Hassan II presided over the Summit of Heads of State of the OAU held at Rabat in 1972.
- His Majesty King Hassan II presided over the Summit of the Arab Heads of State in Rabat in 1974 in which the PLO was recognized as the sole representative of the Palestinian people.
- His Majesty King Hassan II is the current President of the Committee of Islamic Countries for the liberation of the Holy City of Al-Qods (Jerusalem).
- His Majesty King Hassan II is the Chairman of the XII Arab Summit which was held in Fes

H. H KING HUSSAN II
OF MOROCOO

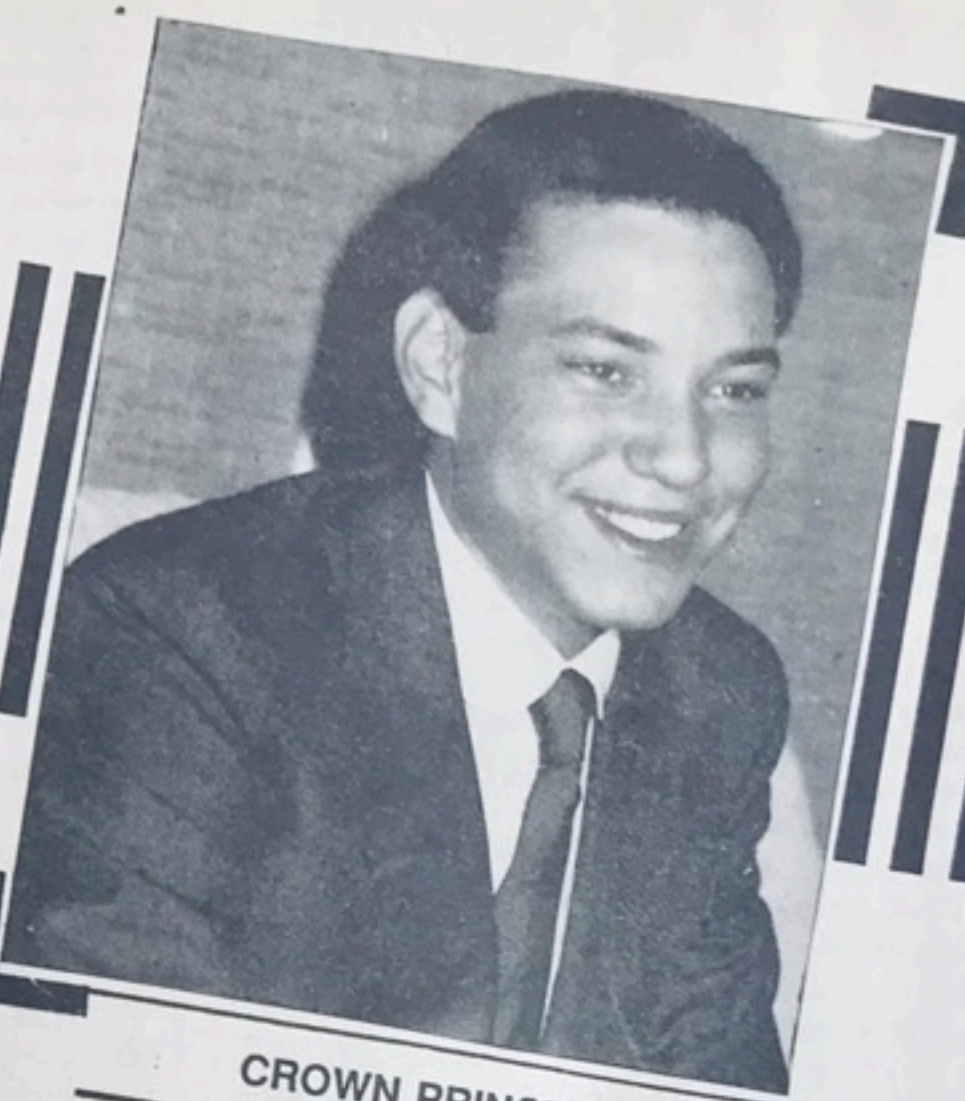

CROWN PRINCE

H. M. King Hassan II (born in 1929, enthroned in 1961) S/o Mohammad V (born in 1909, enthroned in 1927, died in 1961) S/o Youssef (1912-1927); S/o Hassan I (1873-1894) S/o Mohammad IV (1859-1873); S/o Abderrahman (1822-1859) S/o Hicham S/o Mohammed III (1757-1790) S/o Abdullah (1727-1757) S/o Moulay Ismael (1672-1727) S/o Sharif S/o Ali Sharif (buried at Bab Hilana in Marrakesh) S/o Mohammed, S/o Ali, S/o Mohammed, S/o Youssef, S/o Ali Sharif (buried at Rissani) S/o Hassan, S/o Mohammed, S/o Hassan Ad-Dakhil (arrived in Morocco in 664 Hijra) S/o Kassem S/o Mohammad, S/o Abu Kassem, S/o Mohammed, S/o Hassan, S/o Abdullah, S/o Abu Mohammed, S/o Arafa, S/o Hassan, S/o Abu Bakar, S/o Ali, S/o Hassan, S/o Ahmed, S/o Arafa, S/o Hassan, S/o Abu Bakar, S/o Ali, S/o Hassan, S/o Ahmed, S/o Ismael, S/o Kassem, S/o Mohammed An-Nafs Az-zakia, S/o Abdullah Al Kamel, S/o Al-Hassan Al Moutanna, S/o Hassan As-Sibt, S/o Ali and Fatima Az-Zahra, D/o Prophet Sayedna Mohammed (May peace be upon him).

BIOGRAPHY OF HIS MAJESTY KING HASSAN II

The King of Morocco, His Majesty Hassan II, is a descendant of the Alaouite family which came from the Arabian Peninsula in the middle of the 13th century and established itself at Sijilmassa in the Moroccan Sahara. The family's forefather descended directly from the Prophet Mohammad (peace be upon him) through the intermediary of his daughter Fatema-Zahra.

His Majesty is the 21st Monarch of the Alouite dynasty whose reign began in the middle of the 17th century.

He was born in Rabat on the 1st Safar 1348 of the Hegirate (9th July 1929) while his august Father, the late Mohammad V was in France on an official visit. This great King looked after his

Jam Sadiq Ali Chief Minister Sind has totally failed in the maintenance of law and order and peace in the Province. He should immediately resign. It is a pitiable thing that the Government has deputed the whole administration for the harrasment of its opponents and thus a precious time is being wasted to strengthen the IJI Government. The mistake committed by Mrs. Benazir Bhutto is being repeated by IJI Govt. as also spent whole the time for crushing her opponents instead of doing some betterment for the country.

We expect that Government of Pakistan would take most effective and speedy steps for the life protection of the foreigners in particular and the time would soon come when there will be peace and harmony in the country.

Mohammad Siddique Al Qadri

Editor-in-Chief

Britons Campaign to free Kuwait

Friends of Kuwait place lighted candles into a map of Kuwait as a tribute to loved ones who have died or who remain as hostages in Kuwait and Iraq.

This symbolic gesture took place during a special service for Kuwait held at the Church of Saint Martin-in-the-Fields, Trafalgar Square, London.

The ceremony was one of many events taking place on Britain's national Free Kuwait Day three months after the invasion. In over 200 towns and cities throughout the UK, volunteers distributed badges, stickers and leaflets containing information relating to the Iraqi occupation. The Kuwaiti Ambassador in London, HE Mr Ghazi M A Al-Rayes, released thousands of black balloons bearing the words "Free Kuwait", as crowds of supporters looked on.

BRITONS CAMPAIGN TO FREE KUWAIT

Crowds of people gathered on the sound bank of the river Thames, London, to watch HE Mr Ghazi M A Al-Rayes, the Kuwaiti Ambassador in Britain, release thousands of black "Free Kuwait" balloons in memory of those who have lost their lives or who remain as hostages as a result of the recent occupation.

This symbolic gesture took place during Britain's national Free Kuwait Day, three months after the invasion occurred. In over 200 towns and cities throughout the UK volunteers distributed badges, stickers and leaflets containing information relating to the Iraqi occupation.

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

EDITOR-IN-CHIEF
Mohammad Siddique-ul-Qadri

ASSISTANT EDITORS
M.Wasim Bhatti
Shahnaz Rashid
G.M.Qadri

REPORTERS
Miss. Samina Qadri
Taussef-ul-Qadri

Circulation Manager
ABDUL SATTAR NIAZI

Correspondants

Karachi : Abdul Rafique
Queeta : Sarfarz Alam, M. Riaz
Pashawar : Gul Ghani, Mohd. Riaz
Gilgit : Shehzada Hussain

Foreign Correspondants

West Germany : M.Arif Salimi
Saudia Arabia : Sultan Ahmed
Canada : Zubair Chaudry
England : M. akram
U.S.A : Kamar Saeed

Address for Correspondance
The Monthly youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P.O Box 2346, G.P.O Lahore (Pakistan)
Publisher : Mohammed Siddique-ul-Qadri
Monthly Youth International
(Urdo, English) Tel : 54729

Printed by Jisarat Printers
24 Sircular Road, Lahore Pskistan.

Price : Rs. 15.00

Reg. No. L. 8503
Copy No. 4,5 May, 1991

Contents

Britons Compaign to free Kuwait....7

King of Morocco....8

Pictorial Trallors of Mr. Ijaz-ul-Haq (Federal Minister)..13

Saudi Arabian Trade Delegation....14

Pictorial Trailors....22

EDITORIAL

ABDUCTION OF JAPANESE A TRAGEDY

The Japanese Tourists visiting Pakistan were kidnapped by the dacoits in Sind and demanded Rs.5 crore for their release. This news was seriously taken note of by the peaceful Pakistanis as they know that Japan is a close friend of Pakistan. thousands of Japanese visit Pakistan as Tourists due to which a considerable foreign exchange is earned by Pakistan Besides Japan is the only country giving us full fledged financial aid. For the lates technology Pakistan shall always require the services of Japan. While Pak-Japan friendship relations are developing the abduction of Japanese Tourists is a shame for whole the nation. It is rather a conspiracy against Pakistan. The culprits are not only dacoits but they are dead foes of Pakistan. We strong condemn this henious crime of the dacoits and consider it a dreadful conspiracy against Pakistan. This unhappy incidence has proved the inefficiency of Sind Government who appears to helpless against the dacoits in Sind.

At this critical juncture we request the president and Prime Minister of Pakistan that they should issue special instructions to law abiding agencies and the civil administration of Sind that streneous and immediate uefforts be made to an everlasting remedy to ensure the full protection for the life of foreigners in particular and the other citizens of Sind Province.

The issue of abduction by dacoits in Sind has blemished the name of IJI Government and in case this burning issue is not settled the slogan of self reliance made by IJI Government will be of no avail and the economy of our country would be totally destroyed. The foreign countries would never give us financial aid for our projects and the country will be cut off with the United Nations. The foreign investment in Pakistan will be stopped. Even the Pakistani Industrialists would also sit idle and there will be no industrial development in the ox country.

Airex

brings 26 towns close to one another

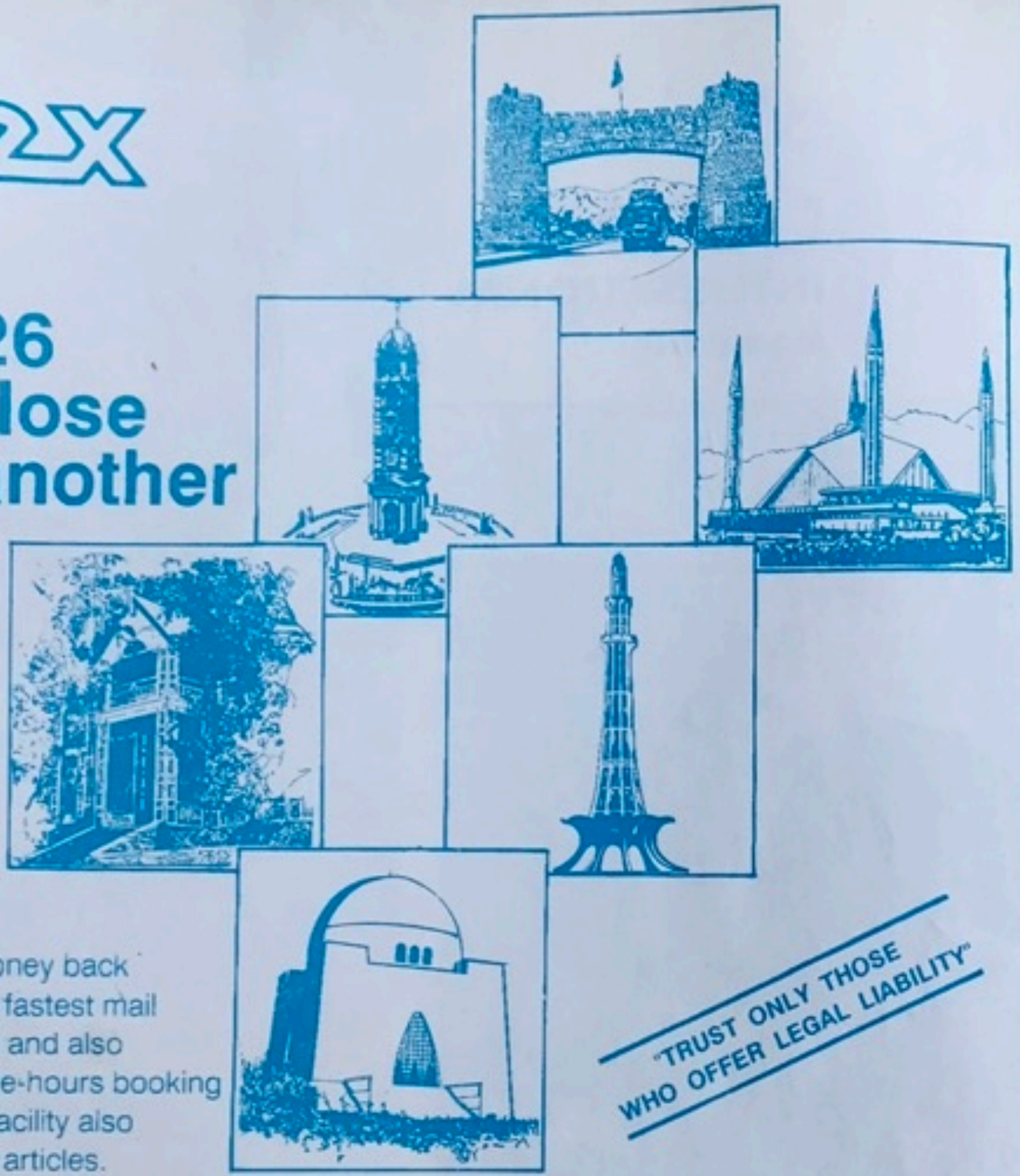

"TRUST ONLY THOSE WHO OFFER LEGAL LIABILITY"

Safe and sure, with money back guarantee, Airex is the fastest mail service within Pakistan and also surprisingly cheap. Late-hours booking available and pick-up facility also provided for 5 or more articles.

For further information please contact your nearest G.P.O. or phone:

Abbotabad	4437	Kotri	24651
Attock	2523	Lahore	68679
Bahawalpur	3371	Larkana	23296
Dera Ismail Khan	3961	Mardan	2948
Faisalabad	34243, 25941	Multan	40929, 42344
Gilgit	2316	Muzaffarabad	2329
Gujranwala	75687	Peshawar	74423, 74425, 41294
Gujrat	4088	Quetta	74028, 74030, 74042
Hala	202	Rawalpindi	64183, 65691, 65708, 840332
Hyderabad	24651	Sahiwal	2241
Islamabad	825957	Sargodha	63066
Jhelum	3309	Sialkot	86148
Karachi	210944	Sukkur	84116, 84210

Rates :

i.	Upto 250 Grams	Rs.15/-
ii.	Over 250 Grams upto 500 Grams	Rs.20/-
iii.	Over 500 Grams upto 1 Kg	Rs.28/-
iv.	Over 1 Kg upto 3 Kg	Rs.50/-
v.	Over 3 Kg upto 5 Kg	Rs.65/-
vi.	Over 5 Kg upto.7 Kg	Rs.78/-
vii.	Over 7 Kg upto 10 Kg	Rs.100/-

The Fastest Delivery Service

Airex

Pakistan Post Office

United: Islamabad

PID (I)

جدید ترین مشینری سے مزین ۔ شہر کے اعلیٰ معیار کا ہسپتال

سعدیہ نرسنگ ہوم سرجری

حیدری چوک سید پور روڈ راولپنڈی

سہولیات :- جدید اپریشن تھیٹر

لیبر روم ، ایکسرے ، ای سی جی لیبارٹری

گائنی اور سرجری کا تسلی بخش سروسے

میڈیکل ڈائریکٹر : ڈاکٹر یاسمین زاہد ۔ ایم بی بی ایس

فزیشن اینڈ سرجن ار ایم ۔ ڈی ۔ سی پاکستان فون نمبر ۴۱۳۹۱۹

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

His Highness Shaikh Maktoum bin Rashid Al-Maktoum, Vice - President and Prime Minister of the UAE and Ruler of Dubai

H.M. King Hassan II King of Morocco

SPECIAL REPORT SAUDI TRADE DELEGATI ON VISIT PAKISTAN